إن من البيان لسحرا

مدارس اور اسلامک اسکول کے طلبہ کے لیے ایک انمول تحفہ

آسان
خطباتِ مدینہ

تقاریر کی انوکھی اور دلچسپ کتاب

پسند فرمودہ
حضرت الحاج مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی صاحب دامت برکاتہم
(استاذ حدیث جامعہ مظاہر علوم قدیم سہارنپور، مصنف تحفۃ الفقہ)

تقریظ
حضرت الحاج مولانا محمد ناظم صاحب قاسمی
(استاذ تفسیر و حدیث جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور، مصنف خطبات اسلم)

مرتب
حسیب الرحمن بن جواد الحق ارریاوی
متعلم مدرسہ مظاہر علوم قدیم ضلع سہارنپور یوپی

دارالکتاب دیوبند

ان من البیان لسحرًا

مدارس اور اسلامک اسکول کے طلبہ کے لیے ایک انمول تحفہ

آسان خطباتِ مدینہ

تقاریر کی انوکھی اور دلچسپ کتاب

پسند فرمودہ:

حضرت الحاج مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی صاحب مظاہری

استاذ حدیث جامعہ مظاہر علوم قدیم سہارنپور (مصنف خزینۃ الفقہ)

تقریظ:

حضرت الحاج مولانا محمد ناظم صاحب قاسمی

استاذ تفسیر وحدیث جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور (مصنف خطباتِ اسلم)

مرتب

حسیب الرحمٰن بن جواد الحق ارریاوی

متعلم مدرسہ مظاہر علوم (وقف) ضلع سہارنپور یوپی

ناشر

جامعہ حسینیہ بھیروکوٹھی سیتامڑھی، بہار

925911102[illegible]

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۶
۲	عرض مرتب	۷
۳	تقاریظ	۹
۴	اناؤنسری کے کچھ کلمات چنیدہ اور پسندیدہ الفاظ	۱۳
۵	دعوت برائے تلاوت کلام اللہ	″
۶	دعوت برائے نعت پاک	۲۶
۷	دعوت برائے خطابت	۳۰
۸	ضمنی اشعار	۳۲
۹	نعت	۳۳
۱۰	تلاوت	۳۵
۱۱	تمہید	۳۶
۱۲	بعد نعت	″
۱۳	ایک اہم درود شریف	۳۳
۱۴	علم کی فضیلت	۳۴
۱۵	تذکرہ نبی	۴۰

انتساب

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم: أمابعد!

میں اس مختصر رسالہ کو سب سے پہلے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کا احسان بعدِ خدا سب سے زیادہ ہے اور اپنے مشفق ومربی اساتذۂ کرام اور والدین کے نام کہ جن کی محنتوں اور محبتوں اور دعاؤں کے صدقے میں یہ کتاب وجود میں آئی، اور اپنے تمام درسی اور غیر درسی ساتھیوں کے ام کہ جنہوں نے مجھے اس کام پر ابھارا، اور اپنے تمام بھائیوں کے نام کہ جن کا ھ پر احسانِ عظیم ہے کہ جنہوں نے ابتداء تا انتہا پڑھائی کا مکمل خرچ اٹھایا جن کا م نامی اسمِ گرامی یہ ہے بڑے بھائی محمد اعلیٰ نور صاحب محمد مختار صاحب محمد بدالسلام صاحب اور میرے چھوٹے بھائی محمد داؤد صاحب محمد عبدالودود صاحب مسعود صاحب اور میں خصوصاً حضرت مولانا محمد راشد صاحب مظاہری استاذ فقہ سہ اسلامیہ عربیہ ہدایت العلوم قصبہ بھگوانپور کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کتاب ان کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہر موڑ پر میری رہنمائی کی اور ت مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی صاحب حضرت مولانا محمد ناظم صاحب قاسمی ت مولانا مفتی مظفر الاسلام صاحب حضرت علامہ حفظ الرحمن صاحب کے نام منسوب کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی تقریظ لکھ کر کتاب کو قوت عطا ا۔

اللہ تعالیٰ سب کی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

آمین یارب العالمین

احقر حسیب الرحمٰن ابن جواد الحق ارریاوی

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باتوں سے کبھی بدلی ہے کسی قوم کی تقدیر
بجلی کے چمکنے سے اندھیرے نہیں جاتے

دوستو! مدتوں سے قلب وجگر میں یہ امنگ اور تمنا تھی کہ انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھواؤں اس امنگ اور جذبہ کو لیکر میں کافی دنوں تک بے چین رہا کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں کسی کتاب کو شائع کروں، مجھ سے میرے بعض دوستوں اور ساتھیوں نے میری تقریر کو ہفتہ واری انجمن اور مسابقہ خطابت میں سن کر مجھ سے کہا کہ یار یہ تقریر کون سی کتاب میں ہے بہت اچھی تقریر ہے لیکن میں ان کو کیا جواب دیتا کیونکہ تقریر تو کتابوں کی ہی ہوتی تھی لیکن جو میرا انداز تھا وہ کتابوں سے الگ تھا اسلئے میں ان کو کہتا تھا کہ یار یہ تقریر تو کچھ کتابوں کی ہے اور کچھ ادھر ادھر کی ہے اور کچھ اپنی باتیں بھی ہیں پھر مجھ سے میرے بعض ساتھیوں نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں تقریر لکھ کر دیدیجئے لیکن بہت سے ساتھی ہوتے تھے کس کس کو لکھ کر دیتا پھر میں نے ان سے کہا کہ کچھ دن صبر کر لیجئے انشاء اللہ عنقریب یہ ساری تقریریں کتابی شکل میں آپ کی خدمت میں آجائیگی، ورنہ بندے کے دامن میں کچھ بھی نہیں ہے سوائے دھول اور غبار کے۔

میں شکر گذار ہوں اپنے تمام مشفق ومربی حضرات اساتذۂ کرام کا خصوصاً جنھوں میری ہمت افزائی کی حوصلہ بڑھایا اور میں شکر گذار ہوں ان مدارس کا کہ جن کی آغوش میں رہ کر احقر نے کچھ تعلیم حاصل کیا، اور میں شکر گذار ہوں اپنے رفیق محترم درسی اور غیر درسی ساتھیوں کا بھی کہ جنھوں نے اس حقیر فقیر کی تقریر کو پسند کیا اور میرے دل میں ایک جذبہ ابھارا اس کے شائع کرنے کا۔

برادران عزیز!

یہ کتابچہ میری طالب علمانہ دور کی پہلی کاوش ہے رب ذوالجلال سے امید ہے کہ

مدارس کے طلبہ کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور ایسی صلاحیت جنم لیگی جس کے ذریعہ سے کوئی خطیب، کوئی ادیب، کوئی مقرر، کوئی عالم دین اپنے مافی الضمیر کو ادا کر سکیں گے اور گمراہ کن لوگوں کو راہ راست پر اور بد دینی کو پاکیزہ ماحول میں تبدیل کرنے کا ذریعہ بن سکے گا۔

دوستو! ویسے تو میں نہ کوئی خطیب ہوں، اور نہ کوئی ادیب ہوں نہ کوئی واعظ نہ کوئی مقرر ہوں، صرف اپنی اصلاح کے لئے اور ثواب کے ارادہ سے اپنی طالب علمانہ کاوش کو پہلی بار آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

اس لئے تمام قارئین حضرات سے مؤدبانہ وعاجزانہ ومخلصانہ درخواست کرتا ہوں، کہ اگر کسی تقریر میں کوئی کمی یا کوتاہی ہو، تو اسے اس شعر پر محمول کرتے ہوئے مطالعہ فرمائیں۔

ابھی میں طفل مکتب ہوں نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ
صدائیں دل میں گونجی ہیں سنادوں حق کا پروانہ

اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی کتاب کو بندوں کے سامنے مقبول بنادے، اور ہر ہر فرد کے لئے نفع بخش بنادے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

نوٹ: اس کتاب میں جتنے بھی عنوان سے متعلق تقاریر ہیں وہ احقر کی خود ساختہ نہیں ہے بلکہ احقر نے جن تقاریر کو ہفتہ واری انجمن یا پروگرام کی غرض سے یاد کیا تھا ان کو ہی اپنے انداز میں ڈھالا ہے۔ اور ترتیب دیکر شائع کیا ہے۔

بندۂ خاکسار سراپا گنہگار و خطاوار
حبیب الرحمان بن جوادالحق بن راحت علی صاحب
موضع روپیل، مدھیل، انچل، پلاسی،
پوسٹ بلواڈیوڑھی، ضلع ارریہ،
صوبہ بہار ملک ہندوستان
پن کوڈ نمبر 854311
موبائل: 7895130871

□□□

تقریظ

فلکِ خطابت کے نیر تاباں پیر طریقت محدث عصر خلیفہ ومجاز امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شیخ یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت الحاج مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی صاحب مظاہری

خادم الحدیث (ایشیا کی عظیم دینی درسگاہ) جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ!

تقریر وخطابت کی مشق کرنا نہایت ضروری ہے اس کے ذریعہ اپنے علوم سے عامۃ الناس کو فیضاب کیا جاسکتا ہے چنانچہ ہمارے اس دور میں کبار اہلِ علم کے مواعظ وخطبات کثیر تعداد میں مرتب ہوکر آچکی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے اور نوجوان علماء تقریری مشق کرتے ہیں اور اپنے بنائے مضامین کو مرتب کر کے پیش کرتے رہتے ہیں، اسی سلسلہ کی کڑی ہمارے عزیز القدر محمد حبیب الرحمن ارریاوی متعلم مدرسہ مظاہر علوم قدیم سہارنپور کی یہ کتاب ''آسان خطبات مدینہ'' مرتب کی ہے ماشاء اللہ بڑی محنت سے مضامین کو مدلل ومحول اور جامع انداز میں پیش کیا ہے جو مدارس کے طلباء کے علاوہ ہر اردو خواں کے لیے مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید خدمات کی توفیق ومواقع اور سہولتیں عطا فرما کر اخلاص عطا فرمائے اور ان سب کام کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ

فقط والسلام
محمد کوثر علی سبحانی مظاہری
خادم الحدیث مدرسہ مظاہر علوم قدیم سہارنپور

تقریظ

فلک خطابت کے نیر تاباں ایشیا کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور کے استاذ تفسیر وحدیث وصاحب خطبات اسلم

حضرت الحاج مولانا محمد ناظم صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

عزیز القدر حبیب الرحمان ارریاوی، مظاہر علوم وقف سہارنپور سالِ ہفتم کے ایک طالب علم ہیں بڑے خوبصورت انداز میں علم کی فضیلت، اعجازِ قرآنی، نماز، زکوٰۃ اور ندائے جہاد وغیرہ پر مضامین لکھے ہیں یہ موصوف کی پہلی کاوش ہے تحریر وتقریر کے ذریعہ الحمد اللہ اصلاحی پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ کی طرح وعظ وتذکیر بھی امت کی صلاح وفلاح کا نہایت مفید اور مؤثر ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر وعظ وتذکیر کا حکم فرمایا وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (سورۃ الذاریات) دوسری جگہ ارشاد ہے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ (سورۃ الاعلیٰ) فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ چنانچہ آقائے مدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات ونصوص کے مقتضیٰ پر خود بھی عمل کیا رامت کو بھی ترغیب فرماتے رہے آپ ہی کی دعوت وتبلیغ اور وعظ وتذکیر کا نتیجہ ہے کہ دنیا رذلت سے نکلی، گمراہی اور ضلالت دور ہوئی اور رشد وہدایت کا بول بالا ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمالینے کے بعد یہ ذمہ داری خلفائے راشدین صحابہ جین اور علمائے صالحین کے حصہ میں آئی، زیر نظر کتاب ''آسان خطباتِ مدینہ'' کے سے شائع کی جارہی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتب اور مؤلف کے قلم میں مزید روانی اور طلی پیدا فرمائے اور تحریری وتقریری سلسلہ تاحیات جاری رکھے

محمد ناظم

۱۹ رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

تقریظ

حضرت علامہ حفظ الرحمن صاحب دامت برکاتہم

استاذ جامعہ مظاہر علوم دار جدید سہارنپور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

تقریر وخطابت کی افادیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے عوام کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے نیز اپنے علم کو مضبوط کرنے کا بہترین راستہ عرصہ دراز سے یہ سلسلہ جاری ہے فی زماننا اس فن پر محنت ہو رہی ہے اور جو خطبات کے کام سے کثیر تعداد میں منصۂ شہود پر موجود ہیں ہمارے طلبۂ عزیز بھی تقریر میں مسابقت کرتے رہے ہیں چنانچہ عزیزم حسیب الرحمن ارریاوی متعلم مدرسہ ہذا نے ایک کاوش کی ہے اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے محنت مدلل ہے جامع انداز ہے امید ہے کہ طلبہ کے لیے خصوصاً اردو داں طبقے کے لیے عموماً مفید ہوگی۔

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت عزیزم موصوف کو استقامت دین عطا فرمائے ترقیات سے نوازے۔

فقط والسلام

حفظ الرحمن

تقریظ

حضرت مولانا مفتی مظفر الاسلام صاحب تھانوی مدظلہ العالی

استاذ تفسیر وفقہ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

تحریر کی طرح تقریر بھی انسان کے مافی الضمیر کے اظہار کا بنیادی ذریعہ ہے جس سے انسان کا افادہ آسان انداز میں دوسروں کو ہوتا ہے اور اپنی مخفی صلاحیت کو اجاگر کرنے کا بھی اہم راستہ ہے عمومی افادہ کی وجہ سے یہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور بعض اوقات جادوئی اثر ظاہر ہوتا ہے اور دلوں میں صالح انقلاب پیدا کرنے میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے جن بندوں کو یہ کمال اور وصف حاصل ہوتا ہے وہ معاشرہ میں نمایاں خدمت و کردار ادا کرتے ہیں، عزیز القدر حبیب الرحمٰن بن جواد الحق سلمہٗ تقریر وخطابت کے میدان میں خاص ذوق اور وافر شوق رکھتے ہیں چنانچہ ان کے غیر معمولی ذوق وشوق کا عکاس ان کا ترتیب دادہ مجموعہ ''آسان خطباتِ مدینہ'' نظر قارئین ہے موصوف کی یہ اوّلین کوشش وکاوش ہے امید ہے کہ تقریر وتحریر کا یہ سلسلہ آگے بڑھے گا اور دونوں میدانوں میں موصوف سے عمومی فیض سب کو پہنچے گا۔

اللہ خیر بجلی کو نہ ہو گل چیں کی نگاہ بد نہ پڑے
جس شاخ پہ تنکے رکھے ہیں وہ پھولتی پھلتی جاتی ہے

مظفر الاسلام تھانوی
شب چہار شنبہ
۱۷ رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

تقریظ

حضرت مولانا محمد راشد صاحب مظاہری دامت برکاتہم

استاذ فقہ ونائب ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ ہدایت العلوم
قصبہ بھگوانپور ضلع ہریدوار اتراکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

عزیزم حبیب الرحمن سلمہٗ نے بنام ''آسان خطباتِ مدینہ'' کتاب ترتیب دی ہے، مضامین الحمد للہ بہت ہی عمدہ ہیں، جو موصوف کے ذوق کا پتہ دیتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ رب العزت موصوف کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور آخرت کے لیے ذخیرہ کے طور پر محفوظ فرمائے۔

آمین یارب العالمین!

محمد راشد مظاہری
۱۵ رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

□□□

اناؤنسری کے کچھ کلمات چنیدہ اور پسندیدہ الفا

دعوت برائے تلاوت کلام اللہ

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، أمّا بعد!

معزز سامعین، حاضرین جلسہ![1]

جیسا کہ آپ بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے بزرگوں کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ وہ جب کبھی کسی دینی محفل یا دینی مجلس یا جلسے یا کسی پروگرام یا انجمن کا آغاز کرتے تھے تو اس دو جہاں کی برکت والی، عظمت والی، رفعت والی، شان والی، اعلیٰ ترین کتاب قرآن مقد سے کیا کرتے تھے۔

وہ ذات جو ہر نسل وخون سے بری ہے وہ ذات جو ہر محتاجگی سے منزہ ہے، وہ ذات ہر عیب ونقص سے مبرا ہے وہ ذات جو ساری قوموں کا تنہا مربی ہے، وہ ذات جو ز آسمان کا مالک ہے وہ ذات جس کی شان غنی ہے وہ ذات جس کا لقب رب الاعلیٰ ہے ذات جس کی صفت رحمن الرحیم ہے وہ ذات جس کا خطاب احکم الحاکمین ہے۔

دوستو! اللہ کی شان کس قدر عظیم الشان ہے، اس کی شان کبریائی کا کیا کہنا شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں، وہ تو بادشاہوں کے بادشاہ ہیں، وہ تو سلطانوں کے سل ہیں، وہ تو داتاؤں کے داتا ہیں وہ تو آقاؤں کے آقا ہیں، وہ تو راجا اور پرجا دونوں تنہا مالک ومربی ہیں۔

شمس وقمر، جن وبشر، شجر وحجر، بحر و بر، ارض وفلک، حور وملک، چودہ طبق، حور جھلک، کلیوں کی چٹک، چڑیوں کی چہک، پھولوں کی مہک، بارش کی ٹپک، بجلی کی کڑ بادل کی گرج، سورج کی دمک، چاند کی چمک، ستاروں کی جھلملاہٹ، عرش وکرسی سب کے محتاج ہیں۔

---

(۱) حاضرین مجلس، حاضرین محفل، حاضرین انجمن وغیرہ وغیرہ۔

جس کی شان میں کسی شاعر نے کیا ہی شعر گنگنایا ہے۔

وہ یکتا ہے اکیلا ہے نہیں اس کا کوئی ثانی
وہی سب کو کھلاتا ہے پلاتا ہے وہی پانی
عبادت اُسی کی کرتے ہیں بنی نوع انسانی
اسی کے آگے جھکتے ہیں سرِ شاہی و سلطانی

تو آئے ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مجلس کو بابرکت بنانے کے لئے تلاوت کلام اللہ کے لئے ایک ایسے خوش کن قاری قراء کو دعوت اسٹیج دے رہا ہوں جس کا نام نامی اسم گرامی حضرت اقدس قاری حبیب الرحمٰن صاحب ارریاوی ہے، موصوف کو اس شعر کے ساتھ مدعو کر رہا ہوں۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو مجلس کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

موصوف ڈائز پر

□□□

دعوت برائے نعت پاک

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے
یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے
ہے تلاوت اس کی برکت کا سب
سن کے جان و دل میرا قربان ہے

حاضرین مجلس!

ابھی ابھی آپ حضرات جناب حضرت قاری حبیب الرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام اللہ سے اپنے اپنے قلب وجگر اور دل ودماغ کو معطر کر رہے تھے اور یہ پاکیزہ وروحانی مجلس گل وگلزار ہو رہی تھی اور اندر سے میرا دل یہ کہہ رہا تھا کہ

پڑھے جاؤ کلام الٰہی ایک مخصوص لہجے میں
صفائی ہوتی جائے قلب کی ہر ایک لمحے میں

حضرات!

اب میں چاہتا ہوں کہ بلا تاخیر خدائے واحد کی تعریف وثنا خوانی کے بعد اگر کوئی ذات ایسی ہے کہ جس کی تعریف وتوصیف کی جائے تو وہ سرور کائنات فخر موجودات، تاجدار بطحٰی، پاسبان حرم، ساقئ کوثر، شافع محشر، امام الاتقیاء، خاتم الانبیاء، حسن وحسین کے نانا جان، حضرت فاطمہ کے ابا جان، مدینے کے تاجدار، جنت کے سرکار، حوض کوثر کے سردار، جنگوں کے سپہ سالار، ہم غریبوں کے غمگسار، سید ابرار واخیار، آقائے نامدار، شہنشاہ ذی وقار، گلشن ہستی کے اولین فصل بہار، انیس الغریبین، رحمۃ للعلمین، مراد المشتاقین، جان عالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، طہٰ ویٰسین، عمیق بیکساں، فخر رسولاں، نازش ہر دو جہاں، شاہ حرم، قائد عرب وعجم، سرکار دو عالم، احمد مجتبیٰ، رسول مرتضیٰ، خلاصۂ کائنات، فخر الانبیاء، امام الصدیقین والصالحین، سرتاج الاولیاء حضور پرنور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

جس کی شان میں ایک شاعر کہتا ہے

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی
ذات مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

دوسرا شاعر کہتا ہے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

تیسرا شاعر کہتا ہے

چلے سوئے طیبہ جو مکہ سے آقا
تو کی پیش صدیق اکبر نے ناقہ
اور اعداء نے پیچھا کیا بے تحاشہ
مگر قدرت حق کا دیکھو تماشہ

عرب کے وہی کو ہساروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

چوتھا شاعر کہتا ہے

وہی ہے طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیمبر
وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر
تحیت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر
شفیق سب کے ادیب سب کے انیس سب کے خلیل سب کے
رفیق سب کے حبیب سب کے رئیس سب کے کفیل سب کے
تحیت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

دوستو!

وہ ذات ہی ایسی ذات ہے کہ جس کے صدقے میں پھولوں کو مہک ملی، جس کے صدقے میں غنچوں کو غنچگی ملی، جس کے صدقے میں سورج کو روشنی ملی، جس کے صدقے میں چاند کو چاندنی ملی، جس کے صدقے میں ستاروں کو تابندگی ملی، جس کے صدقے میں پہاڑوں کو بلندی ملی، جس کے صدقے میں دریاؤں کو روانی ملی، جس کے صدقے میں موجوں کو طغیانی ملی، جس کے صدقے میں پودوں کو شادابی ملی، جس کے صدقے میں کھیتوں کو ہریالی ملی، جس کے صدقے میں زمین کو وسعت اور آسمان کو بلندی ملی، جس کے صدقے میں ابوبکر کو صداقت ملی، جس کے صدقے میں عمر کو عدالت ملی، جس کے صدقے میں عثمان کو سخاوت ملی، جس کے صدقے میں علی کو شجاعت ملی، جس کے صدقے میں حمزہ کو شہادت ملی، جس کے صدقے میں خالد کو دلیری ملی۔

دوستو!

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

کتابِ فطرت کے سرِ ورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفل کون و مکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہِ اُمم نہ ہوتا

تو آیئے! اس ذات مقدس کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک ایسے شاعر کو ایک ایسے شعر کے ساتھ مدعو کر رہا ہوں کہ جن کی شاعری میں فصاحت و بلاغت کی فراوانی ہے، جن کی شاعری میں عشق و محبت کی جوانی ہے جن کی شاعری میں سمندر کی سیلانی ہے جن کی شاعری میں دریا کی روانی ہے، جن کی شاعری میں موجوں کی طغیانی ہے جن کی شاعری میں پھولوں کی مہک ہے جن کی شاعری میں چڑیوں کی چہک ہے، جن کی شاعری میں بلبل کا ترنم ہے جن کی شاعری میں کوئل کی سریلی آواز ہے جن کی شاعری میں حسان واقبال کی ادائیں پائی جاتی ہیں۔

موصوف عشق رسول کو اشعار کے گلدستے میں اس طرح سجا کر پیش کرتے ہیں کہ سامعین کے قلوب مسرور اور آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے جن سے میری مراد مداح رسول جناب حضرت اقدس مولانا حسیب الرحمٰن صاحب ارریاوی ہے، موصوف کو اس شعر کے ساتھ اسٹیج پر مدعو کر رہا ہوں۔

(۱)

لبوں کو کھول دو گلوں کی شگفتگی کے لئے
ترس رہا ہے زمانہ بس ایک ہنسی کے لئے

موصوف ڈائز پر

(۲)

لبوں سے پھول جھڑتے ہیں جب وہ نعت پڑھتے ہیں
زباں کی سرخ قینچی سے ہزاروں دل کترتے ہیں

بعد نعت!

تیری آواز اچھی تھی تیرا انداز اچھا تھا
تیری پرواز اچھی تھی تیرا یہ راز اچھا تھا۔

دعوت برائے خطابت

معزز سامعین کرام!

ابھی تک آپ حضرات تلاوت کلام اللہ اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سن سن کر اپنے اپنے قلب وجگر میں ایمان وعمل کی شمع جلا رہے تھے اور اپنے اپنے ظاہر و باطن کو منور و مجلی و مصفی فرما رہے تھے۔

دوستو!

اب میں آپ حضرات کو اس جہاں کی سیر وتفریح کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں قلب وجگر کو تڑپا دینے والی، دل و دماغ کو جھنجھوڑ دینے والی اور روحوں کو تسکین بخشنے والی اور خواب غفلت میں سوئے ہوئے انسانوں کو جگا دینے والی گرما گرم ولولہ انگیز تقاریر سے آپ فیضیاب ہوں گے۔

حضرات!

اب میں بلا تاخیر ایک ایسے بے باک خطیب کو مدعو کرنے جا رہا ہوں کہ جنہیں آپ ...ران خطابت کا شہسوار کہہ سکتے ہیں اور فن خطابت کا کلاکار اور اداکار بھی کیونکہ وہ بیان ...ا ایسی مہارت رکھتے ہیں کہ تھوڑی ہی دیر کی گفتگو میں سامع کو اپنا بنا لیتے ہیں۔ اس لئے ...ان کی خطابت میں دریا روانی ہے۔ ان کی خطابت میں سمندر کی طغیانی ہے۔ ان کی ...ت میں بجلی کی کڑک ہے۔ ان کی خطابت میں بادل کی گرج ہے۔ ان کی خطابت میں ... دہاڑ ہے۔ ان کی خطابت میں چیتے کی پکار ہے اور ان کی خطابت میں بلبل کا ترنم اور ...کی مدھور آواز بھی ہے۔

...ذ آیئے سب سے پہلے شگفتہ دل نرم مزاج، رقیق القلب اور اخلاقِ کریمہ کے پیکر ...زیز جن سے میری مراد جناب حضرت اقدس مولانا حسیب الرحمٰن صاحب ...ہے۔

...رت والا کو اس شعر کے ساتھ میدان خطابت میں جلوہ گر کرنے جا رہا ہوں۔

(۱)

خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی نیزہ کبھی خنجر کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفر طیار بن جائے

موصوف ڈائز پر

(۲)

وہ اپنی خطابت میں جادو کا اثر رکھتا ہے
کلیوں کی ڈگر پھولوں کا نگر خوشبو کا شہر رکھتا ہے

موصوف ڈائز پر

□□□

ضمنی اشعار

(۱)

اس خاک کے ذرے ذرے کو موتی بنانا ہم اب بھی جانتے ہیں
ممتاز کی خاطر تاج محل بنانا ہم اب بھی جانتے ہیں
انصاف کی خاطر جان دے دینا دستور ہے اپنا صدیوں سے
عظمت پہ ترنگے کی ہنس ہنس سر کٹانا ہم اب بھی جانتے ہیں

(۲)

یہ ترنگا دیا ہے ہم نے تم کو ترنگے ہی سے پیار کرنا
یہ ترنگا سجا ہے پھولوں سے اسے کانٹوں سے بچا کے رکھنا
اس کے دشمن کثیر ہے اس دنیا میں
جو اسے بدلنا چاہے اسے مٹا کے رکھ دینا

(۳)

یوں تو تباہی کا جشن کبھی کبھی ہم بھی منا لیتے ہیں
اپنی پلکوں پے ستاروں کو کبھی کبھی ہم بھی سجا لیتے ہیں
تم تو اپنے تھے ذرا ہاتھ تو بڑھایا ہوتا
غیر بھی ڈوبنے والے کو بچا لیتے ہیں

□□□

(۴)

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
ایک تم سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی اب تو محبت ہوگئی

(۵)

کچھ ایسی بے خودی تھی تیرے انتظار میں
تصویر بن چکا تھا تیرے انتظار میں
آنکھیں مچل رہی تھی تیرے انتظار میں
بے تاب ہورہا تھا تیرے انتظار میں
گزر چکا ہے اب ترے انتظار کا موسم
تیری آمد سے آگیا بہار کا موسم

(۶)

درد ملت ہے تو آواز اٹھانی ہوگی
صورت حال زمانے کو بتانی ہوگی
تو جو اٹھ جائے ظلم و بے حیائی کے خلاف
تیرے ایمان کی یہ زندہ نشانی ہوگی

(۷)

بدل دیتی ہے جو دم بھر میں بحرانی فضاؤں کو
جہاد زندگانی میں ایسی تقریریں بھی ہوتی ہیں
خطابت مسجدوں میں زینتِ محراب و ممبر ہے

خطابت معرکوں میں تیر ہے تلوار و خنجر ہے
خطابت نے ہزاروں گل کھلائے ہیں زمانے میں
بہت گل کاریاں ملتی ہیں ماضی کے فسانے میں
خطابت نے ہی ایوبی کی فوجوں کو جگایا تھا
صلیبی قوتوں کو جس نے دھرتی سے مٹایا تھا
خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی خنجر کبھی نیزہ کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفر طیار بن جائے

□□□

نعت

(۸)

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہِ اُمم نہ ہوتا

(۹)

مجھ کو نہ اپنا ہوش ہے نہ دنیا کا ہوش ہے
بیٹھا ہوں مست ہو کے تیرے خیال میں
تاروں سے پوچھ لو میری روداد زندگی
راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں

(۱۰)

ہے فخر دو عالم کی ثنا اب بھی ادھوری
صدیوں سے ادیبوں کے قلم ٹوٹ رہے ہیں

□□□

تلاوت

(۱۱)

آجاؤ ختم ہوگئے دن انتظار کے
دور خزاں گیا دن آئے بہار کے

(۱۲)

سناؤ نغمۂ قرآں کہ ہم بیدار ہو جائیں
اندھیروں سے نکل کر صاحب انوار ہو جائیں

(۱۳)

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
مل جائے ہمیں رستہ اس نور سے منزل کا

(۱۴)

کلام اللہ کو دل میں بساؤ اے مسلمانو
خدا کی ذات ہی سے دل لگاؤ اے مسلمانو
زمانے میں خدا کا آخری پیغام قرآں ہے
اسی کو مقصد اصلی بناؤ اے مسلمانو

□□□

تمہید

(۱۵)

عظمت و اصلاح کی محفل سجی ہے دوستو
جس میں شرکت ہے مبارک اور سعادت دوستو!
حاضرین بزم کو ہے باادب میرا پیام
السلام السلام السلام السلام

(۱۶)

گھڑی خوشیوں کی آئی ہے خوشی کی چاہ دیکھیں گے
بسا کر نور آنکھوں میں تمہاری راہ دیکھیں گے
فلک سے چاند اتریگا ستارے مسکرائیں گے
میری بزم خوشی میں آپ جب تشریف لائیں گے
رنگ و نشاط بزم دوعالم پہ چھاگیا
جس دن کا انتظار تھا وہ دن بھی آگیا

□□□

بعد نعت

(۱۷)

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
جبرئیل پوچھتے تھے فرشتوں سے روک کر
کس کے لبوں پہ نعت نبی تھی ابھی ابھی

پہلے (۱۸)

جلسے کو نیند آرہی ہے جگاؤ
آؤ آؤ کوئی نعت نبی گنگناؤ
کہاں ہو تم اے فصل گل کی ہواؤ
ادھر بھی تو گزرو یہاں بھی تو آؤ

(۱۹)

نظریں پھری ہیں جب سے میرے غم گسار کی
حالت نہ پوچھ یار دل بے قرار کی
وعدہ تھا کہ دن ڈھلے گا مگر ہوگئی سحر
اب حد گزر چکی ہے شب انتظار کی

بعد (۲۰)

تیری صورت نگاہوں میں پھرتی رہتی ہے
عشق تیرا ستائے تو میں کیا کروں
کوئی اتنا تو آکر بتادے مجھے
جب تیری یاد آئے تو میں کیا کروں
میں نے خاک نشیمن کو بوسے دیئے
اور یہ کہہ کر بھی دل کو سمجھا دیا
آشیانہ بنانا میرا کام تھا
کوئی بجلی گرائے تو میں کیا کروں

پہلے (۲۱)

پاؤں میں میرے ڈال دے زنجیر ڈھونڈ لا
اے جذبۂ جنوں میری تقدیر ڈھونڈلا
اور چھوڑ رہا تھا چاند کہ آنکھ میری کھل گئی
اے دوست میرے خواب کی تعبیر ڈھونڈلا

بعد (۲۲)

کس کی آنکھ جو پر نم نہیں ہے،
نہ سمجھو یہ کہ اس کو غم نہیں ہے
سواء درد میں تنہا کھڑا ہوں
پلٹ جاؤں مگر موسم نہیں ہے
جب بہار آئی تو صحرا کی طرف چل نکلا
صحن گل چھوڑ گیا دل میرا پاگل نکلا

(۲۳)

ہر لفظ وضو کر لیتا ہے ہر شعر تلاوت کرتا ہے
پڑھتا ہے جب کوئی نعت نبی سمجھو کہ عبادت کرتا ہے

(۲۴) علامہ اقبالؒ

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتا تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان نہ ہوتے
رخت بردوش یہ سب دست و گریبان نہ ہوتے

(۲۵) ماہر القادری

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا

(۱۰)

چلے تھے ساتھ ملکر چلیں گے ساتھ ملکر
تمہیں رکنا پڑیگا میری آواز سن کر
ہماری جان لیں گی تمہاری یہ ادائیں
ہمیں جینے نہ دیں گی تمہاری یہ نگاہیں

سمجھ لو بات دل کی دیں گے تمہیں دعائیں
بڑا پیاسا ہے یہ دل اسے مدہوش کردو
ہمارا ہوش لے لو ہمیں مدہوش کردو

(۲۷) علامہ اقبالؒ

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

(۲۸) علامہ اقبالؒ

محمد بھی تیرا، جبرئیل بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرف شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

(۲۹) بعد تلاوت

اب بھی ہوسکتی ہے تجھ پہ بارش لطف عمیم
کر تلاوت مرد مومن روز قرآن کریم

(۳۰)

قلم اشجار ہوں سارے سمندر روشنائی ہو
مکمل ہو نہیں سکتی مگر سیرت محمد ﷺ کی

(۳۱) شیخ سعدیؒ

ہے کمال رتبۂ مصطفیٰ بلغ العلی بکمالہ
یہ اثر ہے ان کے جمال کا کشف الدجی بجمالہ
کسی ایک ادا کی تو بات کیا حسنت جمیع خصالہ
وہ خدا کا جس نے پتا دیا صلو علیہ وآلہ

(۳۲)

سنبھل کر رکھ قدم اے دل، بہار حسن فانی میں
ہزاروں کشتیوں کا خون ہے بحر جوانی میں

(۳۳)

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

(۳۴)

مہارت جس کے فن میں ہو ریاکاری نہیں کرتا
حقیقت پیش کرتا ہے اداکاری نہیں کرتا
شمشیریں چاہے جتنی لے آؤ، فوج چاہے جتنی لگا لو
مسلمان حوصلہ رکھتا ہے تیاری نہیں کرتا

(۳۵)

حوصلہ ہم مسلمان رکھتے ہیں مرتبہ عالیشان رکھتے ہیں
دل میں ہے لاالہ الااللہ، ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں

(۳۶)

مسیحا درد کے ہم درد ہو جائیں تو کیا ہوگا
رواداری کے جذبے سرد ہو جائیں تو کیا ہوگا
لاکھوں کروڑوں یہ جو پانچ وقت کے نمازی ہیں
اگر سچ مچ میں دہشت گرد ہو جائیں تو کیا ہوگا

(۳۷)

دل کا اُجڑنا سہل سہی، جڑنا سہل نہیں ہے ظالم
بستی بسانا کھیل نہیں ہے، بستی بستے بستے بستی ہے

(۳۸)

ہماری جیب سے نہ بندوق نکلی نہ بم نکلے
مگر تیری نظروں میں دہشت گرد ہم نکلے

(۳۹)

پیغام محبت بھیج رہا ہوں تکمیل بخاری میں آنے کا
یہ کہہ کر مایوس نہ کر دینا کہ وقت نہ تھا آنے کا

(۴۰)

یا الٰہی تیرے دربار میں فریاد کرتے ہیں
ملا دے ان مہمانوں کو جنہیں ہم یاد کرتے ہیں

(۴۱)

خوشی کے نغمے گاتے ہیں چلے آیئے چلے آیئے
گلے شکوے مٹاتے ہیں چلے آیئے چلے آیئے
تمہاری شان کے قابل میں نہیں پھر بھی
محبت سے بلاتے ہیں چلے آیئے چلے آیئے

(۴۲)

ہم امن کے سفیر ہیں کوئی دہشت گرد نہیں
ہمارے ہاتھ میں مسواک ہے کوئی تلوار نہیں

(۴۳)

نبی کے عشق میں جو دل کو جگمگاتے ہیں
وہ خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں

(۴۴)

چمن میں پھول کھلتے ہیں گلشن بہار بن کر
۲۶ر جنوری مبارک ہو پھولوں کا ہار بن کر

(۴۵)

نفرتوں کی فضاؤں میں پیار کا آسمان رکھتے ہیں
جس کے ہر لفظ میں ہے یک جہتی ہم وہ اردو زبان رکھتے ہیں

(۳۶)

جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے وہاں خدا بھی قریب ہوتا ہے
ایسی مجلس میں بیٹھنے والا بڑا خوش نصیب ہوتا ہے

(۳۷)

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

(۳۸)

کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
بحرو برشمس و قمر ہمادشا کے واسطے
یہ جہاں تیرے لیے ہے اور تو خدا کے واسطے

(۳۹)

سمندر کے پانی کو بادل مت سمجھنا
نبی کے غلاموں کو پاگل مت سمجھنا

(۵۰)

کون کرتا ہے یہ دعویٰ کہ بڑی ہے دنیا
میرے سرکار کے قدموں میں پڑی ہے دنیا
میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرو ویسا کرو
میرے نبی کی سیرت آئینہ ہے آئینہ بس آئینہ دیکھا کرو

□□□

ایک اہم درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن اس درود پاک کو ۸۰ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے پڑھے گا تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

(فضائل اعمال، احیاء العلوم، طبرانی، دارقطنی)

علم کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ..... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔

علم ایک ایسی دولت ہے جو کبھی لٹتی نہیں
خرچ کرنے سے کبھی گھٹتی نہیں
پھر نہ کرنا تم کبھی اور تشنہ لبی کے شکوے
آج میخانے کا میخانہ اٹھا لایا ہوں

محترم حضرات!

آج میں آپ حضرات کے سامنے علم دین سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ میری باتوں کو آپ حضرات اپنے اپنے قلب وجگر میں اتارنے اور جگہ دینے کی کوشش کریں گے۔

حضرات!

علم دین کے سلسلے میں آج جتنے مسلمان مرد اور عورتیں بے پروا ہیں اس کی کوئی حد اور انتہا ہی نہیں، ماں کی گود سے فراغت کے بعد بچے اور بچیوں کا ایڈمیشن کسی اسلامی مکتب یا مدرسے کے بجائے سیدھے ہندی اسکولوں اور کالجوں میں کرادیا جاتا ہے۔ اور وہاں مسلم بچے اور بچیاں اسلامی تہذیب سیکھنے کے بجائے بدتہذیبی سیکھتی ہیں کبھی تو نیم برہنہ ہو کر رقص کرتی ہیں تو کبھی پارکوں میں لڑکوں کے ہمراہ سیر وتفریح کرتی ہیں اور پکنک مناتی ہیں تو کبھی ٹی وی، کے گندے چینلوں کے روبرو اپنا رخ بدل بدل کر دیکھتی ہیں اور گندی گندی فلموں سے لطف اندوز ہوتی ہیں تو کبھی اپنے ٹیچروں کے اشارے پر لڑکوں کے دوش بدوش

(سورۃ الزمر پارہ ۲۳ رکوع نمبر ۱ آیت نمبر ۹ ص ۴۶۰)

ہو کر چلتی ہیں اور بس یہی نہیں بلکہ فیشن میں اپنے بالوں کو بھی کٹ رکھتی ہیں ان میں بڑے اور چھوٹے کے مابین امتیاز کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے جس کا مکمل نتیجہ بعد میں چل کر یہ برآمد ہوتا ہے کہ وہ اولاً تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بیزار ہو جاتی ہیں احکام خداوندی اور فرمان نبوی ﷺ سے کوسوں دور ہو جاتی ہیں ان کے دل ودماغ میں رام، لکشمن، سیتا، رادھا، ہنومان، کالی مایا، اور راون کی کہانیاں بسی رہتی ہیں، جس کا خطرناک اور بھیانک انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں میں ہندی، انگلش پڑھ لینے کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے آزاد و بیزار ہو جاتی ہیں، اسلامی احکام ومسائل سے ناواقف ہو جاتی ہیں۔ انہیں اسلامی عبادات کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کی جانکاری نہیں ہو پاتی ہے اسی طرح وہ اپنی اولاد کی تربیب کرنے سے بے بہرہ ہو جاتی ہیں، والدین اور شوہر کی اطاعت کرنے سے بے خبر ہو جاتی ہے جس کا تباہ کن نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ دنیا میں ان لڑکیوں کو فلاح وبہبود مل پاتی ہے اور نہ ہی آخرت میں مل پائے گی۔

ملت اسلامیہ کے فرزندو!

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ آپ کی لڑکیاں آپ کی بیٹیاں آپ کی مائیں، آپ کی بہنیں، شمع محفل نہیں بلکہ شمع خانہ ہیں کیا آپ اپنی لڑکیوں کو اسکولوں اور کالجوں میں اس لئے تعلیم دلواتے ہیں کہ آپ کی لڑکیاں حکومت کی باگ ڈور سنبھالیں۔

کیا آپ کی لڑکیاں آفسوں کی زینت بنیں۔

کیا آپ کی لڑکیاں بر سر محفل رقص وسرور کریں۔

کیا آپ کی لڑکیاں نیتاؤں اور ودھایکوں کے ہمراہ جلسے جلوس میں حاضر ہوں۔

کیا آپ کی لڑکیاں کسی فلم کی اداکارہ بنیں۔

کیا آپ کی لڑکیاں فلمیں، نغمے اور گانا گنگنائیں اور قرآن مقدس کی تلاوت کو لغو وفضول بتلائیں۔

کیا آپ کی لڑکیاں سنیما گھروں کی سیٹوں پر اپنا نشیمن بنائیں۔

گیا آپ کی لڑکیاں آپ کے سامنے اور غیروں کے سامنے، ہندوؤں اور عیسائیوں کے سامنے، سکھ اور انگریزوں کے سامنے نیم برہنہ ہو کر، چوڑیاں پہن پہن کر، اسکٹ اور باڈی میں ملبوس ہو کر، ران اور پستان کو دیکھا دیکھا کر رقص وسرور کی محفل کو گرم کریں، پردہ جس کو شریعت مطہرہ نے عورتوں پر فرض قرار دیا ہے، اس کو جیل سے تعبیر کریں گے۔

مسلمانو!

یہ حرص وطمع چھوڑ دو، یہ لالچ چھوڑ دو، انہیں ہرگز ہرگز آزادی مت دو، کہ جہاں چاہیں شوق سے جائیں، جس سے چاہیں لو اسٹوری کر کے فرار ہو جائیں، جس سے چاہیں شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، ہوٹلوں کی زینت بنیں، فلم ہالوں کی دلدادہ ہوں، بے حیائی اور بے پردگی کو اپنا مقصد تخلیق سمجھیں۔

خبردار مسلمانو!

تم سب سے میدان محشر میں ان تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائیگا، کہ تم نے اپنی اولاد کو دینی علوم وفنون سے روشناس کیوں نہیں کرایا، تم نے اپنے بچوں کو قرآن کریم کیوں نہیں سکھایا، تم نے اپنے بچوں کو کلمہ اور نماز کیوں نہیں سکھایا، تم نے اپنے بچوں کو اسلامی تہذیب وتمدن کیوں نہیں سکھایا، تم نے اپنے بچوں کو اسلام کا سپاہی کیوں نہیں بنایا۔

دوستو صحیح اور تحقیقی بات بتا رہا ہوں، کہ آج اگر امت مسلمہ کے

اکثر وبیشتر خواتین سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر مردوں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر بڑوں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر لڑکوں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر لڑکیوں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر بوڑھے بزرگوں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر مالداروں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر زمین داروں سے پوچھ لیا جائے۔

اکثر وبیشتر ڈاکٹروں اور ماسٹروں سے پوچھ لیا جائے۔

کہ کیا تمہیں اول کلمہ یاد ہے کیا تمہیں پہلا کلمہ یاد ہے کیا تمہیں اسلام کا فرسٹ (First) کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ. وڈمنگ کے ساتھ یاد ہے، تو وہ جواب دیں گے کہ تم جان کر کیا کرو گے، تم کون ہو ہم سے پوچھتا چھ کرنے والے بھلا بتلایئے یہ بھی کوئی جواب ہے، مثل مشہور ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، لیکن اگر کہیں گانا چل رہا ہو، کہیں کوئی فلم چل رہی ہو اور پوچھ لیا جائے کہ اے فلاں کلکٹر کے بیٹے۔ اے فلاں سپاہی کی بیٹی، بتا یہ کس فلم کا گانا ہے تو وہ فوراً کہیں گی کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کیا آپ نہیں جانتے، کہ یہ گانا تو فلاں فلم کا گانا ہے، اس کو فلاں گائیکار نے گایا ہے، اس فلم میں فلاں ہیرو اور فلاں ہیروئین ہے۔

آخر ایسا کیوں؟

میں ان عورتوں کے ذمہ داروں سے، ان بہنوں کے ذمہ داروں سے ان بیٹیوں کے ذمہ داروں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہ وہ آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں، آپ کی بیٹیاں ہیں آپ کی پھوپھیاں ہیں آپ کی بھانجیاں ہیں، آپ کی بھتیجیاں ہیں وہ کیسے مسلمان ہوگئیں جب کہ کلمہ اسلام مسلمان ہونے کے لئے پہلی شرط ہے، کیا کبھی آپ نے اپنے نبی صلی ﷺ کے اس فرمان عالیشان کو نہیں سنا جو علم دین کے تعلق سے وارد ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ. (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم (دین) کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض (عین) ہے۔

یعنی علم دین کا اتنا حاصل کر لینا علم دین کا اتنا سیکھ لینا، علم دین کا اتنا جان لینا کہ آدمی حلال وحرام کی تمیز کر سکے، اسلامی احکام ومسائل عبادات خمسہ (روزہ، نماز، زکوۃ، حج وغیرہ) سے اچھی طرح واقف اور جانکار ہو جائے اور قرآن پاک کی صحیح ڈھنگ سے تلاوت کر سکے۔

اسلامی بھائیو!

علم وہ لازوال نعمت ہے جو خرچ کرنے سے کبھی گھٹتی نہیں، بلکہ بڑھتی ہی رہتی ہے، علم وہ دولت عظمیٰ ہے کہ جس کے آگے قارون کے خزانے کچھ بھی نہیں ہے علم وہ نور ہے کہ جس کے اجالے میں گمراہ راہ یاب ہوجاتے ہیں، علم بنی آدم کو ہمیشہ ہمیشہ کامیابی وکامرانی کے منازل طے کراتی ہے، اس لئے تو شیخ سعدیؒ نے اپنی کتاب کریما کے اندر کیا ہی خوب فرمایا ہے

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال(۱)

یعنی بنی آدم علم سے کمال پاتا ہے نہ کہ حشمت وجائداد سے اور نہ مال ودولت سے علم دین ایسا چراغ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ جنت کا راستہ تلاش کرسکتا ہے اور اپنے معبود حقیقی اللہ رب العالمین کو پاسکتا ہے، لیکن اگر اس کے پاس علم دین کی پاکیزہ دولت ہی نہیں تو وہ کسی بھی کام کا نہیں۔

پگھلنا علم کی خاطر مثال شمع زیبا ہے
بغیر اس کے نہیں ہم جان سکتے کہ خدا کیا ہے

محترم دوستو!

علم دین کی بہت بڑی فضیلت ہے ہم لوگ اسے سمجھنے سے عاجز وقاصر ہیں ہمیں یہ چاہئے کہ جب ہمارے بچے اور بچیاں ماں کی گود سے فراغت حاصل کرلیں تو انہیں کسی ہندی اسکول میں ایڈمیشن اور داخلہ کرانے کے بجائے کسی اسلامی مکتب یا مدرسے میں داخلہ کرادیں، تا کہ ہمارے بچے اور بچیاں اچھے ڈھنگ سے علم دین کی پاکیزہ ولازوال دولت سے مالا مال ہوسکیں اور ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو اسلامی کتابیں خرید کردیں حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لڑکیوں کے لئے بہت ہی مستند ترمشہور ومعروف کتاب بہشتی زیور تصنیف فرمائی ہے، ہم اس کو خاص طور سے ملحوظ رکھیں

۱ (کریما سعدی ص ۵)

کسی بدمذہب اور بدعتی کی کتابیں ناول، شعر وشاعری اور قصے کہانیوں کی کتابیں انہیں ہرگز نہ دیں۔

انشاء اللہ آگے چل کر ہماری لڑکیاں مستقبل میں ہمارے لئے سرمایۂ نجات بنیں گی اور اسلام کی بہترین خادمہ ثابت ہوں گی۔

محترم دوستو!

آج کل یہ جو ہندی اسکول اور کالج جگہ جگہ پر کھولے جارہے ہیں اس کا مقصد بالکل یہی ہے کہ اس میں مسلمانوں کے بچے اور بچیاں آئیں گے اور دنیاوی علوم وفنون حاصل کرکے اپنے دین اسلام سے بالکل دور ہوجائیں گے۔

یہ ہندی اسکول تو وہ جگہ ہے کہ جہاں اسلامی شریعت کا مذاق اڑایا جاتا ہے، پردہ جس کو اسلام نے خواتین کے لئے فرض قرار دیا ہے پردے اور نقاب پوش خواتین کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے ڈاڑھی اور ٹوپی کا مذاق اڑایا جاتا ہے، مساجد اور مدارس کو مسمار کرنے کی اور علماء کرام کو دہشت گرد کہنے کی تعلیم دی جاتی ہے آج ہمارے مدارس اور مکاتب میں علم دین کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی بھی تعلیم دیجاتی ہے تاکہ اس پرفتن دور میں کہیں مسلمانوں کو دشواری اور پریشانی نہ اٹھانی پڑے، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فکر اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وہ زندگی میں سدا کامیاب رہتے ہیں
جو اپنے عہد کے شانہ بشانہ چلتے ہیں
ہم اپنے بچوں کو ایسی کتابیں لاکر دیں
کہ جن میں علم و ہنر کے چراغ جلتے ہیں

وماعلینا الاالبلاغ

□□□

تذکرہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ···· أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ .... صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ۔(۱)

مشکل تھے جو راستے وہ آسان ہوگئے
دشمن یہ دیکھ کر حیران ہوگئے
رکھا جب میرے نبی نے دنیا میں قدم
تو پتھر بھی کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئے

معزز ومکرم علماء کرام!

آج کی اس حسین مجلس میں معزز ومکرم علماء کرام کی موجودگی میں مجھ بے علم کا کچھ عر
کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سورج کے سامنے بجلی کا چمکنا لیکن بڑوں کا حکم مانتے ہوئے اپنی
اصلاح کی غرض سے ایسی جرأت وہمت کر رہا ہوں۔

آپ حضرات دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو کامیابی کی دولت سے سرفرا
کریں۔(آمین)

حضرات!

آج میں آپ حضرات کے سامنے اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ دنیا کے
سب سے پہلا انسان حضرت آدمؑ نے کیا۔

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلا
نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ ابراہیم خلیل اللہ نے کیا

(۱) (سورۃ الانبیاء پارہ ۱۷ ر رکوع ۷ ر آیت ۱۰۷)

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ اسمٰعیل ذبیح اللہ نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ موسیٰ کلیم اللہ نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ عیسیٰ روح اللہ نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ کم وبیش ایک لاکھ تیئس ہزار نوسو
ننانوے نبیوں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ تمام کے تمام فرشتوں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بحیرا راہب نے کیا

جس نبی کا تذکرہ نسطورا راہب نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے عیسائی مورخ اور قلمکاروں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے سائنٹسٹ اور پترکاروں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے ادیبوں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے خطیبوں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے مقرروں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے مفسروں نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بڑے بڑے محدثوں نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ ہندوستان کے سپر اسٹار لیڈر مہاتما
گاندھی نے کیا

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ شجر وحجر نے کیا

جس نبی کا تذکرہ ارض وسماء نے کیا

جس نبی کا تذکرہ بحر وبر نے کیا

جس نبی کا تذکرہ خشک وتر نے کیا

جس نبی کا تذکرہ جن وبشر نے کیا

جس نبی کا تذکرہ حور وملک نے کیا

جس نبی کا تذکرہ شمس وقمر نے کیا

جس نبی کا تذکرہ چرندو پرند نے کیا

جس نبی کا تذکرہ خود رب العالمین نے کیا

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

ہاں ہاں آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کے صدقے میں صدیق کو صداقت ملی

جس نبی کے صدقے میں عمر کو عدالت ملی

جس نبی کے صدقے میں عثمان کو سخاوت ملی

جس نبی کے صدقے میں علی کو شجاعت ملی

جس نبی کے صدقے میں حمزہ کو شہادت ملی

جس نبی کے صدقے میں خالد کو دلیری اور بہادری ملی

جس نبی کے صدقے میں سورج کو گرماہٹ ملی

جس نبی کے صدقے میں چاند کو سرماہٹ ملی

جس نبی کے صدقے میں ستاروں کو جھلملاہٹ ملی

جس نبی کے صدقے میں پہاڑوں کو بلندی ملی

جس نبی کے صدقے میں دریاؤں کو روانی ملی

جس نبی کے صدقے میں سمندروں کو طغیانی ملی

جس نبیؐ کے صدقہ میں آبشاروں اور جھرنوں کو خوبصورتی ملی

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ توریت میں جود ہے

جس نبی کا تذکرہ زبور میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ انجیل میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ بائبل میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ رگوید میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ یجر وید میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ اتھر وید میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ سام وید میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ مہابھارت میں موجود ہے

جس نبی کا تذکرہ گیتا اور پران میں موجود ہے

آج میں اس نبی کا تذکرہ کرونگا کہ جس نبی کا تذکرہ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں موجود ہے

حضرات!

آپ کو معلوم ہے کہ نبیوں کا وہ مقدس سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا تھا وہ سلسلہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد کافی عرصے تک بند رہا، پھر اچانک رحمت خداوندی جوش میں آئی اور بگڑے ہوئے انسانوں پر رحم کھا کر ان کی رشد و ہدایت کے لئے عرب کی تپتی ہوئی سنگلاخ وادی اور چٹیل میدان میں، ۱۲ر ربیع الاوّل بروز پیر مطابق ۲۲ر اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ بکرمی صبح صادق کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے چار بج کر پینتالیس منٹ (۴:۴۵) پر اس نبی امی کا ظہور ہوا کہ جس کا نام نامی اسم گرامی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔

دوستو!

وہ ایسے نبی تھے کہ جو سارے جہاں کا درد اپنے دل میں سمیٹے ہوئے تھا خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر کا صحیح اور حقیقی مصداق تھا، اس ذات مقدس نے تمام کے تمام ظلم وستم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور تڑپتی ہوئی پوری انسانیت کی مسیحائی کی، ضروری تھا کہ اس بابرکت ہستی کو سینے سے لگایا جاتا اسے پلکوں پر بٹھایا جاتا، مگر وہ ذات جو لوگوں کی ہدایت کے لئے تڑپتی رہی ہو، لوگ اسے پتھر مارتے رہے جو لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے وجود کو

مشقت میں ڈال رہی ہو لوگ اس کے ساتھ اور اس کے چاہنے والوں کے ساتھ ظلم کے وہ پہاڑ توڑتے رہے کہ جن کا ذکر کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کلیجہ آنے لگتا ہے، اور مؤرخ کا قلم رک جاتا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو وطن ہوتے ہوئے بھی وطن سے بے وطن کر دیا گیا، حضرت عمار بن یاسر کو شہید کر دیا گیا، حضرت خباب کو انگاروں پر لٹایا گیا، حضرت بلال کے سینہ پر پتھر رکھے گئے، حضرت سمیہ کو گیا، حضرت زبیر کی آنکھیں نکالدی گئی حضرت حمزہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے مسلمانوں کی خستہ حالت دیکھ کر کفار مکہ قہقہہ لگا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے کیوں تم اپنے آباواجداد کا دین چھوڑ کر ہلاک و برباد ہو رہے ہو تم اب بھی محمد ﷺ کا چھوڑ دو ہم تم پر سے یہ ساری پابندیاں ہٹالیں گے، مگر مسلمانوں نے جواب دیا کہ کفار سن لو، ہم حق پا چکے ہیں، انوار محمدی سے ہم فیضیاب ہو چکے ہیں، لہٰذا ہم طوفان ٹکرا سکتے ہیں خون کا دریا بہا سکتے ہیں، آگ کے بستر پر سو سکتے ہیں درختوں کے چھالوں کو کھا کھا کر دن گزار سکتے ہیں بھوک و پیاس سے تڑپ تڑپ کر دم توڑ سکتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا انکار نہیں کر سکتے۔

دنیا والو!

ذرا سوچو کیسی سنگین گھڑی تھی، کتنا بھیانک منظر تھا، مگر رسول خدا ﷺ کی با سے منہ نہ موڑا، آج ہم بھی تو اپنے رسول ﷺ کی غلامی کا دعویٰ کرتے ہیں، اس لئے کھول کھول کر سن لیجئے، اگر ہم نماز پڑھتے ہیں اگر ہم روزہ رکھتے ہیں اگر ہم حج ادا کر ہیں اگر ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور نبی ﷺ کی ایک ایک سنتوں کو مکمل طور پر بجالاتے تب تو واقعی ہم اپنے دعویٰ میں سچے اور پکے ہیں ورنہ ہمارا دعویٰ باطل اور بیکار ہے۔

پہلے مسجدیں تھیں کچی تو پکے تھے مسلماں
آج مسجدیں ہیں پکی تو کچے ہیں مسلماں

مسلمانو!

میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیر اور تلوار لیکر میدان جا

کود جایئے، میں آپ سے یہ بھی نہیں کہتا کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بڑے بڑے ایٹم بم اور میزائل بنانا شروع کر دیجئے، میں سے یہ بھی نہیں کہتا کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے نئی نئی تدبیریں شروع کر دیجئے۔

مسلمانو! بلکہ میں آپ سے یہ ضرور کہونگا کہ اگر آپ کامیابی چاہتے ہیں، تو نبی کی ایک ایک سنتوں کو زندہ کرنے والے بن جایئے، صحابہ کا طریقہ اپنانے والے بن جایئے، اس لئے کہ نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی تیر اور تلوار میں نہیں، نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی نیزے اور کمان میں نہیں

نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی کے ایٹم بم میں نہیں
نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی اگنی میزائل میں نہیں
نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی حکومت کے پاس نہیں
نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت امریکہ کے بش[1] اور ٹرمپ[1] کے پاس نہیں
نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت تمہارے پردھان منتری اور ان کے فورس کے پاس نہیں
نبی کی سنت میں جو طاقت ہے وہ طاقت کسی انگریز اور ظالم و جابر وقت کے فرعون کے پاس نہیں

دوستو!.... کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ

جاں کی بازی لگا کر بھی ناکام ہوں
ایک ادا چھوڑ کر کیسے بے دام ہوں
صرف مسواک سے جنگ تو جیت لی
میرے آقا کی سنت بڑی چیز ہے

اس لئے اے میرے پیارے پیارے مسلمان بھائیو، نبی کی سنت اور صحابہ کا طریقہ اپنا لیجئے، ساری دنیا خود بخود تمہارے قدموں تلے آجائیگی

---

[1] آپ کسی کا بھی نام فٹ کر سکتے ہیں

میں اپنی تقریر کو اس شعر کے ساتھ ختم کر رہا ہوں ؂

یہ اسلام سینہ بسینہ نہ ہوتا
خدائی کا ایسا قرینہ نہ ہوتا
زمیں و آسماں، چاند سورج ستارے
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

دوستو!... چلتے چلتے ایک شعر اور سنا دینا بہتر سمجھتا ہوں شعر ملاحظہ ہوں ؂

جب ہاتھ اٹھانا دعا کے لئے، تو ہمیں نہ بھلانا خدا کے لئے
کیا پتہ ہمارے نصیب کی خوشیاں، منتظر ہوں آپ کی دعا کے لئے

وما علینا الا البلاغ

□□□

اعجاز قرآنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی .... اَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ،(۱)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ.(۲)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ،

الٰہی رونق اسلام کے سامان پیدا کر
دلوں میں مومنوں کے الفت قرآن پیدا کر

صدر محترم اور میرے مشفق و مربی اساتذہ کرام اور دور دراز سے تشریف فرما مہمان کرام اور اس گلشن کے نوشگفتہ غنچو!

مسلمانو! نہ گھبراؤ خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے
یہ ظالم کیا سمجھتا ہے جو اپنے دل میں ہنستا ہے
ابھی تو کربلا کا آخری میدان باقی ہے

حضرات!.. آج کے اس متبرک و منور اجلاس میں میرا موضوع سخن دنیا کی سب سے پاکیزہ اور مقدس کتاب قرآن پاک ہے۔

ہمیں اور آپ کو چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے کہ اس کا ایک ایک حرف چاند اور سورج سے بھی زیادہ صاف وشفاف اور روشن ہے وہ قرآن پاک کہ جس کی زبان مقدس، بیان مقدس، اور جو فصاحت و بلاغت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے، جس کے متعلق ارشاد سبحانی ہے کہ قرآن پاک وہ صاف وشفاف اور چمتکار کتاب ہے کہ جس کے صادق اور برحق

(۱) (سورۃ البقرہ ار رکوع آیت ۲ رص ۳)

(۲) (رواہ البخاری مشکوۃ شریف ج ار صفحہ ۱۸۳ ر فضائل القرآن کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں جس کے بارے میں محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا
خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے
اور دوسروں کو سکھائے۔

معزز دوستو!

قرآن پاک اُس رب کائنات کی طرف سے نازل کیا ہوا وہ حسین تحفہ اور گلدستہ ہے
کہ جس نے صرف ۲۳ ربرس کی قلیل مدت میں پورے عالم میں وہ قانون اور انقلاب برپا
کردیا کہ بڑے سے بڑے فصیح وبلیغ زبان دانی کرنے والوں نے گھٹنے ٹیک دیئے۔

یہی وہ قرآن ہے کہ جس کی آیتوں کو سنکر پتھر جیسے جگر رکھنے والے انسان بھی اپنے جگر
کو قابو کرنے پر مجبور ہوگئے

یہی وہ قرآن ہے کہ جس کی آیتوں کو سن کر عمر جیسا کٹر دل انسان بھی ایمان لانے پر
مجبور ہوگئے

یہی وہ قرآن ہے کہ جس کی آیتوں کو سن کر بڑے بڑے عیسائی مؤرخ اور راہب بھی
ایمان میں داخل ہوگئے

یہی وہ قرآن ہے کہ جس کی آیتوں کو سن کر انسان تو انسان جنات بھی ایمان لانے پر
مجبور ہوگئے

یہی وہ قرآن ہے کہ جس کی آیتوں کو سن کر نجاشی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور ایمان
میں داخل ہوگئے

یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے زمان ومکان میں زندگی بخشی
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے عدل وانصاف کا پیغام دیا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے مردہ قوم کو زندگی بخشی
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے قیصر وکسریٰ کا غرور خاک میں ملادیا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے باطل کے لہراتے ہوئے جھنڈے گرادئے
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے توحید اور ایمان کا درس سکھایا

یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے ایک ایشور کی بھکتی سکھلائی
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے غیروں کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے منع کیا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے جنت وجہنم کا درس سکھایا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے ماں باپ کے حقوق بتلائے
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے پڑوسیوں کے حقوق بتلائے

ہاں ہاں آج مجھے کہہ لینے دیجئے کہ
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے سائنس کو وجود بخشا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے میزائل اور کمپیوٹر بنانے کا نسخہ بتایا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے ٹیلیفون اور موبائل بنانے کا طریقہ بتایا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے رینگتے ہوئے انسانوں کو چاند پر جانے کا ہنر بخشا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس نے دخانی اور ہوائی طیاروں کو بنانے کا سسٹم بتایا
یہی وہ قرآن ہے کہ جس میں سارے علوم وفنون موجود ہیں

علم سائنس قرآن میں موجود ہے
علم جغرافیہ قرآن میں موجود ہے
علم طب قرآن میں موجود ہے
علم سیاست قرآن میں موجود ہے
علم دین ودنیا قرآن میں موجود ہے
علم سحر قرآن میں موجود ہے

مختصر یہ کہ سارے علوم وفنون قرآن میں موجود ہیں
یہ زمیں وآسماں، بحر وبر قرآن میں ہے
مختصر یہ کہ خشک وتر قرآن میں ہے

قرآن تاقیام قیامت رہنما ہے ہمارا
تمام کمالوں کی انتہا قرآن ہے ہمارا

لہ (اللہ) لہ (عبادت)

دوستو!

آج کے اس نازک اور پرخطر دور میں حفظ کلام پاک کو فضول اور بے کار سمجھا جارہا ہے اس کے الفاظ رٹنے کو حماقت بتلایا جارہا ہے، کہا جارہا ہے کہ اس کا رٹنا اور بے سمجھے پڑھنا بے سود ہے۔

افسوس صد افسوس! اس صاف وشفاف اور روشن کتاب کے بارے میں ہمارا اور آپ کا یہ خیال ہے کہ جس کے بارے میں شہنشاہ بطحی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ اور مقدس الفاظ میں ارشاد فرمایا

اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا[۱]

ترجمہ:

کل قیامت کے دن حافظ قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا بس تیرا مقام اور ٹھکانہ وہی ہے جہاں تو آخری آیت پر پہونچے۔

مسلمانو!

یاد رکھو یہ قرآن کریم دنیا کی سب سے بڑی نعمت اور دولت ہے یہ زمین وآسماں، چاند، سورج، اور ستارے کوئی بھی اس نعمت کا مقابلہ نہیں کرسکتے یہ قرآن پاک رب کائنات کا مقدس اور عظیم کلام ہے اور کیوں نہ ہو، جب کہ اس کا اتارنے والا امین، جس کے ذریعہ سے اتارا گیا وہ بھی امین، اور جس ذات پر نازل ہوا وہ بھی امین، جس مقام پر نازل ہوا وہ بھی امین، جس مہینے میں نازل ہوا وہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل اور بہتر ہے اور جس رات میں نازل ہوا وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

[۱] (رواہ احمد والترمذی ابوداؤد والنسائی مشکوۃ شریف فضائل القرآن ج ۱ ص ۱۸۶ کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

حضرات!

اللہ کا دلارا اور خدا کا پیارا نبی ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو کل قیامت کے دن سورج سے بھی زیادہ روشن تاج پہنایا جائے گا، غور کرنے کا مقام ہے کہ جب والدین کو اس گراں قدر بھاری انعام سے نوازا جائیگا تو خود پڑھنے والے کے مقام اور مرتبے کا کیا عالم ہوگا۔

مسلمان بھائیو!

کل قیامت کا میدان ہوگا اور ایسے دس آدمی کہ جن کے لئے جہنم واجب ہوچکی ہوگی، حافظ قرآن اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کریگا پروردگار عالم اس کی سفارش قبول فرمائیں گے اور ان لوگوں کو جن پر جہنم واجب ہوچکی تھی اس حافظ قرآن کی برکت سے نجات عطا ہوگی۔

دوستو اور بزرگو!

سمجھئے اور ہوشیار ہوجایئے، خواب غفلت کا حجاب چاک کیجئے اور قرآن پاک سے وابستہ ہوجایئے، قرآن خود بھی پڑھئے اور اپنے اپنے بچو کو بھی پڑھایئے خدانخواستہ آج اگر ہم نے اپنے بچوں کو دو چار پیسے کے لالچ میں دین سے دور رکھا اور ہماری نظر اخروی نعمتو کے بجائے دنیوی ڈگریوں پر رہی تو یاد رکھئے کہ کل قیامت کے دن خدا کے یہاں جواب دینا ہوگا۔

میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کررہا ہوں۔

قرآن کی عزت کروائے مسلمانو اپنے اپنے سینوں میں
یہ دولت نہیں ملے گی تمہیں آسمانوں اور زمینوں میں

مسلمانو! کسی ہندو شاعر نے کیا ہی شکوہ کیا ہے

میں غیر مسلم ہوں تو کیا ہوا ✿ سر پر اٹھا کر قرآن لاسکتا ہوں
مسلمانوں اپنے اخلاق درست کرو ✿ تمہیں دیکھ کر میں ایمان لاسکتا ہوں

وماعلینا الا البلاغ

□□□

نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی .... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرْ.(۱)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ ترکُ الصلوٰۃ.(۲)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ. وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ!

کلی گلاب کی تم توڑا نہ کرو
مذہب اسلام سے منہ موڑا نہ کرو
بہت قیمتی ہیں یہ پانچوں وقت کی نمازیں
خدا کے واسطے ان نمازوں کو کبھی چھوڑا نہ کرو

محترم سامعین کرام! اور معزز علماء کرام! اور حضرات اساتذہ کرام اور ہمارے پیارے ساتھیو!

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

حضرات!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمیں اور آپ کو اس متبرک ومنور لس میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی بہت دنوں سے قلب وجگر میں آرزو وتمنا تھی کہ آپ زات کے روبرو نماز کو موضوع گفتگو بناؤ اس مقصد کو سامنے رکھ کر لب کشائی کی جسارت رہا ہوں، اور میں اپنے آپ کو بہت ہی خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے معزز ومکرم

سورۃ العنکبوت پ ۲۱ ررکوع ۵ رآیت ۴۵ صفحہ ۴۰۳)

رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ کتب خانہ رسیدیہ دہلی)

حضرات کے مابین لب کشائی کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو کہنے سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوستو! خالق السمٰوات والارض نے امت مسلمہ اور اپنے حبیب محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بے بہا نعمتوں سے نوازا، اور ہمیشہ ہمیشہ تحفوں اور گفٹوں سے سرفراز فرماتا رہا اور ان نعمتوں میں سے ایک اعلیٰ وارفع تحفہ نماز کا تحفہ ہے، اس متبرک تحفے کی فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

معزز سامعین:

اللہ تعالیٰ نے حج کو فرش پر نازل فرمایا، روزہ کو فرش پر نازل فرمایا، زکوۃ کو بھی فرش پر نازل فرمایا، ایمان کو بھی فرش پر نازل فرمایا، تمام کے تمام احکام کو فرش پر نازل فرمایا، لیکن جب نماز کی باری آئی تو رب کائنات نے اپنے حبیب محسن انسانیت ﷺ کو فرمایا کہ ہم آپ کو ایک قیمتی تحفہ دینے والے ہیں، یہ تحفہ بہت اعلیٰ ہے یہ تحفہ بہت ارفع ہے۔ اور اعلیٰ وارفع شئی کو اعلیٰ ہی جگہ پر عطا کیا جاتا ہے، لہٰذا نماز کو عرش الٰہی پر بلا کر عطا کیا گیا۔

معزز سامعین کرام!

توحید اور ایمان کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز ہی کو اہمیت دی ہے، نماز ہی کی تلقین کی ہے، قرآن مقدس کے اندر جگہ جگہ پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ. اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ. ذکر کیا گیا ہے کہیں پر یہ الفاظ ذکر کئے گئے ہیں یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ. (سورہ بقرہ: پ ر ۲)

ترجمہ:

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد طلب کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

پیارے دوستو!

کوئی متقی نماز کے بغیر متقی نہیں ہوسکتا

کوئی ولی نماز کے بغیر ولی نہیں ہوسکتا
کوئی قطب نماز کے بغیر قطب نہیں ہوسکتا
کوئی ابدال نماز کے بغیر ابدال نہیں ہوسکتا
کوئی پیر نماز کے بغیر پیر نہیں ہوسکتا
کوئی حاکم نماز کے بغیر حاکم نہیں ہوسکتا
کوئی فاضل نماز کے بغیر فاضل نہیں ہوسکتا
کوئی جج نماز کے بغیر جج نہیں ہوسکتا

اس لئے کہ دنیا کے سب سے بڑے متقی، سب سے بڑے قطب، سب سے بڑے ابدال، سب سے بڑے پیر، سب سے بڑے حاکم، سب سے بڑے فاضل، سب سے بڑے جج حضور پرنور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز ادا کی، اوران کے رفقاء عزیز۔

حضرات صحابۂ کرام نے بھی نماز کی پابندی کی
تابعین نے بھی نماز پر دوامت کی
تبع تابعین نے بھی نماز کو ترک نہیں کیا
ائمۂ مجتہدین نے بھی نماز کو پکڑے رکھا
اولیاء کرام نے بھی نماز کو اختیار کیا
بزرگان دین نے بھی نماز کو قائم کیا

کوئی بتادیجئے کہ کسی نبی نے نماز ترک کی ہواور وہ نبی بن گیا ہو
کوئی ولی نماز کے بغیر ولی بن گیا ہو
کوئی قطب نماز کے بغیر قطب بن گیا ہو
کوئی ابدال نماز کے بغیر ابدال بن گیا ہو
کوئی امام نماز کے بغیر امام بن گیا ہو
کوئی محدث نماز کے بغیر محدث بن گیا ہو
کوئی مفسر نماز کے بغیر مفسر بن گیا ہو
کوئی فقیہ نماز کے بغیر فقیہ بن گیا ہو

کوئی ناظم[1] نماز کے بغیر ناظم بن گیا ہو
کوئی مہتمم[1] نماز کے بغیر مہتمم بن گیا ہو
کوئی فاضل[1] نماز کے بغیر فاضل بن گیا ہو
کوئی جج[1] نماز کے بغیر جج بن گیا ہو

آپ بتا ہی نہیں سکتے، سوائے ایک صحابی کے کہ جنہوں نے زندگی میں کبھی بھی نماز نہیں پڑھی لیکن پھر بھی وہ جنتی ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت عمیر[2] بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دوستو!

یہ عمل محبوب عمل ہے نماز پڑھنے سے قلوب کو نورانیت ملتی ہے
نماز پڑھنے سے دلوں کو تازگی ملتی ہے
نماز پڑھنے سے ایمان وعقائد کو قوت ملتی ہے
نماز پڑھنے سے چہرے پر روشنی آتی ہے
نماز پڑھنے سے گھروں میں ترقی ہوتی ہے
نماز پڑھنے سے کاروبار میں برکتیں ہوتی ہیں
نماز پڑھنے سے زندگی خوشحال ہوجاتی ہے
نماز پڑھنے سے زندگی آفتاب سے زیادہ روشن ہوجاتی ہے

نماز اس وقت چراغ کا کام کرتی ہے جہاں پر چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہو،
جہاں دائیں بھی اندھیرا ہو
جہاں بائیں بھی اندھیرا ہو
جہاں آگے بھی اندھیرا ہو
جہاں پیچھے بھی اندھیرا ہو

---

(۱) قدیم زمانے کی بات ہے (۲) یہ وہ صحابی ہیں کہ جو ایمان لانے کے فوراً بعد ہی جہاد میں چلے گئے تھے اور جاکر شہید ہوگئے، نماز کا کوئی وقت ہی نہیں گزرا تھا۔

جہاں اوپر بھی اندھیرا ہو

جہاں نیچے بھی اندھیرا ہو

جہاں روشنی کا کوئی نظام نہیں، یعنی قبرستان میں

نماز پڑھنے سے مصائب و پریشانی دور ہو جاتی ہے

نماز پڑھنے سے انسان افضل وارفع ہوتا ہے

نماز پڑھنے سے انسان انسانوں سے افضل اور ممتاز ہو جاتا ہے

کیوں نہ ہو! نماز ہے ہی ایسا تحفہ کہ جس سے شیطان کا منہ کالا ہو جاتا ہے

برادران اسلام!

نماز سے ہی فیصلہ ہوتا ہے کہ

کون متقی ہے

کون شقی ہے

کون نیک بخت ہے

کون بد بخت ہے

کون کمبخت ہے

کون انسان ہے

کون شیطان ہے

کون حیوان ہے

کون جانور ہے

کون مسلم ہے

اور کون غیر مسلم ہے

یہ امتیاز، یہ فرق، یہ فصل، یہ تمیز، نماز سے ہی ظاہر ہوتی ہے میں بغیر حوالے کے بات نہیں کرتا، مشکوۃ شریف اٹھائیے صفحہ نمبر ۵۸ پر دیکھئے۔

حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ. (۱)

ترجمہ:

بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا ترک کرنا ہے۔

مشکوۃ شریف کے اسی صفحے پر دیکھئے ایک اور حدیث ہے جس کے راوی حضرت بریدہؓ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ. (۲)

ترجمہ: ہمارے اور منافقین کے درمیان ایک عہد ہے وہ نماز ہے، پس جس نے اس کو ترک کیا گویا اس نے کفر کیا۔

حضور پرنور محمد عربی ﷺ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ.

ترجمہ:

جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا گویا کہ اس نے کفر کیا۔

دوستو!

ان تمام کے تمام احادیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت اظہر من الشمس ہوتی ہے اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں بتایا ہے۔

قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

جب بندہ رب کائنات کے دربار میں اپنا سر خم کرتا ہے اور اپنے سر کو جھکاتا ہے تو محسن کائنات کے آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور تارک الصلوۃ سے نبی آخر الزماں کو تکلیف ہوتی ہے جس نے بھی محسن انسانیت ﷺ کو تکلیف پہونچائی گویا اس کی دنیا و آخرت برباد ہے۔

(۱)(رواہ مسلم مشکوۃ شریف کتاب الصلوۃ ج ا ص ۵۸ کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

(۲)(رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ مشکوۃ شریف کتاب الصلوۃ ج ا ص ۵۸ کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

(۳)(رواہ احمد والنسائی مشکوۃ ج ۲ ص ۴۴۹)

مسلمان بھائیو!

کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا اس دن کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا، انسان خود کے پسینے میں ڈوبتے ہوئے ہونگے۔ ہر شئی نفسی نفسی پکاریگی، اس وقت سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا، سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب، سے پہلے حقوق اللہ میں نماز کا حساب ہوگا۔ اگر نماز درست نکل آئی تو تمام کے تمام اعمال درست ہونگے اور اگر نماز ہی خراب نکلی تو سارے کے سارے اعمال بیکار ہونگے جب نماز درست ہوگی تو تمام کے اعمال قبول ہونگے، حج بھی قبول ہوگا، زکوۃ بھی قبول ہوگی، روزہ بھی قبول ہوگا۔

اور دیگر اعمال صالحہ بھی مقبول ہونگے، اور اگر نماز ہی قبول اور درست نہ ہوگی تو سختی کے ساتھ امتحان لیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کا امتحان آسانی سے فرمائے۔

(آمین)

برادران ملت!

آج کے دور میں بہت خوبصورت اور عالیشان مسجدیں تعمیر کی جاتی ہیں لیکن اس میں اللہ کو یاد کرنے والے بہت کم لوگ نظر آتے ہیں بعض جگہ تو عالیشان مسجدیں ویران اور قبرستان نظر آتی ہیں۔

پہلے مسجدیں تھیں کچی تو پکے تھے نمازی
آج مسجدیں ہیں پکی تو کچے ہیں نمازی

میرے بھائیو بزرگو اور دوستو!

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

الصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ ھَدَمَھَا ھَدَمَ الدِّیْنَ. نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور

جس نے نماز کو منہدم کیا اس نے دین کو منہدم کیا۔

پڑھ نماز پنجگانہ نہ کر کوئی بہانہ
اس میں ہے تیری جنت
ورنہ دوزخ ہے تیرا ٹھکانہ

ایک اور حدیث سنا کر میں اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْھُمْ اِذَا بَلَغُوْ عَشْرًا.(۱)

ترجمہ:

تم اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرو جب کہ وہ سات سال کے ہوجائیں، اور ان کی پٹائی کرو جب کہ وہ دس سال کے ہوجائیں۔

دیکھو کتنی پیاری بات بتائی نبی ﷺ نے کہ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو ان کی پٹائی کرو لیکن کون سے ماں باپ ہیں جو اس حدیث پر عمل کر رہے ہیں خود تو چالیس چالیس پچاس پچاس سال کے ہوگئے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے تو اپنے بچوں کو کہاں سے تاکید کریں گے اگر کوئی تاکید کرینگے تو الٹا چور خود ہی پکڑے جائنگے کہ کہیں خود کی ہی پٹائی نہ ہوجائے، اس لئے میں ان نمازی بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں عاجزانہ ریکویسٹ کرتا ہوں، جو حضرات غفلت کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھ رہے ہیں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ سال سے نماز تو پڑھ رہے ہیں لیکن انہیں سورہ فاتحہ یاد نہیں التحیات یاد نہیں نماز کے فرائض اور واجبات یاد نہیں اب آپ ہی بتلائیے کہ جب وہ نمازی نماز کے فرائض کو چھوڑیں گے تو نماز کہاں سے ہوجائیگی جب وہ نمازی نماز کے واجبات کو چھوڑینگے تو نماز کہاں سے ہوجائیگی، اس لئے میرے بھائیو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کام کو سیکھا جاتا ہے بغیر سیکھے آپ کوئی کام صحیح نہیں کر سکتے، تو یہ

(۱) (شرح وقایہ)

نماز جو تمام عبادتوں میں سب سے افضل وارفع ہے اس کو بغیر سیکھے کیسے پڑھ رہے ہیں تمام حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی نمازیں درست کرالیں کسی کو سنا کے دیکھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ زندگی بھر کی نمازیں بیکار ہو جائیں، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

وما علینا الا البلاغ

□□□

زکوٰۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی .... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

وَاَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ وَاٰتُو الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا الخ۔ (۱)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ۔

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ!

محترم سامعین کرام!

ابھی ابھی قرآن عظیم کی جو آیت تلاوت کی گئی ہے اس کا سادہ سا ترجمہ یہ ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور جو کچھ بھلائی میں سے اپنے لئے تم آگے بھیجو گے تو اس کو تم اللہ کے پاس پاؤ گے اور وہ بہتر اور اجر عظیم ہوگا۔

دوستو اور بزرگو!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا۔ (۲)

ترجمہ:

بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے اس بات کا کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو۔

جس طرح آج دنیا میں اپنے حق طلبی کے لئے عدالتوں اور حکومتوں کا سہارا لیا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح کل قیامت کے دن بھی ہوگا غرباء و مساکین اور فقراٗ حضرات حشر کے میدان میں جہاں اولین و آخرین کا اجتماع ہوگا مالدار لوگوں کے گریبان پکڑ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے فقراٗ اور غریب حضرات اللہ سے شکایت کریں گے کہ یا الہ العالمین یہ وہ

(۱) (سورہ المزمل پ ۲۹ رکوع ۲ آیت ۲۰ صفحہ ۵۷۸)

(۲) (سورۃ النساء پ ۵ رکوع ۸ آیت ۸۵ صفحہ ۸۸)

ظالم انسان ہے کہ جس نے دنیا میں میرا حق مارا تھا اب اس سے میرا حق دلوایا جائے چنانچہ اس وقت مالدار لوگوں کی نیکیاں ان غرباء اور فقراءؑ کے حوالے کردی جائیں گی۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہا ہے کہ اے اللہ اس کعبہ کی برکت سے تو میرا گناہ معاف کردے آقائے مدنی ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں تو نے کیا گناہ کیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو اتنا رورہا ہے اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے عرش و کرسی، لوح و قلم سے بھی بڑا گناہ کیا ہے اس نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے بھی بڑا گناہ کیا ہے رحمۃ اللعالمین ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اچھا تو تو یہ بتا کہ تیرا گناہ بڑا ہے یا اللہ تعالیٰ بڑا ہے اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب بیان کر اپنے گناہ کو اس شخص نے کہا کہ میں ایک مالدار آدمی ہوں جب بھی کوئی محتاج، جب بھی کوئی فقیر جب بھی کوئی مسکین، جب بھی کوئی ضرورت مند، جب بھی کوئی حاجت مند میرے پاس آتا ہے تو میرے بدن میں آگ لگ جاتی ہے، اور مجھے ان سے سخت نفرت ہوتی ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں دیتا رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا او کمبخت دور ہوجا یہاں سے چلا جا کہیں تیرے برے اعمال کی وجہ سے ایسا نہ ہوجائے کہ عالم کی تمام مخلوق جل کر راکھ ہوجائے اور فرمایا کہ اس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے حق کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے کہ اگر تو ایک ہزار سال تک بھی کعبہ میں نماز پڑھتا رہے اور روزے پر روزہ رکھتا رہے اور اس قدر روئے کہ آنسوؤں کا دریا بہہ پڑے اور آنسوؤں کے پانی سے درخت پیدا ہوجائے اور لوگ ان سے فائدہ حاصل کرنے لگے باوجود یہ کہ تو بخل پر مرے تو تو دوزخ میں جائے گا کیونکہ بخل کفر کی جگہ پر ہے اور کفر کا بدلہ آگ ہے۔

اسلام کے پاسبانو!

غور تو کیجئے کتنا بڑا گناہ ہے غرباء اور فقراء کا حق مارنے کا اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

دوستو!

حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں ایک بخیل تھا جو لوگوں میں ملعون اور بخیل سے مشہور تھا ایک دن ایک مجاہد فی سبیل اللہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اے فلاں مجھے جہاد کرنا ہے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کو قتل کرنا ہے۔

لہٰذا مجھے ایک تلوار دیدو تا کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کرسکوں، تم کو اللہ کی طرف سے جنت ملیگی اس بخیل نے انکار کردیا مجاہد نامراد ہوکر واپس جانے لگا، اچانک اس بخیل کو احساس ہوا اور اس نے مجاہد کو واپس بلایا اور اس کو ایک تلوار دیدی۔ وہ مجاہد دعاء کرتا ہوا خوشی خوشی روانہ ہوگیا راستے میں حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات ہوتی ہے، حضرت عیسیٰؑ نے اس سے معلوم کیا کہ اے مجاہد یہ تلوار کہاں سے آئی اس نے بتلایا کہ فلاں شخص نے دی ہے یہ سنتے ہی حضرت عیسیٰؑ اس بخیل کے گھر کی طرف روانہ ہوگئے راستے میں ایک عابد سے ملاقات ہوتی ہے جس نے ستر سال تک عبادت و ریاضت کی تھی روزہ پر روزہ رکھا تھا اس نے معلوم کیا کہ حضرت آپ کہاں جارہے ہیں حضرت عیسیٰؑ نے بتلایا کہ فلاں شخص کے گھر جو بخیل سے مشہور ہے اس کو جنت کی بشارت دینے کے لئے جارہا ہوں اس عابد نے کہا کہ حضرت اس کے پاس مت جایئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بدعملی کی وجہ سے ہم لوگ ہلاک نہ ہوجائیں، حضرت عیسیٰ پر اسی وقت وحی نازل ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے عیسیٰؑ اس عابد سے کہہ دو کہ اس بخیل کو جہاد فی سبیل اللہ میں ایک تلوار صدقہ کرنے کی وجہ سے اس کو جنت دیدی گئی اور اس عابد سے کہہ دو کہ تکبر اور فخر کی وجہ سے اس کی جگہ میں کردیا گیا ہے۔

مسلمانو!

اصل بات یہ ہے کہ آج دین کی اہمیت ہمارے اندر سے نکلی جارہی ہے دین مٹا جارہا ہے، قرآن کریم عدالتوں سے نکالا جارہا ہے، غریب اور مسکین مسلمانوں پر ہر غیر ہنس رہے ہیں تمہاری بیوہ عورتیں غیر مسلموں سے بھیک مانگ رہی ہیں، تمہاری یتیم اولادیں غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہی ہے یہ سب اس لئے ہورہا ہے کہ مسلمانوں کے

اندر رحم وکرم، ہمدردی، عفو ومحبت کا جو مادہ نبی اکرم ﷺ نے پیدا کیا تھا، جو قرآن کری
نے سکھایا تھا، جو صحابہ کرام نے اپنایا تھا، جس کی مثال علماء متین نے پیش کی تھی وہ ماد
ہمارے اندر سے نکل چکا ہے۔

اے لوگو!

حقیقت پوچھتے ہو تو یہ ہے اس کی حقیقت کہ جس دین کے لئے بیشار لوگوں نے اپنی
جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا وہ دین ہم تک بغیر کسی محنت ومشقت کے پہونچا ہے جس دین کے
لئے بیشار لوگوں نے اپنے گھروں کو چھوڑا تھا جس دین کے لئے بیشار لوگوں نے اپنے وطن کو
خیر آباد کہا تھا جس دین کے لئے بیشار لوگوں نے جیلوں کی اذیتیں برداشت کی تھی جس دین
کے لئے بیشار لوگوں نے اپنے اپنے بچوں کو یتیم اور بیوی کو بیوہ بنایا تھا جس دین کے لئے
بیشار لوگوں نے اپنی گردنیں کٹوائی تھی وہ دین ہم تک بغیر کسی قربانی کے پہونچا ہے اسی لئے
توہمیں اس کی حفاظت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور مال خرچ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔

دوستو!

ایک زمانہ وہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان کر دیا تھا کہ اللہ کے راستے میں مال
خرچ کرو اور جان کی قربانی کے لئے بھی تیار ہو جاؤ، فوراً تمام کے تمام صحابہ دوڑ پڑے ا
جوق در جوق مال جمع کر کے مسجد نبوی ﷺ میں ڈھیر لگا دیئے، ہر شخص دین کے لئے مال
لا رہا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا آدھا مال لا کر آقائے مدنی ﷺ کے قدمو
میں ڈالکر سوچنے لگے کہ آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بازی لے جاؤں گا آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہرادو
آج اللہ کے نبی ﷺ میرے مال کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے، اور بھری محفل میں
تعارف کرایا جائیگا۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنا مال لا کر نبی ﷺ کے
قدموں میں ڈال دیئے یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا مال زیا
اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مال کم تھا لیکن اللہ کے نبی ﷺ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عزت برقرار رکھنی تھی اس لئے
آپ ﷺ نے سوال کو بدل کر پوچھا، یہ نہیں پوچھا کہ اے عمر تم کتنا مال لائے ہو، بلکہ

نہیں پوچھا کہ اے ابوبکر تم کتنا مال لائے ہو، بلکہ یہ پوچھا کہ تم دونوں گھر میں کیا چھوڑ کر
آئے ہو، اتنا سننا تھا کہ عمر کے بدن میں کپکپی طاری ہوگئی اور سوچنے لگے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
بازی نہیں جیت سکتا، اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کا آدھا مال لا کر نبی ﷺ کے حوالے
کر دیا تھا، اور حضرت ابوبکر نے گھر کا سارا مال لا کر نبی کے قدموں میں ڈال دیا تھا گھر میں
کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا جب اللہ کا لاڈلا عبداللہ کے لخت جگر آمنہ کے نور نظر نے پوچھا کہ اے
ابوبکر بیوی بچوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے آقا گھر والوں کے
لئے اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہوں۔

معزز سامعین کرام!

ہم لوگ بھی تو اسلام کے نام لیوا ہیں اور دعوۂ اسلام میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن جب
اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی باری آتی ہے تو جان نکل جاتی ہے اور طرح طرح کے
حیلے اور بہانے تلاش کرتے ہیں آج مسلمانوں کے سامنے دین کی کتنی ضروریات موجود
ہیں مگر لہو ولعب میں مال خرچ کرنا تو فخر سمجھتے ہیں اور راہ حق میں صدقہ کرنے کو ہلاکت مال
کہتے ہیں یہ اس قوم کی بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔

بھائیو!

وہ لوگ بھی تھے کہ جن کے دلوں میں خدا کا خوف تھا کہ جن کے سامنے رب کائنات کا
یہ فرمان ہوتا تھا:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (۱)

ترجمہ:

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھ رہے ہیں اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتے،
انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے یہ وہ لوگ تھے جو قرآن کے اس فرمان سے
خوف کھا جاتے تھے۔

---

(۱) (سورۃ التوبہ ۱۰ ر رکوع ۵ ر آیت ۳۴ ر صفحہ ۱۹۳)۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (۱)

ترجمہ:

جس دن زکوۃ نہ دینے والوں کے مال کو دوزخ کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں، بازوؤں، اور پشتوں کو داغا جائیگا (اور ان سے کہا جائیگا) کہ اپنے جمع کیے ہوئے خزانے کا مزہ چکھتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صدقات وخیرات اور زکوۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(آمین)

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

□□□

(سورہ توبہ ۱۰ ر رکوع ۵ ر آیت نمبر ۳۵ ر صفحہ ۱۹۳)

اسلام اور قبر پرستی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى .... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

الٰہی دے مجھے طرز تکلم میری آواز کو تو روشنی دے
مجھے افکار صالح کر عطا میری تحریر کو تو روشنی دے

صدر محترم!

اسٹیج پر رونق افروز علماء عظام حاضرین جلسہ اور پس پردہ بیٹھی ہوئی خواتین وحضرات!
آج کی اس پر رونق محفل اور مبارک جلسہ میں میرا موضوع سخن اسلام اور قبر پرستی ہے مسلمان آج کل جن برائیوں اور گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں ان میں سب سے بڑا گناہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کو تباہ وبرباد کر دیا تھا دنیا کی تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں دیکھئے، وہ گناہ عظیم ہے شرک باللہ۔

دوستو!

آج مسلم قوم شرک وبدعقیدگی کی وجہ سے ہلاکت وبربادی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے مشکوۃ شریف میں ایک حدیث آئی ہے کہ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں بستی میں چلے جاؤ اور پوری بستی کو ختم کر ڈالو، حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار عالم اس بستی میں آپ کا ایک نیک بندہ بھی موجود ہے جو تیری عبادت میں رات دن لگا رہتا ہے میں کس طرح سے اس بستی کو برباد کر سکتا ہوں تو

رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا کہ اسی سے شروع کرو کیونکہ دنیا میں میرے ساتھ شرک کیا جارہا ہے، لوگ برائیوں کے اندر مبتلا ہورہے ہیں اور وہ اپنی کوٹھری سے نکل کر لوگوں کو برائیوں سے نہیں روکتا ہے اس لئے پہلے اسی کو برباد کرو پھر دوسروں کو برباد کرنا۔

دوستو!

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے نمازی ہیں۔

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے ولی ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے بزرگ ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے دیندار ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے حاجی ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے صدقات وخیرات کرنے والے ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت زیادہ زکوۃ دینے والے ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت زیادہ مدرسوں کا تعاون کرنے والے ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت سے مساجد کو آباد کرنے والے ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے محدث ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے مفسر ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے جوہری ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے چودھری ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے مدرسے کے ناظم ہیں

کوئی یہ نہ سوچیں کہ ہم تو بہت بڑے مدرسے کے مہتمم ہیں تو ہم گیہوں کے ساتھ پیسے نہیں جائیں گے۔

گیہوں کے ساتھ گھن بھی پیسا جاتا ہے

گیہوں کے ساتھ جو بھی پیسا جاتا ہے

گیہوں کے ساتھ باجرہ بھی پیسا جاتا ہے

گیہوں کے ساتھ مکہ بھی پیسا جاتا ہے

اکثریت اگر مشرک ہوں اور اقلیت اگر صحیح راستے پر ہوں تو جب اللہ کا عذاب آئیگا تو وہ دونوں کو لپیٹ لیگا اس لئے نمازی حضرات پر ضروری ہے

ولی حضرات پر ضروری ہے

حاجی حضرات پر ضروری ہے

دیندار حضرات پر ضروری ہے

مولوی حضرات پر ضروری ہے

مفتی حضرات پر ضروری ہے

محدث حضرات پر ضروری ہے

مفسر حضرات پر ضروری ہے

ان حضرات پر بھی ضروری ہے

کہ جو کتاب وسنت کے داعی ہیں کہ وہ اٹھیں اور جن جن چیزوں پر غیر اللہ کی مہر لگی ہوئی ہیں اس کو دنیا سے نیست ونابود کردیں، لیکن آپ اپنی آخرت کو نہ بھولیں، حضرت انس بنوامیہ کے حالات کو دیکھ کر رو دیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا دین باقی نہ رہا جب کہ حضور ﷺ کو سوڈیڑھ سو سال گزرے ہیں۔

دوستو!

اللہ کی کتاب جو آسمان سے اتری تھی وہ الحمدللہ آج بلا کسی کمی وزیادتی کے ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے سنت رسول کتابوں میں محفوظ ہیں، مگر کتنی بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ دونوں ہی کتابیں مسلمانوں کی نظروں سے غائب اور اوجھل کردی گئی ہیں، یا پھر طاق اور الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

محترم بزرگو اور دوستو!

آج اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہب میں کوئی فرق ہے تو وہ صرف ان ناموں اور

طریقوں کا ہی ہے ورنہ تو حقیقت تقریباً دونوں کی ایک ہی ہے، ہندو اگر بتوں کے سامنے جھکتا ہے تو مسلمان قبروں کے سامنے جھکتا ہے۔

ہندو اگر رام لکشمن اور شنکر بھگوان کی پوجا کرتا ہے تو مسلمان جیلانی اور اجمیری کی پوجا کرتا ہے ہندو اگر شنکر اور کالی میاں کو دیوتا مانتا ہے تو مسلمان بہاؤ الدین گنج شکر، نظام الدین اولیاء کو اپنا داتا مانتا ہے۔

ہندو اگر لکشمی اور کالی ماں کی پوجا کرتا ہے تو مسلمان بی بی آسیہ کی پوجا کرتا ہے۔

ہندو اگر مصیبت میں رام، لکشمن، وشنو، برہمہ کو پکارتا ہے، اور مصیبت میں کہتا ہے ہائے رام، ہائے لکشمن، ہائے وشنو، تو مسلمان یا غوث، یا علی مشکل کشا، یا بابا کلیر، یا پیران پیر پکارتا ہے۔

ہندو اگر گائے کی پوجا کرتا ہے تو مسلمانوں نے مری ہوئی بھینس، کتے بلی، کی پوجا شروع کردی ہے، ان کے مزار بنابنا کر انہیں پوجنا شروع کردیا ہے۔

ہندو اگر مرے ہوئے گروؤں، پنڈتوں، پیروں فقیروں کو جلا کر ان کی راکھ لاکر انکی سمادھی یا قبر بناتا ہے، تو مسلمان اپنے بزرگوں کے قبر کی اینٹ یا مٹی لاکر اس کا چلہ بناتا ہے۔

دوستو!

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ قبروں کے سامنے جھکنا ضروری ہے، مردوں سے منتیں مانگنا بھی ضروری ہے، مردوں سے سفارش کرانا بھی ضروری ہے یہ غریب نواز ہیں، جو مرنے کے بعد بھی مٹھیاں بھر بھر کے دیتے ہیں چنانچہ اسلام کے دعویدار جھنڈ کے جھنڈ جوق در جوق مزاروں پر جاتے ہیں ماتھے رگڑتے ہیں، ناک گھسیٹتے ہیں، اور وہ سب کچھ کرتے ہیں جو ایک شریف النفس نیک طبیعت اور خوددار انسان کسی مخلوق کے سامنے نہیں کرسکتا، اور اگر کہا جائے کہ یہ کیا کر رہے ہو، اسلام نے اس سے منع کیا ہے، شریعت نے اس سے روکا ہے، اس کام کو شریعت نے شرک قرار دیا ہے، شریعت اسلام نے اس کی سزا جہنم بتلائی ہے تو جواب ملتا ہے کہ تم کیا جانو تم تو مردود ہو تم تو وہابی

ہو تم کیا جانو تم تو ۲۴ نمبر ہو تم تو ظاہر کو دیکھتے ہو، اور ہم تو بابا کو دیکھتے ہیں ہم تو حنفی ہیں تم تو وہابی ہو تمہیں کیا معلوم۔

مگر دوستو!

کس سے کہا جائے کیسے کہا جائے، آنکھیں ہوں تو دیکھیں، کان ہوں تو سنیں، دل ہو تو سمجھیں، اور کتنی پیاری بات رب نے فرمائی ہے

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ (۱)

ترجمہ:-

ان کے دل تو ہیں پر وہ سمجھتے نہیں، آنکھیں تو ہیں پر وہ دیکھتے نہیں کان تو ہیں پر وہ سنتے نہیں، وہ تو جانور ہیں، بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں، دوسری جگہ ارشاد ہے:

اموَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ

مردے ہیں وہ زندہ نہیں ہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

دوستو کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے

مت پوچھ ان قبر پرستوں کا حال
مزار کے لئے سر کٹانے کو ہے تیار
بابا کا نام سنتے ہی جھوم جاتے ہیں
اور بابا کا حکم سنتے ہی گھوم جاتے ہیں
کہتے ہیں کہ میری رگ رگ میں بسا ہے علی علی
اس لئے تو ہم نماز پڑھتے ہیں کبھی کبھی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدوں کی صحیح سلامتی عطا فرمائے، اور تباہی و بربادی شرک و بدعت اور تمام برائی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ.

(۱) (سورۃ اعراف آیت ۱۷۹)

ختم نبوت زندہ باد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى.... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۱)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ۔

یہ بات عیاں ہیں دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
ہم بزم جہاں مہکائیں گے یا خوں میں نہا کر دم لیں گے
یہ محفل کون و مکاں نہ ہوتی جو وہ امام رسل نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

معزز سامعین کرام!

آپ حضرات کا یہاں تشریف لانا اور ختم نبوت کی باتیں سننا یہ قابلِ فخر کی بات ہے اور خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان سے تعلق کی بات ہے اور یہ ایمان کامل ہونے کی بھی دلیل ہے۔

حقیقت کرونگا بیاں دوستوں چاہے کٹ جائے میری زباں دوستو
جس زمیں پر نبوت کی توہین ہو، گر نہ پڑے کہیں آسماں دوستو
جو خلاف شریعت ہمیں حکم دے بدل دینگے ہم وہ حکمراں دوستو
اپنی منزل کی دھن میں رہیگا رواں بخاریؒ کا یہ کارواں دوستو

(۱) (سورۃ الاحزاب ۲۲ رکوع ۲/۵ آیت ۴۰ صفحہ ۴۲۴)

حضرات!

آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے لیکن ان مخلوقات میں سب سے افضل وارفع حضرت انسان کو پیدا کیا اور پیدا کر کے یوں ہی نہیں چھوڑ دیا، بلکہ اس کی رشد وہدایت کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو اس دنیا میں بھیجا اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے شروع ہوا اور خاتم النبیین والمرسلین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج حضور پرنور محمد عربی ﷺ پر رکھا اور رہتی دنیا تک کے لوگوں کو بتادیا کہ اب نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، قرآن اعلان کرتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا[۱] قرآن اعلان کرتا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا[۲]

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[۳]

محترم بزرگو!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا، قرآن کریم کا یہی فیصلہ ہے۔

تورات کا بھی یہی فیصلہ ہے
زبور کا بھی یہی فیصلہ ہے
انجیل کا بھی یہی فیصلہ ہے
ابوبکرؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے
عمرؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے
عثمانؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے
علیؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے
طلحہ وزبیر کا بھی یہی فیصلہ ہے

(۱)(سورۃ آل عمران ۳ رکوع ۲ ر۲ آیت ۱۹ رص ۵۳) (۲)(سورۃ المائدہ ۶ رکوع ۲ رآیت ۱۹ رص ۱۰۸)

تمام کے تمام مسلمانوں کا بھی یہی فیصلہ ہے

تمام کے تمام مفسروں کا بھی یہی فیصلہ ہے

تمام کے تمام محدثوں کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین والمرسلین ہیں نبوت کی عالیشان عمارت آپ کے آنے سے کامل و مکمل ہوگئی اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو گیا اب

قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا

اگر اس کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو

وہ کذاب ہوگا

مردود ہوگا

ملعون ہوگا

شداد ہوگا

وقت کا فرعون ہوگا

چور ہوگا

وقت کا سب سے بڑا کمینہ اور ذلیل ہوگا

حرام خور ہوگا

سینماباز ہوگا

دھوکے باز ہوگا،

مکار ہوگا،

عیار ہوگا،

راون ہوگا،

ابلیس ہوگا،

جھوٹا نبی ہوگا،

حضرات!

آپ شاید سوچ رہے ہونگے کہ

جب قرآن کا یہی فیصلہ ہے

جب حدیث کا یہی فیصلہ ہے

جب توریت کا یہی فیصلہ ہے

جب زبور کا یہی فیصلہ ہے

جب انجیل کا یہی فیصلہ ہے

جب بائبل کا یہی فیصلہ ہے

جب تمام کی تمام دھارمک کتابوں کا بھی یہی فیصلہ ہے

جب تمام کے تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

جب تمام کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ملعون انسان ہوگا، کون مردود انسان ہوگا، کون ناپاک اور ذلیل انسان ہوگا، کون جہنم کا خواہشمند انسان ہوگا جو اپنے آپ نبی ہونیکا دعویٰ کریگا۔

میرے بھائیو!

ایسے بہت سارے کمبخت انسان تمہیں مل جائیں گے، بہت سارے کمینے تمہیں ملجائیں گے بہت سارے نمک حرام تمہیں مل جائیں گے، بہت سارے ذلیل تمہیں مل جائیں گے کہ جنھوں نے اپنے آپ نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، اسود بن کعب، طلیحہ بن خویلد، وغیرہ وغیرہ یہ سارے کے سارے لوگ نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں اور ہندوستان میں افرنگی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس ملعون نے ہندوستان کے مسلمانوں کو کفر وارتداد کے دہانے پر کھڑا کر دیا، اس کی ایک تاریخ ہے اگر ہم اس تاریخ کا پس منظر سمجھ لیں تو بات بالکل واضح ہوجائیگی۔

دوستو! مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا نبی تھا،

مرزا قادیانی جھوٹا اور مردود تھا،

مرزا قادیانی کذاب اور ملعون تھا،

مرزا قادیانی سب سے بڑا کمینہ اور ذلیل انسان تھا، آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی سے پہلے یہاں انگریزوں کی حکومت تھی، جو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔

انگریز مسلمانوں کو غلام بنا کر ان کے قلب وجگر سے اسلام کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

انگریز مسلمانوں کو ہندوستان سے مٹانا چاہتا تھا۔

انگریز مسلمانوں کو ہندوستان سے ختم کرنا چاہتا تھا۔

انگریز مسلمانوں کو ہندوستان سے ملیامیٹ کرنا چاہتا تھا۔

انگریز ہندوستان میں اپنا دبدبہ قائم کرنا چاہتا تھا۔

انگریز ہندوستان میں اپنا تسلط جمانا چاہتا تھا، لیکن

انگریز مجبور تھا مسلمانوں سے ٹکرانے کے لئے ان کمینوں کے پاس اتنی طاقت وقوت نہیں تھی، مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ان کے پاس اتنی ہمت وحوصلہ نہیں تھا، اس لئے انہوں نے سوچا کہ مسلمانوں سے ٹکرانے کے لئے، مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے، مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے، ہندوستان سے مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ہمیں ایک نبی کی ضرورت پڑے گی جو نبوت کا دعویٰ کریگا پھر لوگ اس کو نبی مانیں گے پھر وہ الہام اور وحی پیش کریگا اور لوگوں کو بتائیگا کہ اب جہاد ختم ہو چکا ہے۔

چنانچہ ان کمبختوں نے، ان حرامزادوں نے، ان کمینوں نے، ان گوری چمڑی والے [انگ]ریز بھیڑیوں نے سچے نبی کے مقابلے میں ایک جھوٹے نبی کو کھڑا کیا۔

ایک اندھے کو کھڑا کیا ایک بہرے کو کھڑا کیا ایک بدکردار کو کھڑا کیا۔ یہ باتیں میں اپنی [طر]ف سے نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ اٹھائیے انگریز ڈاکٹر گبنکی کتاب جو ہندوستان کی تاریخ پر [لکھ]ی گئی ہے، انگریز خود لکھتا ہے کہ ہم نے جھوٹے نبی کی تلاش میں ہندوستان کی گلی گلی گاؤں

گاؤں اور شہر شہر کا چکر لگایا، لیکن نبوت کے دعوے کے لئے کوئی مسلمان تیار نہیں ہوا اور کہنے لگے کہ نبوت تو دور کی بات ہے جب اس کے بارے میں سوچتا ہوں تو کپکپی سی آجاتی ہے اور خوف سے کلیجہ منھ کو آجاتا ہے کیونکہ نبوت کا مقام بڑا اونچا مقام ہوتا ہے اس کا انتخاب منجانب اللہ ہوتا ہے کسی انسان کی طاقت نہیں کہ وہ کسی کو نبی بنادے یا کوئی اپنے آپ نبی بن جائے۔

قرآن اعلان کرتا ہے اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ لیکن ایک انسان ملا بختوں کا مارا نصیبوں کا ہارا جس کی مہار شیطان نے تھام رکھی تھی۔ جس کو دنیا آج مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی سے جانتی ہے۔

آگے انگریز خود لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی اس کام کے لئے تیار ہو گیا اور ہمارے بڑے افسر کے سامنے حاضر ہوا تو اس کی بدصورتی اور بدشکلی کو دیکھ کر منھ پھیر لیا کیونکہ اس کی شکل بگڑی ہوئی تھی۔ گال چپکا اور پچکا ہوا تھا کانا تھا، آنکھیں دھنسی ہوئی تھی چال چلن بندر کی طرح تھی، گردن کتے کی دم کی طرح ٹیڑھی تھی، انگریز کہنے لگا کہ اس کی بدصورتی اور بدشکلی کو دیکھ کر لوگ نبی کیسے تسلیم کریں گے۔

نبی تو حسین وجمیل ہوتا ہے، نبی تو خوبصورت ہوتا ہے، نبی تو چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار اور روشن ہوتا ہے جسے دیکھ کر لوگ ایمان لاتے ہیں دشمن دوست بن جاتا ہے غیر اپنے ہو جاتے ہیں لیکن انگریز کیا کرتا بالآخر اسی معلون بدشکل بھینگے انسان کو اپنی جھوٹی نبوت کا تاج پہنادیا، اب مرزا قادیانی سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ بتا مرزا تو کیسا نبی ہے مرزا کہتا ہے کہ میں ظلی نبی ہوں۔ میں بروزی نبی ہوں، میں غیر تشریعی نبی ہوں میں کسبی نبی ہوں۔

اے مرزا ذرا تو یہ تو بتا کہ تمہیں نبوت کیسے ملی مرزا کہتا ہے فنافی اللہ کے ذریعہ سے فنافی الرسول کے ذریعہ سے یعنی اطاعتِ خداوندی اور اطاعت رسول میں اس درجہ کمال کو حاصل کیا، ریاضت وتقویٰ کے ذریعہ اس کمال کو پہنچا کہ میں نبی بن گیا۔

عزیز دوستو! دل پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کیجئے اور مرزا قادیانی کے منھ پر ذرا زور سے طمانچہ مارے کہ اگر اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول کے ذریعہ سے فنافی اللہ اور فنافی الرسول کے

ذریعہ سے اگر کسی کو نبوت مل سکتی تھی، تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ملتی حضرت عمر فاروقؓ کو ملتی
حضرت عثمانؓ کو ملتی حضرت علیؓ کو ملتی حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کو ملتی حضرت بلال حبشیؓ کو ملتی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ جنہوں نے پوری زندگی نبی کی اطاعت میں گزار دی تن من
دھن قربان کر دیا، لیکن نبی نہیں بنے اور نہ کبھی نبوت کا دعویٰ کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ جنہوں نے پوری زندگی سنت کے مطابق گزار دی جن کے ایمان
لانے سے اسلام کو بلندی ملی جن کے تقرب الی اللہ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ ﷺ فرمایا لیکن عمر فاروقؓ نبی نہیں بن سکے اور نہ پوری
زندگی میں کبھی نبوت کا دعویٰ کیا۔

حضرت عثمان غنیؓ نبی کے خلیفہ بنے لیکن نبوت نہیں ملی حضرت علی نبی کے خلیفہ بنے
لیکن نبوت نہیں ملی حضرت بلالؓ نبی کے غلام بنے لیکن نبوت نہیں ملی کیوں؟ اس لئے کہ
نبوت کا سلسلہ بند ہے نبوت کا دروازہ بند ہے اب ہمیں بتائے کوئی قادیانی کہ جب صحابہ
کرام فنافی اللہ اور فنافی الرسول کے درجۂ کمال حاصل کر لینے کے بعد بھی نبی نہیں بن سکے۔

تو یہ مرزا قادیانی جو جھوٹ بولتا تھا، جو چوری کرتا تھا، جو عشق کرتا تھا، جو مقدمہ
بازی کرتا تھا، جو شراب پیتا تھا جو گالیاں دیتا تھا، جو جوان لڑکیوں سے خدمت لیتا تھا کیا
یہی فنافی اللہ کا درجہ ہے، کیا یہی عبادت وتقویٰ کا درجہ ہے ہرگز ہرگز نہیں۔ اب کہنے
دیجئے، کہ

مرزا اپنی زبان میں جھوٹا کذاب ہے اس کی نبوت جھوٹی ہے یہ انگریزوں کا نبی ہے
اللہ کا نبی نہیں ہے مسلمانوں کا نبی نہیں ہے بلکہ دشمن اسلام کا نبی ہے شیطانوں کا نبی ہے:
مرزا قادیانی کی نبوت کی ایک جھلک تھی، اور ایک تاریخ تھی، اس مرتد اور زندیق سے
مسلمان کو بچنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے، اور مسیلمہ
مرزا قادیانی کے ارتداد وکفر سے مسلمانوں کو بچائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

ندائے شہید

وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ.... أَمَّا بَعْدُ!

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (۱)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (۲)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ!

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں، پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگا یا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

معزز علماء کرام اور حاضرین مجلس:

آج کی اس باوقار اور پرسکون مجلس میں معزز علماء کرام کی موجودگی اور حضرات اکابرین کی سرپرستی میں مجھ بے علم کا کچھ عرض کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کے سامنے جگنوں کا

---

(۱) (سورہ بقرہ پارہ ۲ رکوع ۱۹ آیت ۱۵۴)

(۲) (سورہ عنکبوت پارہ ۲۱ رکوع ۷ آیت ۶۹)

چمکنا؛ لیکن بڑوں کا حکم مانتے ہوئے اپنی اصلاح کی غرض سے ایسی جرأت وہمت کرر ہا ہوں
آپ حضرات دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی باتیں میری زبان سے کہلوادے۔
(آمین)

مسلمانو نہ گھبراؤ خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے
یہ ظالم کیا سمجھتے ہیں جو اپنے دل میں ہنستے ہیں
ابھی تو کربلا کا آخری میدان باقی ہے

حضرات!

آج میں جس موضوع کو لیکر آیا ہوں اور جو عرض کرنا ہے وہ ندائے شہید ہے۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات بڑی وضاحت سے ملیگی کہ جذبہ شہادت کی بنا پر دشمنان اسلام سے بڑے بڑے معرکے پیش آئے؛ مثلاً جنگ بدر جنگ احد جنگ تبوک غزوہ خندق غزوہ حنین اور بھی بہت سارے غزوات ہیں؛ یہ وہ غزوات ہیں کہ جن میں بڑے بڑے صحابہ شہید ہوئے انصار شہید ہوئے مہاجرین شہید ہوئے جوان شہید ہوئے بوڑھے شہید ہوئے بڑے شہید ہوئے عورتیں شہید ہوئیں بچے شہید ہوئے بچیاں شہید ہوئیں لڑکے شہید ہوئے لڑکیاں شہید ہوئیں الغرض بہت سے صحابہ شہید ہوئے بہت سی صحابیات شہید ہوئیں۔

اب مجھ کو کہنے دیجئے کہ اگر شہادت اور شہادت کا جذبہ نہ ہوتا تو کفر نہ مٹتا۔

اگر شہادت اور شہادت کا جذبہ نہ ہوتا تو ظلم وبربریت ختم نہ ہوتی۔

اگر شہادت اور شہادت کا جذبہ نہ ہوتا تو زندہ درگور کی جانیوالی معصوم بچیوں کا مسئلہ حل نہ ہوتا

اگر جہاد نہ ہوتا تو تین سو ساٹھ بتوں سے نجات نہ ملتی
اگر جہاد نہ ہوتا تو لات وعزیٰ کی پرستش سے چھٹکارا نہ ملتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو لا الٰہ الا اللہ کا ڈنکا دنیا میں نہ بجتا

اگر جہاد نہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا چرچہ نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسلام کا بول بالا نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو بیت اللہ بتوں سے پاک نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو طواف کا حق نہ ملتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو مسجد نبوی آباد نہ ہوتی
اگر جہاد نہ ہوتا تو زمزم کا کنواں میسر نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو صفا ومروہ کی سعادت گھڑی نہ ملتی
اگر جہاد نہ ہوتا تو میدان عرفان کی مبارک گھڑی نہ ملتی
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسلام پاکستان میں نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسلام افغانستان میں بھی نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسلام ہندوستان میں بھی نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسلام دنیا کے کسی اور ممالک میں نہ ہوتے
اگر جہاد نہ ہوتا تو ہندوستان کبھی آزاد نہ ہوتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو ہندوستان سے کبھی انگریز نہ بھاگتے
اگر جہاد نہ ہوتا تو شہیدوں کو شہادت کا درجہ نہ ملتا
اگر جہاد نہ ہوتا تو ٹیپو سلطانؒ کو شہادت نہ ملتی
اگر جہاد نہ ہوتا تو اسماعیل شہیدؒ اپنی گردن نہ کٹواتے
اگر جہاد نہ ہوتا تو ہندوستان کی جنگ آزادی میں اکیس لاکھ مسلمان شہید نہ ہوتے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا. کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کے ابتدائی دور کا مطالعہ کیجئے! صحابہ کرام کی زندگی کے حالات کو دیکھئے مجاہدین آزادی کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے؛ عرب کی تپتی ہوئی سنگلاخ وادی کا جائزہ لیجئے اور دیکھئے؛ کہ جب صحابہ کو گھروں سے بے گھر کیا جا رہا تھا۔

جب صحابہ کو وطن کے ہوتے ہوئے بھی وطن سے بے وطن کیا جا رہا تھا

جب صحابہ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور کیا جارہا تھا

جب صحابہ کو گھروں سے دھکے مار مار کر بھگایا جارہا تھا

جب صحابہ کو سولیوں پر چڑھایا جارہا تھا

جب صحابہ کرام کے باغات پر قبضہ کیا جارہا تھا

جب صحابہ کے بچوں کو ذبح کیا جارہا تھا

جب صحابہ کی عورتوں اور بیٹیوں کو قید کیا جارہا تھا

ان حالات سے صحاب کرام دو چار تھے کفار و مشرکین ان کی ظاہری کمزوری کو دیکھ کر جنگ کے لئے للکار رہے تھے تو صحابہ کرام اپنے اپنے دلوں میں جذبۂ جہاد کا بھڑکتا ہوا شعلہ جوالہ لیکر حضور پرنور محمد عربی ﷺ کے حکم پر بے خوف وخطر میدان جہاد میں کود پڑے۔

محترم دوستو!

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سنئے،

وہ تھے صحابہ نبی سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ قرآن سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ سنت سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ جہاد سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ تیر اور تلوار سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ نیزے اور کمانوں سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ نبی کی اک اک ادا سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ نبی کے اشاروں سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ بیت اللہ سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ مدارس سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ حفاظ کرام سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ مفسر قرآن سے محبت کرنے والے

وہ تھے صحابہ محدث عظام سے محبت کرنے والے

دیکھو وہ نبی سے محبت کا سچا دعویٰ کرتے تھے یا جھوٹا اور تم محبت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہو یا سچا، کان کھول کھول کر سن لیجئے صحابہ کرام کیسے تھے کہ میدان جہاد میں کود پڑے۔

نہ مال کی پروا کی

نہ جان کی پروا کی

نہ اولاد کی پروا کی

نہ بیوی بچوں کی پروا کی

نہ جائیداد کی پروا کی

نہ باغات کی پروا کی

نہ مکان کی پروا کی

نہ دوکان کی پروا کی

نہ دولت کی پروا کی

نہ شہر کی پروا کی

نہ تجارت کی پروا کی

صرف اور صرف ایک ہی آواز تھی

ایک ہی اعلان تھا

ایک ہی جذبہ تھا

ایک ہی تمنا تھی

ایک ہی آرزو تھی

ایک ہی تڑپ تھی

ایک ہی شوق تھا

وہ شوق کیا تھا وہ شوق تھا شوق جہاد اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کی تڑپ،

چنانچہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ وطن کے ہوتے ہوئے بھی وطن سے بے وطن ہو رہے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کو شہید کیا جارہا ہے۔

حضرت خبابؓ کو انگاروں پر لٹایا جارہا ہے۔

حضرت بلالؓ کے سینے پر پتھر رکھے جارہے ہیں۔

حضرت سمیہؓ کو چیرا جارہا ہے۔

حضرت زبیرؓ کی آنکھیں نکالی جارہی ہیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے باری آتی ہے حضور پرنور محمد عربی ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی وہ آپ کی خدمت میں آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے لاڈلے بھتیجے اب صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے اب قوت بازو جواب دے چکی ہے اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ میدان کارزار میں شریک ہوکر جام شہادت نوش کرلوں۔

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ چچا تھوڑی دیر رک جایئے سیدنا حمزہ عرض کرتے ہیں کہ اے میرے لاڈلے بھتیجے، اے میرے پیارے بھتیجے، اے میرے چہیتے بھتیجے، آپ ہر ایک کو اجازت دے رہے ہیں، آخر مجھ کو اجازت کیوں نہیں دیتے، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ تو میرے ابو کی جگہ پر ہیں، حتیٰ کہ آپ نے ہی ایک موقع پر کہا تھا کہ اے محمد ﷺ جب آپ کو آپ کے ابو یاد آئیں تو آپ مجھ کو دیکھ لیا کریں۔

اس لئے کہ میرا اور آپ کے ابو کا چہرہ اللہ نے ایک جیسا بنایا ہے، آپ نے ہی تو کہا تھا کہ اے محمد ﷺ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اے محمد ﷺ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جہاں آپ کا پسینہ بہیگا وہاں حمزہ اپنا خون بہادیگا۔

حضور پرنور محمد عربی ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا حافظ، سیدنا حمزہؓ عرض کرتے ہیں۔

فی امان اللہ یا محمد ﷺ!

الغرض سیدنا حمزہ کے جذبے کو دیکھ کر
تڑپ کو دیکھ کر،

آرزو کو دیکھ کر،
خواہش کو دیکھ کر،
تمنا کو دیکھ کر،
دلیری کو دیکھ کر،
بہادری کو دیکھ کر،
اچھائی کو دیکھ کر،
سچائی کو دیکھ کر،
امانت کو دیکھ کر،
دیانت کو دیکھ کر،
ہمت کو دیکھ کر،
حوصلہ کو دیکھ کر،
شوق کو دیکھ کر،

حضور ﷺ اجازت دے دیتے ہیں،

حضرت حمزہؓ میدان کارزار کی طرف چل پڑتے ہیں، کفار کے مقابلے کے لئے میدان جہاد میں کود پڑتے ہیں چنانچہ ایک وقت وہ آتا ہے کہ سیدنا حضرت حمزہؓ شہید ہوجاتے ہیں۔

دوستو! حضرت حمزہؓ کی شہادت کا منظر یاد کر کے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے، دماغ فیل ہو جاتا ہے، قلم رک جاتا ہے، سرکار دوعالم ﷺ اپنے چچا کے جسم کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ اے میرے پروردگار میرے چچا کی لاش کا کیا حال کردیا گیا،

مسلمانو!

حضرت حمزہؓ کے پاؤں کے کاٹ دیئے گئے
انگلیاں کاٹ دی گئیں
انتڑیاں نکالدی گئیں

آنکھیں نکالدی گئیں

زبان کھینچ لی گئی

ناک اور کان کاٹ دئے گئے

جگر کو چبادیا گیا

الغرض پورے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے گئے

پہچاننے کے قابل نہیں رہنے دیا گیا

کوئی شناخت باقی نہیں رہنے دی گئی

اسی دوران حضرت حمزہؓ کی بہن پہونچتی ہے

جنہیں دیکھ کر رسول اللہ بھی بے چین ہوگئے، اور سوچنے لگے کہ یہ حضرت حمزہؓ کی حالت دیکھ کر چیخ ماریں گی۔ آنسو بہائینگی، سینہ چاک کریں گی افسوس کریں گی، ماتم کریں گی، حضرت حمزہؓ کی یاد میں نہ جانے کیا کیا کریں گی، مگر قربان جائیے مرد مجاہد کی اس غیرت مند بہن پر کہ دیکھ کر نہ روئی، نہ چیخ ماری، نہ گھبرائی، نہ چلائی، بلکہ صبر و استقامت، ہمت و حوصلے کے ساتھ یہ کہنے لگی کہ جاؤ میرے بھائی جنت کی حوریں تیرے انتظار میں ہیں، ادھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت حمزہؓ کی شان میں فرمارہے ہیں کہ سید الشہداء والحمزہ۔

دوستو!

ایک مرتبہ اعلان جہاد ہوا، صحابہ کرام جنگ کی تیاریاں کررہے تھے ایک جگہ سے رونے کی آواز آئی، جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بوڑھی اماں رورہی ہیں، پوچھا گیا کہ کیا ہوا، کیا کوئی تکلیف پہونچ گئی، کیا کوئی پریشانی لاحق ہوگئی، اس خاتون نے کہا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں، مجھے کوئی پریشانی نہیں، لیکن اعلان جہاد ہوچکا ہے، میرے کوئی اولاد نہیں کہ جسے میں جہاد میں بھیجوں، خود بھی اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ جہاد میں نکل سکوں اور کہنے لگی کہ بس تو محروم رہ گئی، کل قیامت کے دن کہا جائیگا کہ

وہ دیکھو شہید کی ماں آرہی ہے

وہ دیکھو شہید کے ابو آرہے ہیں

وہ دیکھو شہید کے بھائی آرہے ہیں

وہ دیکھو شہید کی بہنیں آرہی ہیں

کسی سے کہا جائیگا

کہ وہ دیکھو حافظ قرآن کی ماں آرہی ہیں

وہ دیکھو حافظ قرآن کے ابو آرہے ہیں

اس کے سر پر تاج پہناؤ

کسی سے کہا جائے گا کہ وہ دیکھو مفتی صاحب کی ماں آرہی ہیں

وہ دیکھو مولانا صاحب کی ماں آرہی ہیں

میرے بھائیوں بزرگو اور دوستو!

کسی سے یہ نہیں کہا جائے گا

کہ وہ دیکھو فلاں ماسٹر کی ماں آرہی ہیں

کسی سے یہ نہیں کہا جائے گا

کہ وہ دیکھو فلاں ڈاکٹر کی ماں آرہی ہیں

کسی سے یہ نہیں کہا جائے گا

کہ وہ دیکھو فلاں انجینئر کی ماں آرہی ہیں

کسی سے یہ نہیں کہا جائے گا

کہ وہ دیکھو فلاں سائنٹسٹ کی ماں آرہی ہیں

کسی سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ دیکھو فلاں زمین دار کی ماں آرہی ہیں

فلاں مالدار کی ماں آرہی ہیں

فلاں کروڑ پتی کی ماں آرہی ہیں

فلاں ارب پتی کی ماں آرہی ہیں

فلاں گاؤں کے کھیا اور فلاں گاؤں کے پردھان کی ماں آرہی ہیں

فلاں ملک کے صدر اور پردھان منتری کی ماں آرہی ہیں

فلاں ملک کے سی ایم اور پی ایم کی ماں آرہی ہیں
فلاں ملک کے پولس اور فورس کی ماں آرہی ہیں

میرے بھائیو!

تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں بھی کل قیامت کے دن وہاں کھڑی رہونگی مجھے کس نام سے پکارا جائیگا اس لئے میں رو رہی ہوں، کل قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کوئی مقام نہ ملا تو اس زندگی سے کیا فائدہ، پھر اچانک ایک تدبیر ذہن میں آئی، اپنے تھوڑے سے بال سر سے کاٹ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ اے نبی ﷺ اس کو قبول فرمالیجیے، اس کو کسی گھوڑے کی رسی میں شامل کر لیجیے تاکہ میرا بھی حصہ جہاد میں شامل ہوجائے تاکہ میں بھی یہ کہہ سکوں کہ یا اللہ جب تیرے دین کی قربانی کا وقت آیا تھا تو میں نے بھی تھوڑی سی قربانی دی تھی میں نے بھی انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوایا تھا، یا اللہ میں نے بھی بال دئے تھے میں جہاد میں کسی سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی اس زمانے کی خواتین بھی میدان جہاد میں اس طرح جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شوق شہادت نصیب فرمائے، اور تحفظ دین کی خاطر ہمیں بھی قبول فرمائے اور شہادت کی موت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

اس شعر کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں

ہوگئی ہو اگر دوران بیاں کوئی خطا ہم سے
تو آپ حضرات مجھے ضرور معاف کر دیجئے

دوستو!

جب ہاتھ اٹھانا دعاء کے لئے، تو ہمیں نہ بھلانا خدا کے لئے
کیا پتا ہمارے نصیب کی خوشیاں، منتظر ہوں آپ کی دعاء کے لئے

وما علینا الا البلغ

□□□

ندائے جہاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی .... أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا، وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ وَقَالَ فِیْ مَوْضَعٍ اٰخَرَ. یَااَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ، وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ،

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ. وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ!

یہ بات عیاں ہیں دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
ہم بزم جہاں میں مہکیں گے یا خوں میں نہاکر دم لیں

سوچا ہے ظالم اب کچھ بھی ہو ہر حالمیں اپنا حق لیں گے
عزت سے جئے تو جی لیں گے یا جام شہادت پی لیں گے

مقتل کی طرف اب جاتے ہیں اے موت تیرے لب چوم کے ہم
لو جام شہادت پیتے ہیں ساقی کے ادا پہ جھوم کے ہم

ہم بزم ہند کے پروانے بم دھماکوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہٹ ہماری راہوں سے ہم موت کی عزت کرتے ہیں

ہمیں تاریخ بتاتی ہے ہر دور ستم میں
ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے

برادران اسلام!

آج کے اس مبارک اجلاس میں میرا موضوع سخن ندائے جہاد ہے، دعاء کیجئے کہ حق

تعالیٰ شانہ ہمیں صحیح اور سچی باتیں کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوستو!

اس دنیائے فانی میں روز اول ہی سے حق و باطل کی تصادم رہی ہے، اور یہ دنیا روز اول ہی سے حق و باطل کا رزم گاہ اور خیر و شر رہا ہے اور جس زمانے میں بھی اہل باطل نے اہل حق کو چیلنج کیا ہے تو اہل حق نے اہل باطل کی کھوپڑیوں کے بھیجے اڑا دئے ہیں۔

الغرض جب بھی کبھی کسی فرعون وقت نے انا ربکم الاعلی کی صدائیں بلند کی، تو اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال بھی آیا اور جب بھی کبھی کسی نمرود زمانہ نے الوہیت کا دعویٰ کیا تو اسی وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ بت شکن بن کر نمودار ہوئے اور جب ہندوستان کی مقدس دھرتی پر ناپاک انگریزوں کا سایہ پڑا تو اس کی دفاع اور اس کی کمر توڑنے کے لئے ٹیپو سلطانؒ میدان کارزار میں ببر شیر کی طرح کود پڑے اور جب مغرور و متکبر، ظالم مودی کا دور آیا تو اس کی کمر توڑنے کے لیے اسد الدین اویسی حضرت مولانا ارشد مدنی اور دیگر علماء کرام میدان کارزار میں کود پڑے اور اس کا غرور و گھمنڈ خاک میں ملا کر دم لیا۔

حضرات گرامی!

آقائے نامدار مدینے کے تاجدار حضور پرنور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر اب تک بے شمار باطل پرستوں نے اہل حق اور اہل اسلام کو للکار سنایا ہے اور ہر زمانے میں اہل حق اور اہل اسلام نے آگے بڑھ چڑھ کر اہل باطل کے للکار اور چیلنج کو قبول کیا ہے اور اہل باطل کو دندان شکن جواب دیکر باطل پرستوں کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور اہل حق ہمیشہ غالب ہی رہے اور کبھی بھی مغلوبیت کا سامنا نہیں کیا اور کیونکہ مغلوبیت کا سامنا کرتے جب کہ انہوں نے جہاد کو اپنایا تھا۔

دوستو!

جہاد اتنا بڑا اور اونچا عمل ہے کہ جس کا حکم رب العالمین نے قرآن کریم کے اندر دیا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کہ اے نبی ﷺ آپ مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے، اسی وجہ سے ہمارے پیارے ہمارے اچھے نبی، ہمارے سچے نبی، ہمارے آخری نبی، اماموں کے امام، سید الانبیاء تاجدار مدینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ

ترجمہ:

کہ جو شخص دنیا سے اس حال میں چل بسا کہ جس نے نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی جہاد کی نیت کی تو وہ منافق ہو کر مریگا۔

مسلمانو!

ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہماری ہی حکومت تھی
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہمارا ہی چرچہ تھا
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہمارا ہی دبدبہ تھا
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہمارا ہی رعب تھا
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہمارا ہی پرچم لہراتا تھا
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہمارا ہی جھنڈا لہراتا تھا
ایک وقت وہ تھا کہ ساری دنیا کے اندر ہم ہی ہم تھے

مگر افسوس صد افسوس! کہ آج مسلمان ذلت و پستی کے اسی غار میں جا گرے ہیں جس میں کل یہودی اور عیسائی اپنا ذلیل چہرہ چھپایا کرتے تھے، آج مسلمانوں کے اوپر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے، جگہ جگہ پر مسلمانوں کے پاکیزہ خون سے ہولیاں کھیلی جا رہی ہیں۔ فلسطین میں بے قصور معصوم مسلمانوں کو وہ المناک اور دردناک سزائیں دی گئی، جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی، ان درندہ صفت اسرائلی کتوں نے مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اور بچیوں کو یتیم بنا کر رکھ دیا اور بیک وقت لاکھوں مسلمانوں کے پاکیزہ خون سے ہولی کھیلی گئی بلکہ ان کمبخت اسرائیلیوں نے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو ماں

باپ کے سامنے بم بارود کے شعلوں سے جھلسا دیا، اور بعض کے ماں، باپ کو توپوں اور ٹینکوں سے کچل کچل کر ٹوٹے ہوئے مکانات کے کھنڈراتوں میں ملبہ کی طرح لاشوں کو بچھا دیا اور چھوٹے چھوٹے زندہ معصوم بچوں کو ماں کی لاشوں پر کوڑیوں کی طرح اٹھا اٹھا کر پھینک دیا گیا جسے بچے ماں کو زندہ سمجھ کر ماں کی لاشوں سے چمٹ چمٹ کر گھنٹوں گھنٹوں ماں ماں کی صدائیں لگا لگا کر دم توڑ دیا، مگر ان درندہ صفت انسانوں کو ذرہ برابر بھی بچے پر رحم نہیں آیا۔

حضرات!

آج ہم اور آپ اندلس کو نہیں جانتے، حالانکہ وہ اندلس ایک وقت میں مسلمانوں کی سب سے بڑی طاقت اور حکومت تھی پوری دنیا کے اندر شان وشوکت کی شہرت تھی اور وہاں تقریباً ساڑھے سات سو سال مسلمانوں کی حکومت رہی ہے اور آج وہاں کی حالت یہ ہے کہ ایک بھی مسلمان نظر نہیں آتا، مسلمانوں کے اوپر تباہی اور بربادی اس طرح آئی کہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو گھروں سے بے گھر کیا گیا بلکہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا عزت وآبرو کو پامال کیا گیا ہزاروں مسلمانوں کو اپنا دھرم، اپنا مذہب، چھوڑنے پر مجبور کیا گیا، زندہ مسلمانوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔

زندہ مسلمانوں کو زمین کے اندر دفن کر دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو سولی پر لٹکا دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو گولیوں سے بھون دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو ٹینکوں سے کچل دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو بموں سے اڑا دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو گنے اور گیہوں کی طرح چکیوں میں پیس دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو سوروں کی کھالوں میں بند کر کے تندوروں میں ڈال دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو کشتیوں میں پیک کر کے، کشتیوں کو سمندروں میں ڈبو دیا گیا

زندہ مسلمانوں کو بوریوں میں بھر بھر کے دریاؤں میں پھینک دیا گیا اور گولیوں کا

نشانہ بنایا گیا

زندہ مسلمانوں کو سوروں کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا

زندہ مسلمان ماں اور بہنوں کی پستانوں کو کاٹ کاٹ کر درندوں کے سامنے پھینک دیا گیا

زندہ مسلمان ماں اور بہنوں کی عزتیں لوٹی گئی

زندہ مسلمان بچوں کو بکرے کی طرح ذبح کر دیا گیا

زندہ مسلمان جوانوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا گیا

زندہ مسلمان بوڑھوں کو بے دردی کے ساتھ تڑپا تڑپا کر شہید کر دیا گیا

یہی وجہ ہے کہ آج وہاں کوئی کلمہ پڑھنے والا نظر نہیں آتا۔

ملک برما میں روہنگیائی مسلمانوں کو گھروں سے بے گھر کر دیا گیا، مسلمانوں کو اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور لیا گیا، مسلمان بچوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر دیا گیا، مسلمان جوانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا، مسلمان بوڑھوں اور بزرگوں کو دہکتے ہوئے انگاروں میں ڈال دیا گیا، مدارس کو بموں سے اڑا دیا گیا، مساجد کو مسمار کر دیا گیا، لاکھوں مسلمانوں کو وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا، لاکھوں مسلمانوں کو وطن سے بھگا دیا گیا اور اسی پر بس نہیں بلکہ اسی ملک برما کے اندر مسلمانوں کا قتل عام ہوا، عزت وآبرو کو پامال کیا گیا، لاکھوں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا بے شمار عورتوں کو شہید کر دیا گیا علماء کرام کو جیلوں میں ڈال دیا گیا اور ان کو کڑی سے کڑی سزائیں دی گئی جب کہ ملک برما کے اندر مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

دوستو! ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ حضرات کو کس کس ملک کی داستان رنج و الم سناؤں، کس کس ملک کی ظلم وستم کو بیان کروں، کونسا ایسا ملک ہے کہ جس ملک کے اندر مسلمانوں پر ظلم وستم نہ ہو رہا ہو، کونسا ایسا ملک ہے کہ جس ملک کے اندر امن وسکون قائم ہو، جب میں نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں تو ہمیں کوئی بھی ایسا ملک نظر نہیں آتا کہ جس ملک کے اندر انسانیت برقرار ہو، اور مسلمانوں کا عزت وآبرو محفوظ ہو، اس لیے کہ جب میں نے فلسطین کی طرف دیکھا تو وہاں مسلمان گاجر مولی کی طرح کٹتا ہوا نظر آیا برما کی طرف دیکھا تو وہاں

بھی مسلمان ظلم کا شکار نظر آیا گویا کہ میں نے جدھر بھی نظر اٹھا کر دیکھا تو مسلمان ہی ظلم و ستم کی چکی میں پستا ہوا نظر آیا۔

مسلمانو!

اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے
فلسطین کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو کاٹا جا رہا ہے
برما کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو در بدر کیا جا رہا ہے
چین کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو ڈرایا جا رہا ہے
امریکہ کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو برباد کیا جا رہا ہے
جاپان کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو ستایا جا رہا ہے
پاکستان کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کے اوپر دباؤ ڈالا جا رہا ہے
افغانستان کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں
روس کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو نمٹانے کی بات کی جا رہی ہے
افریقہ کی طرف دیکھئے تو مسلمانوں کو اڑانے کی بات کی جا رہی ہے

گویا کہ جس طرف بھی دیکھئے مسلمانوں کو ختم کرنے کی پلاننگ کی جا رہی ہے خود اپنے ملک ہندوستان کی طرف دیکھئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کونسا ایسا ڈراما ہے جو نہیں رچا جا رہا ہے۔

ٹھیک گجرات، احمد آباد، ممبئی، مظفر نگر، میرٹھ، شاملی، ہریانہ، ملیانہ، چلکانہ، پنجاب آسام، دسپور، چھتیس، گڑھ، بھاگلپور، مراد آباد اور بریلی کی لڑائی کہیں اس سے زیادہ دلوں کو دہلا دینے والی اور آنکھوں کو رلا دینے والی ہے بے قصور مسلمانوں کو وہ المناک اور دردناک سزائیں دی گئی جسے یاد کر کے پتھر دل انسانوں کے آنکھوں میں بھی آنسو نکل آئے ہیں۔

دوستو!

ہمیں گجرات کی بربادی، بابری مسجد کی مسماری، بھاگلپور کی قتل و غارت گری، اور یاکی تباہی، سیمانچل کی بربادی ہمیں یہ صدائیں دے رہی ہیں کہ کیا اب کوئی صلاح الدین ایوبی جیسا بہادر پیدا نہیں ہوگا کیا اب کوئی خالد بن ولید کا مسند اختیار کرنے والا نہیں آئیگا، کیا اب

کوئی ٹیپو سلطان جیسا ببر شیر ہندوستان کی چھاتی پر حکمرانی کرنے کے لئے نہیں آئیگا سرزمین ہند معصوم بچوں پر ترس کھا کر یہ کہہ رہی ہے کے کہ کیا کوئی ان معصوم بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والا نہیں ہے کیا ان بے سہارا یتیموں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

ہندوستانی مسلمانو!

آج لال قلعہ کی لال لال دیواریں ہمیں مایوس نگاہوں سے دیکھ رہی ہیں۔ بابری مسجد کے ٹوٹے ہوئے کھنڈرات درد بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ تاج محل کی رعنائیاں امید کی کرنوں سے محبت بھری آواز سے پکار رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ

کیا اب کوئی اپنے اندر ابوبکر کی صداقت کو لیکر نہیں آئیگا،
کیا اب کوئی اپنے اندر عمر کا جلال لیکر نہیں آئیگا
کیا اب کوئی اپنے اندر عثمان غنی کی حیا اور سخاوت کو لیکر نہیں آئیگا
کیا اب کوئی اپنے اندر علی کی شجاعت و بہادری کو لیکر نہیں آئیگا
کیا اب کوئی صلاح الدین ایوبی جیسا فوجی کمانڈر نہیں آئیگا
کیا اب کوئی خالد بن ولید جیسا سپہ سالار جنگی فائٹر نہیں آئیگا
کیا اب کوئی محمد بن قاسم جیسا فاتح دنیا کی چھاتی کو چیر کر ہندوستان میں نہیں آئیگا
کیا اب کوئی معاذ اور معوذ جیسا بچہ وقت کے ابوجہل کو مارنے کے لئے نہیں آئیگا

اے ہندوستانی مسلمان بچو اور جوانو!

اب بھی بیدار ہو جاؤ، اور جہاد کو گلے سے لگا لو اور مذہب اسلام کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو

قرآن کریم کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو
حدیث رسول کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو
مدارس کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو
مکاتب کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو
مساجد کے دشمنوں کو دنیا سے مٹا دو

ائمہ کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

مؤذنین کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

علماء کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

حفاظ کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

صحابہ کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

انبیاء کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

بیت اللہ کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

مسجد نبوی کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

مسجد اقصیٰ کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

بابری مسجد کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

دین کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

شریعت کے دشمنوں کو دنیا سے مٹادو

مگر آج مسلمانوں نے بے بسی اور بے کسی کا شکار بن کر اپنے نبی کے مشن کو بھلادیا،

صحابہ کرام کے طریقے پر عمل کرنا چھوڑ دیا

بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیا

اپنے اکابر و اسلاف کی میراث کو کھو دیا، اور اپنے دلوں سے جذبۂ جہاد کو ختم کر دیا، اس لئے آج مسلمان ہر ملک میں، ہر صوبے میں، ہر ضلع میں، ہر گاؤں میں، ہر دیہات میں، ہر شہر میں، ہر گلی میں، ہر کوچے میں، ہر مکان میں، ہر دکان میں، ہر بازار میں ظلم کا شکار بن رہا ہے۔

دوستو!

اس لئے آج میں مسلمانوں سے کہہ دینا چاہونگا کہ اے نبی کے لاڈلے امتی، اے نبی کے پیارے امتی، اے نبی کے چہیتے امتی، اے بلال کے وارث اے حضرت عمر کے سپوت جہاد کو گلے سے لگالو۔

مسلمانو! کیا اب تمہارے اندر سے جوش ایمانی اور حرارت اسلامی ختم ہوگئی ہے

مسلمانو! کیا تم بزدل ہی بنے رہو گے

مسلمانو! کیا آج مظلوم مسلمانوں کی آہیں تمہیں رلا نہیں رہا ہے

مسلمانو! کیا مسلمان بچوں کے بہتے ہوئے خون تمہاری روحوں کو تڑپا نہیں رہا ہے

مسلمانو! کیا مسلمان بہنوں کی لٹتی ہوئی عزتیں تمہاری روحوں کو گرما نہیں رہا ہے۔

مسلمانو! آج تم نے اپنے جوشِ ایمانی کو کہاں دفن کر دیا ہے

مسلمانو! آج تم نے اسلامی حرارت کو کس پانی کے اندر ڈبو دیا ہے

مسلمانو! آج تم نے اسلامی شان و شوکت کو کہاں نیلام کر دیا ہے

مسلمانو! شاید کہ تم اس احساس کمتری کا شکار ہو کہ ہمارے پاس ہتھیار نہیں ہے، ہمارے پاس طاقت نہیں ہے، ہمارے پاس قوت نہیں ہے، ہمارے پاس مال و دولت نہیں ہے، ہمارے پاس بندوقیں نہیں ہے ہمارے پاس گولیاں نہیں ہے، ہمارے پاس پولس مین نہیں ہے، ہمارے پاس آرمیز نہیں ہے، ہمارے پاس کمانڈوز نہیں ہے، ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہے، ہمارے پاس میزائل نہیں ہے، ہمارے پاس لڑاقو طیارے نہیں ہے، ہمارے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہے، ہم کیسے ان ظالم و جابر قوم کا مقابلہ کریں گے، ہم کیسے ان ظالم و جابر قوم سے لڑیں گے، تو میں کہتا ہوں کہ چھوڑ و بزدلی اور بڑھاؤ قدم اور پیدا کرو اپنے اندر عزم و استقلال اور جلاؤ اپنے سینوں میں بھڑکتا ہوا شعلہ، لپکتا ہوا شعلہ، اور صاف صاف کہہ دو تاریخ کے ان اندھے اور گنجے حکمرانوں سے کہ تم اپنا ظلم و ستم روک لو، قتل و غارت گری تھام لو، ہم ابھرنا نہیں چاہتے، ہم لڑنا نہیں چاہتے، ہم فساد مچانا نہیں چاہتے، ہم خون بہانا نہیں چاہتے، ہم مذہب اسلام کے ماننے والے ہیں، ہمیں امن پسند ہے، ہم امن و سلامتی چاہتے ہیں لہٰذا اگر تم ہمیں بھڑکاؤ گے، اگر تم ہمیں تڑپاؤ گے اگر تم ہمیں پریشان کرو گے اگر تم ہمیں مجبور کرو گے، اگر تم ہمیں چھیڑو گے تو چھوڑیں گے نہیں ہم، جس طرح ہماری آگ کی لپٹ نے سینکڑوں متکبر اور سرکش کو جلا کر راکھ کر دیا ہے تمہیں بھی جلا کر بھسم کر دیگی۔ انشاء اللہ

اے فرقہ پرستو سن لو تم، ہم ایمان کا نغمہ گائیں گے

گر انگلی کا اشارہ کر بھی دیا تو
تمہارے خون سے تمہیں نہلائیں گے

اے گلشن محمدی کے پاسبانو!

کیا آج اگر کوئی ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں پر ظلم کریگا اور اللہ کی مسجدوں کو مندروں میں تبدیل کرنے کی بیجا کوشش کریگا مسلمانوں اور شعار اسلام کی عزت پر حملہ کریگا، مدارس پر حملہ کریگا مساجد پر حملہ کریگا، مکاتب پر حملہ کریگا، ائمہ پر حملہ کریگا، مؤذنین پر حملہ کریگا، علماء پر حملہ کریگا، حفاظ کرام پر حملہ کریگا، مفتیان کرام پر حملہ کریگا، بزرگان دین پر حملہ کریگا، مسلمان بچوں پر حملہ کریگا، مسلمان جوانوں پر حملہ کریگا، مسلمان ماؤں پر حملہ کریگا، مسلمان بہنوں پر حملہ کریگا، طلاق پر حملہ کریگا، اذان پر حملہ کریگا، قربانی پر حملہ کریگا، اسلامی شریعت پر حملہ کریگا، اسلامی قوانین پر حملہ کریگا، تو کیا ہم مسلمان بزدل ہی بن کر گھروں میں بیٹھے رہیں گے، نہیں نہیں، بالکل نہیں، کبھی نہیں، ہرگز نہیں، مسلمان بزدل بنکر بیٹھنے والا نہیں ہے بلکہ مسلمان تو اپنے دین و مذہب اور شعار اسلام کی تحفظ و بقاء کی خاطر اپنے جگر کے خون کا ایک ایک قطرہ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش کرنے کو تیار ہے۔

اے ظالموں دہشت گرد امریکہ سن لے، اے ہندوستان کے دہشت گردوں کے گرو گھنٹال لیڈر کمبخت گنجے مودی اور یوگی تو بھی سن لے، اے افریقی جنگلی ناگن تو بھی سن لے، او ما بھارتی تو بھی سن لے، مایاوتی تو بھی سن لے، نتیش کمار تو بھی سن لے، اے چائنہ کے درندے تو بھی سن لے، اے برما کے کتے اور کتیئے تو بھی سن لے، اگر تم مسلمانوں کے اوپر ظلم کروگے اور اسلام کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، قرآن کریم کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، حدیث رسول کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، مدارس کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، مساجد کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، مکاتب کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، ائمہ کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، مؤذنین کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، علماء کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، حفاظ کرام کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، بزرگان دین کے خلاف آواز اٹھاؤ

گے، صحابہ کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، انبیاء کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، طلاق کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، اذان کے خلاف آواز اٹھاؤ گے، تو ہم تمہاری آواز کو تمہارے ہی توپوں کی آواز سے دبا دیں گے، میزائل اور ٹینکوں سے تمہارے سر کچل دیں گے، بم بارود کے دھماکوں سے تمہاری منحوس لاشوں کو اڑا دیں گے ہمارے اندر ایمانی حرارت اب بھی موجود ہیں ہمارے اندر اسلامی شان اب بھی باقی ہیں کہہ دوان فتنہ انگریزی جیپیوں سے اور فرقہ پرست گنجے ظالم حکمرانوں سے کہ اب بھی باز آجاؤ ظالمو! ورنہ تمہیں امریکی فوج کی طرح کتے کی موت مرنا ہوگا اور ہندوستان چھوڑ کر گیدڑ کی طرح بھاگنا ہوگا۔

دوستو!

آج بھی ہمارے لئے خدا کی طرف سے وہی اعلان ہے کہ تم جہاد کو اپنالو، ہم زمین کی پوری کی پوری خلافت تمہیں دے دیں گے اور جتنے بھی کفار و فجار ظالم و جابر گنجے حکمراں ہیں وہ سارے کے سارے تمہارے تابع اور فرماں بردار بن جائیں گے، تمہارے نوکر چاکر بن جائیں گے۔

مسلمانو!

کبھی غور کیا تم نے کہ آج دنیا نے ہمیں کتوں کی طرح ذلیل اور بدتر کیسے سمجھا ہے۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کا پہاڑ توڑنے کی جرأت ان میں کیسے ہو رہی ہے آج بھولے بھالے معصوم مسلمانوں کو آتنگ وادا اور دہشت گرد کہنے کی اسے ہمت و جرأت کیسے رہی ہے، آج ہماری آنکھوں کے سامنے بابری مسجد کو مسمار کرنے کی انہیں طاقت کیسے ہو رہی ہے۔

مسلمانو!

یہ دن ہمیں محض اس لئے دیکھنا پڑ رہا ہے کہ آج ہم نے اپنے باپ دادا کی میراث عیش و عشرت میں مستغرق ہو کر برباد کر دیا ہے اور اللہ کی پیاری پکار جہاد کو بھلا دیا ہے کے طریقہ پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے آج مسلمانوں کو یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے۔

دوستو!

اب بھی سنبھل جاؤ اور جہاد کو گلے سے لگا لو اور جہاں جہاں بھی جہاں میں مسلمانوں کے اوپر ظلم وستم ہو رہا ہے وہاں وہاں مظلوم کی فریاد رسی اور ظالموں کو ظلم کا بدلہ دو۔ اگر ہمیں جان دینی پڑے تو دیں گے اگر ہمیں مال دینی پڑے تو دیں گے، یاد رکھو مسلمانو! اگر آج ہم نے یہ سوچ کر اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ نہیں دیا کہ جس پر ظلم ہو رہا ہے ہونے دو، ہم تو عیش و آرام سے ہیں، تو کان کھول کھولکر سن لو تم بھی ایک دن فلسطین کے معصوم مسلمانوں کی طرح ظلم وستم کی چکی میں پس دئے جاؤ گے، افغانستان کے مسلمانوں کی طرح تم بھی کتے کی طرح گھسیٹ گھسیٹ کر ختم کر دئے جاؤ گے اور گجرات کے مسلمانوں کی طرح تم بھی گھروں سے بے گھر کر دئے جاؤ گے احمد آباد اور ممبئی کے مسلمانوں کی طرح تمہیں بھی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جھلسنا ہوگا، اس لئے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے غفلت کی چادر چاک کر لیں اور ہر مسلمانوں کا درد اپنے دل میں لے لیں، اور سوچ لیں کہ تمام مسلمانوں کی جان ہماری جان ہے تمام مسلمانوں کا مال ہمارا مال ہے، تمام مسلمانوں کی ماں اور بہنیں ہماری ماں اور بہنیں ہیں تمام مسلمانوں کے جسم کا خون ہمارے جسم کا خون ہے اس لئے انشاء اللہ ہم ہر موڑ پر اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیں گے۔

اسلام کے سپاہیو!

اسلام نے ہمیں بہت بڑا مقام عطا کیا ہے مگر افسوس صد افسوس! کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی اور اپنے اصل مقام سے ہٹ گئے، مسلمانو! سمجھو، اور ہوشیار ہو جاؤ ورنہ لاپرواہی اور بے توجہی کا عالم رہا تو یاد رکھئے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہماری عظمت اور سر بلند تاریخ مکروہ تاریخ میں تبدیل ہو کر دنیا کی تمام تاریخوں کے سامنے رنگوں نظر آئیگی، آج ہمیں سمجھنا چاہئے اور غور و فکر کرنا چاہئے کہ ہماری طرف تباہی و بادی کے ہاتھ بڑھائے جا رہے ہیں ہمارے اوپر جور و جفا ظلم وستم کے پہاڑ توڑے رہے ہیں، ہمیں شکنجوں میں دبانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں آخر ان کی وجہ کیا ہے ایسا کیوں ہو رہا ہے، مسلمانو! خوب سمجھ لو اگر اس کا جواب ہو سکتا ہے تو یہی ہو سکتا

ہے کہ آج مسلمان، مسلمان نہ رہا آج ہم اپنے مسلمان ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں قوانین اسلام سے منہ موڑ کر اسلام کے اصولوں کو توڑ کر پھر اپنے آپ کو مسلمان پیش کرتے ہیں۔

دوستو! حقیقت یہی ہے کہ ہم نے اللہ کی شریعت سے روگردانی کر لی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن مقدس کو ترک کر دیا، نماز ہم نہیں پڑھتے، روزہ ہم نہیں رکھتے، قارون کی طرح مال اکٹھا کر کے ہم رکھتے ہیں زکوٰۃ ہم نہیں دیتے، حرام ہم کھاتے ہیں، سود ہم لیتے ہیں، قمار بازی اور جوئے بازی ہمارا شیوہ بن چکا ہے، شراب نوشی ہم کرتے ہیں، ناچنا گانا بجانا ہمارا مشغلہ بن چکا ہے، اتحاد و اتفاق ہم میں نہیں اخوت و خودداری سے ہم دور ہیں گویا کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام کی کوئی بھی علامت ہم میں نہیں ہے نہ ہماری زندگی اسلامی زندگی ہے نہ ہمارا طریقہ اسلامی طریقہ ہے۔

برادران اسلام!

ہمارے لئے دنیوی اور اخروی صلاح و فلاح دونوں ہی ضروری ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس معبود برحق کی عبادت کریں جو ہمارا رب اور خالق و مالک ہے اور تاجدار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کریں جو ہم سب کے لئے آخری نبی بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں صحابہ کرام اور اکابرین عظام کے نقش قدم پر چلیں، جن کی آنکھوں میں چھلکتی ہوئی تصویر عبادت تھی جن کی آنکھوں میں تڑپتی ہوئی ایمان کی حرارت تھی جن کے ہونٹوں پر مچلتی ہوئی قرآن کی تلاوت تھی جن کا دل بادہ عرفاں کا چھلکتا ہوا ساغر تھا۔

مسلمان بھائیو!

آؤ متحد اور متفق ہو جاؤ اور ایک جھنڈے کے نیچے ڈنڈے لیکر آ جاؤ اور ا[illegible] معاشرے کی ان برائیوں کو مٹاؤ جو ہمارے معاشرے میں جاری و ساری ہیں ورنہ تم تباہی کی کوئی حد نہ ہوگی اور تمہیں سر بلند کرنے والی کوئی طاقت دنیا میں نہیں آئے گ[illegible] تعالیٰ مسلمانوں کو شعور و بیداری اور اپنے زوال کا احساس اور اس کے ازالہ کی فکر [illegible] فرمائے۔ (آمین)

مسلمانو نہ گھبراؤ خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے
یہ ظالم کیا سمجھتا ہے جو اپنے دل میں ہنستا ہے
ابھی تو کربلا کا آخری میدان باقی ہے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

□□□

ندائے صحابہؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ............................ أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ،

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

جس کام کے لئے آئے وہ کام نہ بگڑے
سرجائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے
اگر حق بات کہتا ہوں تو مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
ہم حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
منبر نہ ہوگا تو سردار کریں گے
یارب مجھ پے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زباں پر جو دل پے اثر کرے

معزز سامعین کرام!

آج کے اس باوقار انجمن میں ان اصحاب خیر کا تذکرہ کرونگا کہ جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ پاک نے تقویٰ کے لئے خالص کردیا ہے ان کے لئے مغفرت کا اعلان اور اجر عظیم ہے۔

نیز سرورِ کائنات فخرِ موجودات تاجدارِ عرب وعجم، پاسبانِ حرم، ساقیٔ کوثر، شافعِ محشر، امام الانبیاء، حسن وحسین کے نانا جان حضرت فاطمہ کے ابا جان مدینے کے تاجدار، جنت کے سرکار حضور پرنور محمد عربی ﷺ نے اپنی پیاری زبان سے ارشاد فرمایا، اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ. کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتدا کرو گے راستہ پاجاؤ گے۔

دوستو!

خالق السموٰت والارض کا یہ دستور رہا ہے کہ جب جب بھی انسانوں کے اندر بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی رشد وہدایت کے لئے رسولوں کو بھیجتا رہا، چنانچہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔

حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت ذاالکفل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت بنیامین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت حزقیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت شمویل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔
حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔

کم وبیش ایک لاکھ تیئس ہزار نوسو ننانوے نبیوں کو بھیجا، آخر میں شہنشاہِ بطحیٰ، تاجدار مدینہ، سرورِ کائنات، امام الانبیاء، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد کو پورا کر دیا اور ساری دنیا کے لوگوں کو بتلا دیا کہ اے لوگو! سنو! اب نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئیگا، یہ دین آخری دین ہے یہ شریعت آخری شریعت ہے یہ مذہب آخری مذہب ہے، یہ دھرم آخری دھرم ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے اس دین کی حفاظت اور اس کی سر بلندی کے لئے صحابہ کی وہ پاکیزہ اور مقدس ٹیم کو چنا تھا کہ جس نے مذہب اسلام کو زندہ رکھنے اور اس کو پھیلانے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی تھی، جیسا کہ تاریخ گواہ ہے کہ ان سچے جاں نثاروں نے دین اسلام کی خاطر وہ قربانیاں پیش کی ہے کہ جس کی نظیر پیش کرنے سے عالم انسانیت تہی دامن اور خالی ہے۔

دوستو! یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے حکم خداوندی اور پیغام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کے لئے گردنیں کٹادی تھیں،

عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کر دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے آفتاب ہدایت سے بلا واسطہ نور حاصل کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے ہمیشہ ہمیشہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے گھر بار چھوڑ کر رضاء الٰہی کو اپنی زندگی بنایا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جو حق وصداقت کا مجسم نمونہ تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جو سر بکف مجاہد تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر صدائے جہاد پر لبیک کہا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جن کی نعش کو فرشتوں نے غسل دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جو موت سے نہیں بلکہ موت خود ان سے ڈرتی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جن کو سمندروں نے راستہ دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جن کو شیر نے سواری دی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے قیصر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے کسریٰ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے ہرقل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے یزدجر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے رستم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے آتش پرست کو بھگا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے مدینہ سے مراکش تک اسلام کا پرچم لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے مکہ سے پرتگال تک اسلام کا پرچم لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے عرب سے حجاز یمن تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے حجاز یمن سے ہندوستان تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے چین تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے روس تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے افریقہ تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے امریکہ تک اسلام کا جھنڈا لہرا دیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے افریقہ کے جزیروں میں جا کر دین اسلام کا پرچار کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹ کر دین اسلام کا پرچار کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے ابلتی ہوئی ڈیگوں میں گر کر دین اسلام کا پرچار کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے آکر دین اسلام کا پرچار کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے اللہ کا قرآن لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لیکر پوری دنیا کے ایک ایک خطے میں گئے تھے ایک ایک کونے میں گئے تھے اور وہاں جا کر دین اسلام کا پرچار کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے پیٹ پر پتھر باندھے تھے

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے خندقیں کھودی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے جنگ بدر لڑی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے جنگ احد لڑی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے جنگ تبوک لڑی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے جنگ حنین لڑی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے جنگ خیبر لڑی تھی

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے مکہ کو فتح کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے ایران کو فتح کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے روم کو فتح کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے سمرقند کو فتح کیا تھا

یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے عراق کو فتح کیا تھا
یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے بیت المقدس کو فتح کیا تھا
یہ وہ صحابہ ہیں کہ جنہوں نے پوری دنیا کے اندر اسلام کا ڈنکا بجایا تھا
یہی وجہ ہے کہ دربار رسالت سے ان کو اصحابی کالنجوم کا مژدہ ملا تھا
قرآن نے ان کی تعریف کی تھی
اللہ نے ان کی تعریف کی تھی
رسول نے ان کی تعریف کی تھی
شجر وحجر نے ان کی تعریف کی تھی
ارض وسماء نے ان کی تعریف کی تھی
جن وبشر نے ان کی تعریف کی تھی
حور وملک نے ان کی تعریف کی تھی
چاند، سورج، ستاروں نے ان کی تعریف کی تھی
امام بخاری نے ان کی تعریف کی تھی
امام مسلم نے ان کی تعریف کی تھی
امام ترمذی نے ان کی تعریف کی تھی
امام نسائی نے ان کی تعریف کی تھی
امام کسائی نے ان کی تعریف کی تھی
امام ابوداؤد نے ان کی تعریف کی تھی
امام ابوحنیفہؒ نے ان کی تعریف کی تھی
امام احمد بن حنبلؒ نے ان کی تعریف کی تھی
امام شافعیؒ نے ان کی تعریف کی تھی
امام ابو یوسفؒ نے ان کی تعریف کی تھی
امام مالکؒ نے ان کی تعریف کی تھی

امام محمدؒ نے ان کی تعریف کی تھی
امام زفر نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے ادیبوں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے خطیبوں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے محققوں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے دانشوروں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے قلمکاروں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے فنکاروں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے شاعروں نے ان کی تعریف کی تھی
بڑے بڑے پترکاروں نے ان کی تعریف کی تھی
مگر اے مذہب اسلام کے سچے سپاہیو!

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی امام الاتقیاء خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمادیا تھا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، ہر فرقہ ناری اور جہنمی ہوگا مگر ایک فرقہ نجات پانے والا ہوگا، نجات پانے والا فرقہ وہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر گامزن ہوگا، دور حاضر کی نگاہوں نے دیکھ لیا کہ محسن انسانیت ﷺ کی وہ پیشین گوئیاں حرف بحرف بلاریب صادق ہوئی۔ کوئی تقلید کے عدم جواز کا قائل ہے تو کوئی عظمت انبیاء پر ناپاک حملہ کر رہا ہے، کوئی حدیث کا منکر ہے تو کوئی قرآن پاک کی تحریف کا قائل ہے تو کوئی ختم نبوت کا منکر ہے، کوئی صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالتا ہے تو کوئی صحابہ کے دامن کو داغدار بنا رہا ہے کوئی صحابہ کے تقدس کو پامال کر رہا ہے، تو کوئی صحابہ کی سیرت پر ڈاکہ ڈال رہا ہے، کوئی ابوبکر کی عزت پر حملہ کر رہا ہے تو کوئی عمر کی ذات پر حملہ کر رہا ہے کوئی عثمان غنی کی عزت کو داغدار بنا رہا ہے تو کوئی علی ومعاویہ کی شان پر دھبہ لگا رہا ہے۔

وہ عثمان غنی جو صحابی رسول تھے
وہ عثمان غنی جو خلیفہ رسول تھے

وہ عثمان غنی جو داماد رسول تھے
وہ عثمان غنی جو حیاء کے پیکر تھے
وہ عثمان غنی جو سخاوت کے پیکر تھے
وہ عثمان غنی جو جامع القرآن تھے
وہ عثمان غنی جو ذوالنورین تھے
وہ علی جو صحابی رسول تھے
وہ علی جو خلیفہ رسول تھے
وہ علی جو داماد رسول تھے
وہ علی جو حیدر کرار تھے
وہ علی جو مجاہد اسلام تھے
وہ علی جو اسد اللہ تھے
وہ علی جو پیکر سیاست تھے
وہ علی جو پیکر ولایت تھے
وہ علی جو شیر خدا تھے
وہ علی جو فاتح خیبر تھے
وہ علی جو دنیا کی سب سے مقدس عورت حضرت فاطمہ کے شوہر تھے
وہ علی جو دنیا کی سب سے مقدس شہزادہ حضرت حسن اور حسین کے والد محترم تھے
وہ امیر معاویہ جو صحابی رسول تھے
وہ امیر معاویہ جو کاتب وحی تھے
وہ امیر معاویہ جن کو اسلام کے اندر سب سے پہلے بادشاہت ملی تھی
وہ امیر معاویہ جنہوں نے تن تنہا ۱۹/سال تک ۶۴/لاکھ ۶۵/ہزار مربع میل
اسلام کا پرچم لہرایا تھا
وہ امیر معاویہ جن کے واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی جن کے بارے میں

بصریؒ کا قول ہے کہ امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک کے اوپر کا دھول عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ بہتر ہے ان کی شان میں کہا جاتا ہے کہ وہ خود اور ان کے حکم سے تمام گورنر خطبوں میں برسرِ منبر حضرت علیؓ کو گالیاں دیتے تھے

کہا جاتا ہے کہ انھوں نے قرآن و سنت کی صریح طور پر مخالفت کی تھی کہا جاتا ہے کہ مال غنیمت کی تقسیم میں انھوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی خلاف ورزی کی تھی ہائے افسوس صد افسوس!

کاش کہ ان برائی کرنے والوں کا قلم ٹوٹ جاتا
کاش کہ ان کا ہاتھ شل ہو جاتا
کاش کہ ان کا ہاتھ گل جاتا
کاش کہ ان کا ہاتھ مڑ جاتا
کاش کہ ان کا ہاتھ ٹوٹ جاتا
کاش کہ ان کی زبان ماؤف ہو جاتی
کاش کہ ان کا دماغ پینگ ہو جاتا
کاش کہ ان کا دل پھٹ جاتا

حضرات!

میں پوچھنا چاہتا ہوں ان برائی کرنے والے مرغی چوروں سے کہ بتاؤ! عرب کے تپتے ہوئے صحراء اور چلچلاتی ہوئی دھوپ میں ظلم و ستم کس نے برداشت کیا تھا؟

بتاؤ! اسلام کی خاطر قربانی کس نے دی تھی؟
بتاؤ! اسلام کی خاطر گردنیں کس نے کٹوائی تھی؟
بتاؤ! اسلام کی خاطر عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کس نے کیا تھا؟
بتاؤ! اسلام کی خاطر راہ خدا میں مال و زر کس نے لٹایا تھا؟
بتاؤ! اسلام کی خاطر جانوں کا نذرانہ کس نے پیش کیا تھا؟
بتاؤ! اسلام کو پروان کس نے چڑھایا تھا؟

بتاؤ! حق وصداقت کا پرچم کس نے لہرایا تھا؟

بتاؤ! باطل کے لہراتے ہوئے جھنڈے کس نے گرائے تھے؟

بتاؤ! کفر وشرک کا گلا کس نے گھونٹا تھا؟

بتاؤ! پیٹ پر پتھر کس نے باندھے تھے؟

بتاؤ! فاقوں پر فاقہ کس نے کیا تھا؟

بتاؤ! خندقیں کس نے کھودی تھی؟

بتاؤ! قیصر وکسریٰ کے دربار میں ہلچل کس نے مچایا تھا؟

بتاؤ! روم اور ایران میں اسلام کا ڈنکا کس نے بجایا تھا؟

بتاؤ! نجاشی کے دربار میں اسلام کا پیغام کس نے پہونچایا تھا؟

اے انڈے چورو! بتاؤ! اے دین کے دشمنو! بتاؤ! اے صحابہ کے دشمنو! بتاؤ! اے نبی کے دشمنو بتاؤ! اے ابوبکرؓ کے دشمنو بتاؤ! اے عمرؓ کے دشمنو بتاؤ! اے عثمانؓ کے دشمنو بتاؤ! اے علیؓ کے دشمنو بتاؤ! کہ یہ سارے کے سارے کارنامے کس نے انجام دیئے تھے تم اچنا پچتا کر یہی کہوں گے کہ یہ سارے کے سارے کارنامے صحابہ نے انجام دیئے ہیں۔

دوستو! اس لئے میں تمام مسلمان بھائیوں سے اور صحابہ کے دشمنوں سے کہہ دینا چاہتا ہوں، کہ صحابہ کرام کو برائی کے ساتھ یاد کرنا ناجائز اور باطل ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا خداوند قدوس کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا رسول کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا کتاب اللہ کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا سنت رسول اللہ کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا دین اسلام کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا شریعت کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا علماء دیوبند کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا علماء پاکستان کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا علماء بہار کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا علماء ارریا کی مخالفت ہے۔

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا ہمارے گاؤں کے علماء کی مخالفت ہے۔

دوستو!

مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور پرنور محمد عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ (مشکوٰۃ ص ۵۴۴)

کہ اے لوگو!

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا میرے بعد ان کو اعتراضات کا نشانہ مت بنانا جو ان سے محبت کریگا تو وہ مجھ سے محبت کی بناء پر ان سے محبت کریگا اور جو ان سے دشمنی کریگا تو وہ مجھ سے دشمنی کی بناء پر ان سے دشمنی کریگا اور جو ان کو دکھ دیگا وہ مجھ کو دکھ دیگا اور جو مجھ کو دکھ دیگا پس وہ اللہ کو ستائیگا اور جو اللہ کو ستائیگا تو عنقریب اللہ پاک ان کو عذاب میں گرفتار کریگا، کیا یہ حدیث پاک ان برائی کرنے والوں کو نظر نہیں آتی! یاد رکھو! جو لوگ صحابہؓ کے تقدس کو اور دامن عفت کو تار تار کر رہے ہیں وہ لوگ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھلم کھلا بغاوت کر رہے ہیں، مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِيْ کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو۔

مسلمانو!

یاد رکھو صحابۂ کرام کی برائی کرنا ضلالت ہے
یاد رکھو صحابۂ کرام کی برائی کرنا گمراہی ہے
یاد رکھو صحابۂ کرام کی برائی کرنا تباہی ہے
یاد رکھو صحابۂ کرام کی برائی کرنا بربادی ہے

اس لئے کہ قرآن حق ہے، آپ ﷺ جو تعلیمات اور احکام لیکر آئے وہ حق ہے یہ تمام چیزیں ہم تک پہونچانے والے صحابہ کرام ہیں لہٰذا جو شخص صحابہ کی ذات کو نشانہ بنا رہا ہے وہ قرآن وسنت کو باطل کرنا چاہتا ہے قرآن وحدیث کو مٹانا چاہتا ہے قرآن وحدیث کو تبدیل کرنا چاہتا ہے دین میں نئی نئی چیزیں پیدا کرنا چاہتا ہے، شریعت پر ڈاکہ ڈالنا چاہتا ہے، شریعت کو مسمار کرنا چاہتا ہے۔

دوستو!

آیئے ہم سب ملکر پختہ عزم کرتے ہیں کہ تادم حیات صحابہ کے تقدس کی حفاظت کریں گے، مذہب اسلام کی پاسبانی کریں گے، شریعت اسلام کی دیکھ بھال کریں گے، دعاء کریں کہ اللہ پاک ہمیں صحابہ جیسی شجاعت و بہادری اور ایمان ویقین عطا فرمائے، اور باطل طاقتوں کو نیست ونابود فرمائے مسلمانوں میں اتحاد واتفاق قائم فرمائے، اور صحابہ کا ادب واحترام ہمارے دلوں میں پیدا فرمائے۔ (آمین)

یا الٰہی تو صدیق؄ سا ایمان پیدا کر
عمر فاروق؄ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں ہو گم حیاء وہا عثمان پیدا کر
علی مرتضٰی شیر خدا کی آن پیدا کر

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

□□□

سیرتِ طیبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ..... اَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ۔

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ!

ہے کمال رتبۂ مصطفیٰ بلغ العلیٰ بکمالہ
یہ اثر ہے ان کے جمال کا کشف الدجیٰ بجمالہ
کسی ایک ادا کی تو بات کیا حسنت جمیع خصالہ
وہ خدا کا جس نے پتا دیا صلوا علیہ وآلہ

شیخ سعدیؒ

معزز سامعین کرام!

ابھی ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی پارہ نمبر ۱۷ / سورۃ الانبیاء رکوع نمبر ۷ / آیت نمبر ۱۰۷ / صفحہ نمبر ۳۳۲ / لائن نمبر ۶ / حافظی قرآن سے ایک مکمل آیت تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

دوستو!

آج میری تقریر کا موضوع سرور کائنات، فخر موجودات، تاجدار بطحیٰ، پاسبان حرم، ساقی کوثر، شافع محشر، امام الاتقیاء، خاتم الانبیاء، حسن وحسین کے نانا جان، حضرت فاطمہ کے ابا جان، مدینے کے تاجدار، جنت کے سرکار، حوض کوثر کے سردار، جنگوں کے سپہ سالار، ہم غریبوں کے غمگسار، سید ابرار واخیار، آقائے نامدار، شہنشاہ ذی وقار، گلشن ہستی کے اولین

فصل بہار، انیس الغریبین، رحمۃ للعلمین، مراد المشاقین، جانِ عالمین، سید المرسلین، خاتم النبین، طہٰ ویٰسین، عمیق بیکساں، فخر رسولاں، نازش ہر دو جہاں، شاہِ حرم، قائد عرب وعجم سرکارِ دو عالم، احمد مجتبیٰ، رسول مرتضیٰ، خلاصۂ کائنات، فخر الانبیاء امام الصدیقین والصالحین، سرتاج الاولیا، حضور پر نور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے۔

جس کی شان میں بانئ دار العلوم دیوبند نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکان کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی
ذات مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

بھائیو!

تو پھر میں کیوں نہ کہوں کہ ہے سراپا اجالا ہمارا نبی، رحمت حق تعالیٰ ہمارا نبی، جس کا کونین میں کوئی ثانی نہیں، ہے وہ جگ سے نرالا ہمارا نبی، آب کوثر پئیں گے تو صرف اس لئے، ہم کو دیگا پیالہ ہمارا نبی، فکر ونگاہیں بشر سے کہیں، ہے بلند و یہ بالا ہمارا نبی، جس کی نسبت سے ہو جائیں گے پار ہم، ہے وہ سچا حوالہ ہمارا نبی، آمنہ کا دلارا ہمارا نبی، سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبی، یتیموں ضعیفوں کا فریاد رس، بے بسوں بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی، ش پاسے درخشاں ہوا رازداں، نور حق کا منارہ ہمارا نبی، جن کے جلوؤں سے شمس وقمر ہے ، وہ حسین خوبتر ہے ہمارا نبی، رب کو محبوب ہے رب کا پیارا نبی، سب سے پیارا نبی ہے ا نبی، آ گیا جو حلیمہ کی آغوش میں، آمنہ کا دلارا ہمارا نبی، بھولی بھٹکی ہوئی ساری مخلوق کو، نے آ کے سنوارا ہمارا نبی، پتھر و جھٹے کلمہ ہے پڑھنا تمہیں، جب کریگا اشارہ ہمارا نبی،

دل کی راحت ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ، سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبی، ہے نبوت کے تارے تو سارے نبی، چاند سارے کا سارا ہمارا نبی، وہ کرم ہی کرم ہے وہ رب کی عطا، عاشقوں کا سہارا ہمارا نبی، اب بھی جنت میں آرام فرما ہے وہ، کیا حسیں ہے نظارہ ہمارا نبی، بوبکر ہو عمر ہو غنی ہو علی، سب کا آقا و مولیٰ ہمارا نبی، جس کو زینب رقیہ عطا ہوگئی، پا گیا حسین زہرہ ہمارا نبی، کوئی نبی نہ قیامت تلک آئیگا، اب قیامت تلک ہے ہمارا نبی، انبیاء کی کہانی ختم ہوگئی آخری ہے شمارہ ہمارا نبی، عائشہؓ سے روایت ہے قرآں پڑھو، یہ ہے سارے کا سارا ہمارا نبی، حرف الفاظ الفاظ سے آیتیں، آیتوں سے سپارہ ہمارا نبی، جس کو یٰسیں، مزمل، مدثر کہا، والضحیٰ بھی پکارا ہمارا نبی، جس کو واللیل رب نے قرآن میں کہا، زلف کو یوں نکھارا ہمارا نبی۔

توجہ! توجہ! توجہ!

کونین نبی کے قدموں میں،
دارین نبی کے قدموں میں،
سبطین نبی کے قدموں میں،
ثقلین نبی کے قدموں میں،
ابدال نبی کے قدموں میں،
قطب نبی کے قدموں میں،
ہر پیر نبی کے قدموں میں،
محدثین نبی کے قدموں میں،
مفسرین نبی کے قدموں میں،
مصنفین نبی کے قدموں میں،
مرتبین نبی کے قدموں میں،
محققین نبی کے قدموں میں،
مدبرین نبی کے قدموں میں،

معلمین نبی کے قدموں میں،
موذنین نبی کے قدموں میں،
مورخین نبی کے قدموں میں،
عزت بھی نبی کے قدموں میں،
عظمت بھی نبی کے قدموں میں،
شان نبی کے قدموں میں،
ذیشان نبی کے قدموں میں،
شاہا بھی نبی کے قدموں میں،
شاہی بھی نبی کے قدموں میں،
بادشاہ بھی نبی کے قدموں میں،
بادشاہی بھی نبی کے قدموں میں،
شوکت بھی نبی کے قدموں میں،
عفت بھی نبی کے قدموں میں،
سنو! سنو! سنو!
صدیق نبی کے قدموں میں،
فاروق نبی کے قدموں میں،
عثمان نبی کے قدموں میں،
حیدر بھی نبی کے قدموں میں،
تابعی بھی نبی کے قدموں میں،
عربی بھی نبی کے قدموں میں،
عجمی بھی نبی کے قدموں میں،
حنفی بھی نبی کے قدموں میں،
حنبلی بھی نبی کے قدموں میں،

شافعی بھی نبی کے قدموں میں،
مالکی بھی نبی کے قدموں میں،
غازی بھی نبی کے قدموں میں،
رازی بھی نبی کے قدموں میں،
دیوبند نبی کے قدموں میں،
دیوبندی نبی کے قدموں میں،
دوستو! ذرا دھیان سے سنو
کلیوں کی چٹک میں نبی نبی،
پھولوں کی مہک میں نبی نبی،
چڑیوں کی چہک میں نبی نبی،
جگنوں کی چمک میں نبی نبی،
بادل کی گرج میں نبی نبی،
بجلی کی کڑک میں نبی نبی،
سورج کی دمک میں نبی نبی،
چاند کی چمک میں نبی نبی،
آدم کی صدا میں نبی نبی،
نوح کی ندا میں نبی نبی،
ابراہیم کی دعاء میں نبی نبی،
اسمعیل کی ادا میں نبی نبی،
موسیٰ کی کتاب میں نبی نبی،
عیسیٰ کی بشارت میں نبی نبی،
صدیق کی صداقت میں نبی نبی،
فاروق کی عدالت میں نبی نبی،

عثمان کی سخاوت میں نبی نبی،
حیدر کی شجاعت میں نبی نبی،
امید نبی، تائید نبی، ہر مومن کی تصدیق نبی،

حامد حماد حمید نبی، مہتاب نبی، خورشید نبی، تاروں میں نبی، پیاروں میں نبی، یاروں میں نبی، چاروں میں نبی، ساروں میں نبی، قرآن تیرے پاروں میں نبی، ہر مومن کے نعروں میں نبی، ہے نور بھی نبی، انور بھی نبی، قاسم بھی نبی، حاشر بھی نبی، صادق بھی نبی، رحمٰن کی ہے سوغات نبی، بن بادل کے برسات نبی۔

زہرہ کا بابا نبی نبی، حسنین کا نانا نبی نبی، کعبہ کا جھومر نبی نبی، ہے ابر کرم بھی نبی نبی ہجرت کی رات میں نبی نبی، ہر سچی بات میں نبی نبی، تبلیغی جماعت میں نبی نبی، ہم سب کے نبی ہے نبی نبی، نبیوں کے نبی ہے نبی نبی۔

دوستو!

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر نبی آیا پہلے ہے تذکرے بعد میں ہوئے ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بعد میں ہے تذکرے پہلے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ" میرا خاص رسول آ گیا، میرا پیارا آ گیا، میرا ڈلہ آ گیا، میرا پیارا آ گیا، اسے میں نے مصطفیٰ بنا کے بھیجا۔

جان جان وفا ہے میرا مصطفیٰ، روح ارض وسماء ہے میرا مصطفیٰ، کاملیت آدم میرا طفیٰ، افضلیت آدم میرا مصطفیٰ، شمع غار حرا ہے میرا مصطفیٰ، واضح لکھا ہوا ہے یہ قرآن میں، ل تصور نہ دیوان میں، آدم ونوح وعمران سے، ان اللہ اصطفیٰ ہے میرا مصطفیٰ، نور پیغام ت میرا مصطفیٰ، روح تکوین خلقت میرا مصطفیٰ، شیث کی عظمتیں ساری اپنی جگہ، آگے حکایت میرا مصطفیٰ، نوح کی تبلیغ میں جن کا آیا ذکر، ہود وصالح کی چاہت میرا مصطفیٰ، زوں میں تھے وہ خضر کے اگر، ہر عمل کی وضاحت میرا مصطفیٰ، ناز لاکھوں ملے ہے ا کو، دو جہانوں کی راحت میرا مصطفیٰ، جس کے ہاتھوں سے مردوں کو زندگی ملی، اس ا بشارت میرا مصطفیٰ، صبح سوموار کے گھر میں عبداللہ کے، ہوئی جن کی ولادت میرا

مصطفیٰ، نوریوں سے نہیں ناریوں سے نہیں، نہ کسی اور رنگت میرا مصطفیٰ، پڑھ کے قرآن کی آیتیں دیکھ لو، ہے بشر کی وہ صورت میرا مصطفیٰ، انبیاء کی وصیت میرا مصطفیٰ، تاجدار شریعت میرا مصطفیٰ، جن کا روضہ ہے جنت میرا مصطفیٰ، رب نے خاتم کی جن پہ لگا دی مہر، وہ فقط تا قیامت میرا مصطفیٰ، نہیں باقی کسی کا کوئی معجزہ، معجزوں کی طوالت میرا مصطفیٰ۔

دوستو!

پہلے آنے والے آئے، انہیں جو دین دیا رب نے دیا، ہر نبی کو جو معجزہ دیا رب نے دیا، کتاب دی رب نے، شریعت دی رب نے، طریقت دی رب نے، لیکن اللہ کا انداز دیکھئے دینے کا، اور قرآن سے آپ کو بتا رہا ہوں، اللہ کا انداز دیکھئے، انہیں عطا کرنے کا، انہیں دینے کا، فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ چند کلمے دیئے۔

جب محبوب کی باری آئی تو فرمایا، اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ۔ سارا قرآن محبوب کو دیا، نہیں باقی کسی کا کوئی معجزہ، معجزوں کی طوالت میرا مصطفیٰ، پہلے نبیوں کو دیا تو انداز جدا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام وجود نبوت سمیت آگ میں جاتے ہیں، آگ کچھ نہیں کہتی، بڑا معجزہ ہے حضرت ابراہیم کا، وجود نبوت سمیت آگ میں جا رہے ہیں۔ آگ کچھ نہیں کہتی، میرے آقا کی جانب دیکھئے، میرے آقا گھر میں تشریف لائے، دیکھا ام المومنین سیدہ عائشہ روٹیاں بنا رہی ہیں، فرمایا عائشہ ایک پیڑہ مجھے بھی دو، میں بھی روٹی بناؤں، پیارے آقا نے پیڑہ نبوت کے ہاتھوں میں لیا، نبوت کے ہاتھوں سے گھڑہ۔ تندور میں لگایا، اندر تشریف لے گئے، کچھ دیر کے بعد آواز دی، عائشہ کوئی مہمان آ رہے ہیں، اتنی زیادہ روٹیاں بنا رہی ہو! ابھی تک اندر نہیں آئی ہو، پیارے آقا کو حضرت عائشہ جواب دیتی ہیں، یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں روٹیاں وہی دو بنا رہی ہوں، تین بنا رہی ہوں، کھڑی اس لئے ہوں کہ جس پیڑے کو آپ نے ہاتھ لگایا ہے، آگ اس پر اثر ہی نہیں کر رہی ہے، حضرت انس صحابئ رسول ہیں، دو سو کی دعوت کی، جب صحابہ تشریف لے آئے تو حضرت انس نے دسترخوان بچھایا جب دسترخوان بچھا دیا تو دیکھا کہ دسترخوان گندا ہے اٹھایا، تندور میں آگ جل رہی تھی وہاں ڈال دیا، تھوڑی دیر کے بعد نکالا --- جھاڑا --- بچھا دیا---

دسترخوان صاف ہے--- کھانا رکھا--- کھانا کھائیں--- صحابہ کہتے ہیں انس کھانا بعد میں کھائیں گے پہلے یہ تو بتا کہ یہ کپڑا تیرے پاس کہاں سے آیا ہے، کپڑا میلا تھا تو نے آگ میں ڈالا--- کپڑا صاف ہو گیا، جلا نہیں، حضرت انس مسکرائے اور مسکرا کے فرمایا کہ فن کوئی بھی نہیں ہے کپڑا وہی ہے جو آپ کے پاس ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جس طرح تم میرے مہمان بنے ہو، اسی طرح کملی والا ایک دن میرا مہمان بنا تھا، میرے آقا نے کھانا کھانے کے بعد اس کپڑے سے ہاتھ صاف کئے تھے، وہ دن ہے آج کا دن ہے، کپڑا میلا ہوتا ہے میں آگ میں ڈال دیتا ہوں، آگ میل کو کھا جاتی ہے کپڑے کو کچھ نہیں کہتی، حضرت ابراہیمؑ وجودِ نبوت سمیت آگ میں جاتے ہیں آگ کچھ نہیں کہتی، اور میرے آقا جسے ہاتھ لگا دے آگ اسے کچھ نہیں کہتی تو پھر سنا یہی ہاتھ لگے ہیں ابو بکر کو، یہی ہاتھ لگے ہیں عمر کو، عثمان کو، علی کو، معاویہ کو، طلحہ کو، سعد کو، سعید کو، عبدالرحمٰن کو، ابو ہریرہ کو، ابوذر کو، بلال کو، اگر آقا کے ہاتھ کپڑے کو لگ جاتے ہیں، دنیا کی آگ اس کپڑے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور یہی ہاتھ صحابہ کو لگ جاتے ہیں، ساری دنیا الٹی لٹک جائے صحابہ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔

دوستو!

عرض یہ کر رہا ہوں کہ یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ، میں سادا سا ترجمہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اے نسلِ انسانیت قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ آ گیا، تمہارے پاس آ گیا، میرا خاص رسول، میرا پیارا، میرا لاڈلہ آ گیا، پہلے نبیوں کو عطا کیا تو فرمایا فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ.

آدم آپ یہ لے جائیں بس یہ، وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ. یہ نہیں فرمایا کہ نبیو! میں تم کو کتاب دوں گا "مِنْ كِتٰبٍ" من کہتے ہیں، میں سے، نبیو! تمہیں کتاب میں سے دونگا، حکمت میں سے دونگا، فصاحت میں سے دونگا، بلاغت میں سے دونگا، امامت میں سے دونگا قیادت میں سے دونگا، شرافت میں سے دونگا، آدم آپ یہ لے جائیں بس یہ، آپ کے بعد نوحؑ آ رہے ہیں نہ، باقی وہ لائیں گے، نوحؑ آپ یہ لے جائیں، آپ کے بعد ابراہیمؑ آ رہے ہیں باقی وہ لائیں گے، اور جب

میرے آقا کی باری آئی تو اللہ نے فرمایا، محبوب اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ. جو پڑا ہے سارا لے جا، تیرے بعد آنا ہی کسی نے نہیں یہاں پہ ایک جملہ عرض کرنا چاہتا ہوں آقا فرماتے ہیں اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میں اخلاق کی تکمیل کے لئے آیا کیا مطلب اللہ نے جو اچھائی بھیجنی تھی دنیا میں مجھے دے کے بھیج دی، اللہ نے پیچھے اچھائی رکھی کوئی نہیں اللہ آپ فرما رہے ہیں، اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ کہ میں نے دین محبوب پہ مکمل کر دیا، نعمتیں تمام کر دی اور آپ کا محبوب کہہ رہا ہے اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لئے آیا، اللہ ہمارے لئے کیا حکم ہے یعنی امتیوں کے لئے تو اللہ فرماتے ہیں کہ اب تمہارے لئے حکم ہے۔ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ. کیونکہ میں نے پیچھے اچھائی رکھی کوئی نہیں، سب کچھ محبوب کو دے دیا، اب تمہارے لئے حکم یہ ہے کہ جو محبوب دے بس اسی کو لو، جتنا دین دے محبوب بس اتنا ہی لو، جتنا کلمہ دے محبوب اتنا ہی لو، جتنی شریعت دے اتنی ہی لو، جتنی اذان سکھائے اتنی ہی لو، کیوں؟ اس لئے کہ میں نے پیچھے بچا کے رکھا کچھ نہیں ہے، میں نے سارا کچھ محبوب کے دامن میں انڈیل دیا ہے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا، سب کچھ دے دیا ہے، یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اے نسلِ انسانیت! قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ آ گیا تمہارے پاس خاص رسول، اللہ کیا لیکر آیا، اللہ فرماتے ہیں "بِالْحَقِّ" حق لیکر آیا، ایسا حق لیکر آیا ہے کہ وہ اٹھے تو حق بنے، وہ بیٹھے تو حق بنے، وہ چلے تو حق بنے، وہ کھائے تو حق بنے، وہ پئے تو حق بنے، اس کی زندگی کا ایک ایک عمل حق بنے، اس کی زندگی کا ایک ایک فعل حق بنے، اس کی زندگی کا ایک ایک قول حق بنے حتی کہ یہ جس سے شادیاں کریں وہ شادی بھی حق بنے یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ، کیا اپنی طرف سے، فرمایا نہیں، مِنْ رَّبِّكُمْ میں سادا سا ترجمہ رکھ رہا ہوں آپ کے سامنے، یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ اپنی طرف سے نہیں مِنْ رَّبِّكُمْ ٹھیک ہے یہاں تک بات ہو گئی، یہ جملہ جو قرآن نے بیان کیا اللہ ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا- فَاٰمِنُوْا- تمہارے لئے بات یہ ہے کہ تم ایمان لے آؤ اللہ لے آئے،

لیکن اللہ کے قرآن پر بھی قربان جائیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک موقع پر فرماتے ہیں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اے ایمان والو، ایمان لے آؤ، ہم نے کہا ہم ایمان لے آئے، ایک طرف اللہ اقرار کر رہے ہیں کہ آپ ایمان والے ہو پھر یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ایمان لے آؤ، اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ایمان نہیں لائے، تو ایمان والے کیسے ہو گئے، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اے ایمان والو! تم ایمان لے آؤ، تم نے کہا ہم ایمان لے آئے، میں نے تمہارا بھرم رکھ لیا، تمہاری عزت رکھ لی، تمہاری لاج رکھ لی، تمہیں بے ایمان نہیں کہا، تمنے کہا، ہم ایمان لے آئے، لیکن سنو میں رب تو دلوں کے بھید کو جانتا ہوں نہ جیسے قولاً لائے ہو ایسے دلی طور پر لے آؤ، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لے آؤ، اللہ کیسے ایمان لے آئیں، سمیٹ رہا ہوں بات کو، کیسے ایمان لے آئیں فرمایا فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ایمان ایسے لیکے آؤ جیسے ابوبکر ایمان لیکر آیا، ایمان ایسے لاؤ تاجرو جیسے ابوبکر ایمان لایا، ایمان ایسے لاؤ سرمایا دارو! جیسے عثمان ایمان لایا ایمان ایسے لاؤ بہادرو جیسے عمر ایمان لایا ایمان ایسے لاؤ بچو، جیسے علی ایمان لایا، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان ایسے لیکے آؤ، جیسے ابوبکر ایمان لایا، ابوبکر کیسے ایمان لایا جب آقا نے فاران کی چوٹی پہ اعلان تو حید کیا، اس وقت سامنے ابوبکر نہیں تھا، تجارت کے لئے گئے ہوئے تھے اگلے روز یا اس سے اگلے روز واپس پلٹے، اپنی کپڑے کی دکان کھولی، کپڑا بکھیرا گاہک بیٹھے ہیں، چھوٹے چھوٹے دکاندار بیٹھے ہیں حضرت خدیجہ کا بھانجہ حکیم بن حذام وہ دوڑتا ہوا آیا آ کے کہتا ہے ابوبکر کل یہاں ایک عجیب واقعہ ہوا، تو یہاں نہیں تھا، وہ میرا خالو ہے نہ، اچھا اگر تجھے سمجھ میں نہیں آتی تو یوں بتاتا ہوں، ابوبکر وہ جو تیرا یار ہے نہ--- اسنے اعلان کیا ہے کہ میں نبی بن گیا میں رسول بن گیا، اللہ نے مجھے نبوت دیدی، اللہ نے مجھے رسالت دے دی۔

ابوبکرؓ نے کپڑا لپیٹا نہیں، کپڑا سمیٹا نہیں، گاہک کو ڈیل نہیں کیا، دوکان کو بند نہی کیا، ابوبکر اٹھا، دوڑا--- سیدھے پیارے آقا کے دورازے پر--- دستک دیا، کہا کب آئے، تشریف لائے، عرض کیا یار محبوب میں نے سنا ہے کہ آپ نے اعلان کیا ہے کہ میں

نبی بن گیا، میں رسول بن گیا، اللہ نے مجھے نبوت دیدی، اللہ نے مجھے رسالت دے دی، پیارے آقا نے فرمایا--- ہاں یار ابوبکر اللہ نے مجھے نبوت دے دی، میں نبی بن گیا ہوں، میں رب کا پیغمبر ہوں اللہ نے مجھے رسالت دے دی ہے ابوبکر نے ہاتھ آگے بڑھایا اور عرض کیا محبوب پھر ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیجئے آپ نبی بن گئے میں امتی بن گیا، فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا --- یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، ایمام ایسے لیکے آؤ جیسے صحابہ ایمان لائے ہیں جیسے حمزہ ایمان لایا ہے، جیسے بلال ایمان لایا ہے جیسے طلحہ، سعد، سعید، عبدالرحمن، ابوہریرہ، ابوذر، بلال ایمان لائے ہیں، ایمان ایسے لیکے آؤ کہ انہیں لٹایا گیا ہے کوئلوں پر، انہیں مارا گیا ہے، ان کی چمڑیاں ادیڑدی ہیں لیکن انہوں نے پیارے آقا کا دامن نہیں چھوڑا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، تم صرف قول سے ایمان لیکے آئے ہو، قلبی طور پر بھی ایمان لے آؤ، جب قلبی طور پر ایمان لے آؤ گ تو پھر آقا کی سنت پیاری لگیگی، برادری کی رسم پیاری نہیں لگے گی پھر آقا کی شریعت پیاری لگے گی، برادری میں یہ ناک کا بڑا رہنا، پیارا نہیں لگیگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو آقا کی سنتوں پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس شعر کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

وماعلینا الاالبلاغ

پندرہ اگست

یوم آزادی

وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ.... اَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَلَا تَہِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔(۱)

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ، صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ۔

جدا بدن سے ہرگز نہ یہ پیرہن ہونگے
وطن کے ہوتے ہوئے بھی اب نہ ہم بے وطن ہونگے
مطالبہ کبھی ہجرت کا ہم سے مت کرنا
یہیں جئیں گے مریں گے یہیں دفن ہونگے

قائد اعظم مفکر ملت اور محترم اساتذہ کرام اور ہمارے ملک کے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، اور دیگر مذاہب کے ماننے والے ہندوستانی بھائیو!

جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
اب بہار آئی تو کہتے ہیں کہ تیرا کام نہیں

معزز سامعین!

آج کے اس تاریخی جشن یوم آزادی کے موقع پر آپ حضرات نے جس عنوان پر ہمیں گفتگو کرنے کی فرمائش کی ہے سچ بات تو یہ ہے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، نہ میری زبان

(۱) (سورہ آل عمران ۴ ررکوع ۱۴/۵ آیت ۱۳۹ /صفحہ ۶۸)

میں وہ طاقت ہے اور نہ ہی میرا مطالعہ اتنا وسیع ہے کہ ہندوستان کی آزادی سے لیکر اب تک کی تاریخ کو بیان کرسکوں، آج ہندوستان کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں مختلف تنظیموں، مختلف اداروں، اسکولوں اور کالجوں میں، مدرسوں اور مکتوبوں میں چوک اور چوراہوں میں، سڑکوں اور گلیوں میں باغیچوں اور پارکوں میں غیر معمولی دھوم دھام سے یوم آزادی کا جشن منایا جارہا ہے، غلام ہندوستان کی داستان اور آزادی کی کہانیاں سنائی جارہی ہے۔

وہ ہندوستان جو اپنے قدرتی حسن وجمال اور مناظر فطرت کی رعنائی و دل آویزی کے باعث جنت ارضی کہلاتا تھا۔

وہ ہندوستان جو رشی منیوں، صوفی سنتوں کا دیش کہلاتا تھا۔

وہ ہندوستان جو رام اور گوتم نانک و چشتی کا وطن کہلاتا تھا۔

وہ ہندوستان جو اپنی مذہبی رواداری، قومی یکجہتی، ہندو مسلم ایکتا اور گنگا جمنی تہذیب کے بدولت شہرۂ آفاق تھا۔

وہ ہندوستان جس کی فضا میں چشتی کے پیغام امن اور نانک کے پیغام محبت گوتم کے پیغام امن اور رام کے پیغام الفت گونجتی رہتی تھی۔

وہ ہندوستان جس میں مغلوں کی رواداری، مرہٹوں کی خوداری مسلمانوں کی وفاداری، چوہانوں کی بہادری، سکھوں کی جاں بازی، ٹھاکروں کی اعلی ظرفی، نوابوں کی عدل پروری، مہراجوں کی وسعت قلبی کا چرچا ہوتا رہتا تھا۔

وہ ہندوستان جس میں مسلمانان عرب تاجر امن کے پیامبر بن کر آئے تھے اور اس کے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر اسی کو اپنا وطن بنالیا تھا اور ہندوستان کی سرزمین سے اپنا تعلق قائم کرلیا تھا یہاں تک کہ رنگ برنگی تہذیب میں گھل مل کر اس دیش کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا تھا۔

آج بھی اس دیش کے چپے چپے پر ان مسلمانوں کی وفاداری و رواداری، تعمیر و ترقی اور فن کاری کے نشانات موجود ہیں۔

معزز سامعین کرام!

آج وہی وطن جہاں چشتی نے پیغام حق سنایا تھا
آج وہی وطن جہاں نانک نے وحدت کا گیت گایا تھا
آج وہی وطن جہاں پیار ومحبت کے پھول کھلتے تھے
آج وہی وطن جہاں اتحاد اتفاق کی ہوائیں چلتی تھیں
آج وہی وطن جہاں عدل وانصاف، اخوت ومساوات کے ترانے گونجتے تھے
آج وہی وطن جہاں شجاعت وبسالت، جود وسخاوت کا غلغلہ اٹھتا تھا
آج وہی وطن جس کے نیلے نیلے ساگر اور اونچے اونچے پربت کو دیکھ کر کسی شاعر نے بڑے فخر سے کہا تھا

اونچے اونچے پربت اس کے نیلے نیلے ساگر
دھرتی جیسے پھوٹ بہی ہو دودھ کی کچی گاگر

اور شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے اپنے شہرۂ آفاق ترانے میں تو ہندوستان کو سارے جہاں سے اچھا کہہ دیا ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گل ستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

دوستو!

آج خوابوں کا یہی دیش ہندوستان فرقہ پرستی کی آگ میں جل رہا ہے، نفرت د تعصب کے شعلوں میں جھلس رہا ہے ہندو مسلم فسادات میں بہنے والے معصوم انسانوں کے ناحق خون سے سرزمین ہند لالہ زار ہورہی ہے جہاں محبت والفت کے ترانے گونجتے تھے وہاں اب بموں کے دھماکے ہورہے ہیں جہاں رام اور گوتم نانک وچشتی، صوفی سنت مہاتما گاندھی، سبھاش چندر بوس، ڈاکٹر راجندر پرشاد اور ٹیگور جیسے سپوت جنم لیتے تھے اب

اسی دیش میں ایڈوانی اشوک سنگھل، بال ٹھاکرے، عباس نقوی اور کمبخت مودی اور یوگی جیسے فرقہ پرست پیدا ہورہے ہیں۔

جہاں گیان ودھیان کے شوقین سادھو امن ومحبت کا پیغام سناتے تھے اب اسی دیش میں سادھوؤں، سنتوں کو فرقہ پرست، نفرت وعداوت کے پرچار کے لئے استعمال کررہے ہیں جو ہندی کنیائیں ہندوستان کی عصمت وعفت، شرم وحیا اور پاکدامنی کی علامت تھی آج اوما بھارتی، مایا وتی اور تسلیمہ نسرین کے بھیس میں مسلمانوں کے خلاف زہر اگل رہی ہے جو بہن بھائی کے پیار کی نشانی تھی آج مذہب کے نام پر ایک ہی دیش کے کروڑوں بھائیوں کے خلاف دوسرے بھائیوں کو بھڑکا رہا ہے اور جن دیش بھکتوں نے بھارت کی وحدت وسالمیت کے لئے ہندو مسلم ایکتا اور قومی یکجہتی کے لئے اپنی اپنی جانیں قربان کی تھی آج انہیں کا نام لینے والے، وطن پرستی کا دعویٰ کرنے والے افراد دہشت گردی اور فرقہ پرستی کے رجحانات کو ہوا دے رہے ہیں۔

معزز سامعین کرام اور میرے دیش واسیو!

صدیوں کی غلامی کے بعد بڑی جدوجہد اور قربانی کی بدولت ہمارا ملک ہندوستان ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء میں انگریز بھیڑیئے کے خونی پنجے سے آزاد ہوا تھا، طویل تاریکی کے بعد آزادی کا سورج ملک ہندوستان میں طلوع ہوا تھا، ہمارے دیش کے ہندو مسلم رہنماؤں نے ناقابل برداشت مصائب وآلام جھیل کر اور اپنا عیش وآرام تج کر کے آزادی کی نعمت حاصل کی تھی اور بہت سوچ سمجھ سیکولرزم کا راستہ اختیار کیا تھا کہ مختلف ادیان ومذاہب اور نظریات وعقائد کے حامل کروڑوں ہندوستانی خودمختاری وآزادی کی حقیقی دولت سے سرفراز رہیں، دستوری طور پر ہر ہر مذہب کے ماننے والوں کو فکر وعمل کی آزادی حاصل رہیں شہری حقوق، قانونی وعدالتی سہولیات حاصل رہیں لیکن کسے معلوم تھا کہ آزاد ہندوستان وطن پرست مسلمانوں کے لئے جہنم کا شعلہ زن گڈھا بنا دیا جائے گا اور فرقہ پرستی کا زہریلا ناگ ہر ہر فرد کو ڈس لیگا، سیکولرزم کا سہانا

سپنا دکھا کر مسلمانوں کو عضو معطل بنا دیا جائے گا، ہندوستانی کے نام پر مسلمانوں کو بھارتی کرن کرنے کی کوشش کی جائیگی قومی دھارے میں شامل ہونے کی تحریک چلا کر مشرکانہ تہذیب اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور اسلام کا نام لینے کے جرم میں ان کو فساد کی بھٹی میں جھونک دیا جائیگا، مسلمانوں کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات پر مندر ہونے کا بے ثبوت اور بے دلیل الزام لگا کر حملہ کیا جائیگا۔

مسلمانوں کو غیر ملکی اور گھس پیٹ کہہ کر ان کو سرکاری ملازمتوں اور حکومتی اداروں سے بے دخل کیا جائیگا۔

مسلمانو!

آج یہ جنوبی فرقہ پرست وطن فروش، ہندو مسلم اتحاد کے دشمن بھارت کے اکتا کے مخالف تم کو غدار وطن کہہ رہے ہیں غیر ملکی ہونے کا الزام دے رہے ہیں اور تم سے وطن دوستی کا ثبوت مانگتے ہیں مسلمانو! ان کو بتادو کہ غدار وطن کون ہے؟ اور محب وطن کون ہے۔

پہلے یہ طے کرو کہ وفادار کو ن ہے
پھر وقت خود بتائیگا کہ غدار کون ہے
ہم پہ الزام بغاوت کا لگا نے والو
بے وفا کون ہے، اپنے گنجے باپ سے پوچھا ہوتا
کتنے جاں باز سپوتوں نے دیا اپنا لہو
وطن پاک کی بنیاد سے پوچھا ہوتا

مسلمانوں کی تاریخ سے یہ بہ بہرے تعصب کی نگاہ سے ہر ایک کو دیکھنے والے یہ فرقہ ت عناصر شاید کہ یہ بھول گئے ہیں اس لئے ان سے پوچھو کہ بتاؤ ہندوستان میں پرچم ت بلند کرنے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان میں انگریزوں سے ٹکر لینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان میں جذبہ آزادی پیدا کرنے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو ایٹم بم بنا کر سونپنے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو لال قلعہ کی عظمت دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو قطب مینار کی بلندی دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو چاند اور سورج کی طرح چمکتا اور دمکتا ہوا تاج محل کی خوبصورتی دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو جامع مسجد کی پرشکوہ عمارت دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو چار مینار کی دلخراش منظر دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو ٹیپو سلطان جیسے شہزادہ دینے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کو اسمٰعیل شہید جیسے جواں مرد سونپنے والے کون تھے

بتاؤ! ہندوستان کی سرزمین کو اپنے جگر کے خون سے سینچنے والے کون تھے

بتاؤ! مالٹا کی جیل میں صعوبتیں برداشت کرنے والے کون تھے

بتاؤ! لندن کی گول میز کانفرس میں ہندوستان کی مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والے کون تھے

مسلمانو!

ان فرقہ پرست فسادیوں سے پوچھو کہ بتاؤ کہ تحریک ریشمی رومال کا بانی کون تھا؟

بتاؤ! اسیر مالٹا کون تھا۔

بتاؤ! سبھاش چندر بوس کی آزادئ ہند کمانڈر کون تھا

بتاؤ! ۱۸۵۷ء کا انقلاب کس نے برپا کیا تھا

بتاؤ! شاملی کے میدان میں جوہر شجاعت کس نے دکھایا تھا

بتاؤ! الہلال کے ذریعہ انگریزوں کو للکارنے والا کون تھا

بتاؤ! کراچی کی عدالت میں کفن ساتھ لے جانے والا کون تھا

بتاؤ! آزادی کے سرفروشوں اور حریت کے متوالوں کو انقلابی ترانہ

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

کس نے سنا تھا

بتاؤ! جس مہاتما گاندھی کو لیکر تم دھمال مچار ہے ہو اس مہاتما گاندھی کو ہندوستان کا سپر اسٹار لیڈر بنانے والا کون تھا۔

کیا تم شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی کو بھول گئے؟
کیا تم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کو بھول گئے؟
کیا تم پاکستان کے ٹینکوں کو اڑانے والے شہید عبدالحمید کو بھول گئے؟
کیا تم امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کو بھول گئے؟
کیا تم بالاکوٹ کی پہاڑی پر اپنی گردن کٹوانے والے اسمٰعیل شہیدؒ کو بھول گئے
کیا تم شیر میسور ٹیپو سلطان کو بھول گئے

کون تھا سینہ سپر کھائی تھی کس نے گولیاں
خون سے کس کے اس دیش میں کھیلی گئی تھی ہولیاں
آج تم کل کی ہر ایک بات بھلا بیٹھے ہو
قصہ خوانی کی حکایات بھلا بیٹھے ہو

مسلمانو!

ان احسان فراموشوں نے تمہاری قربانیاں بھلادی ہیں نفرت وعداوت نے ان کے [...]ں و دماغ کو سوچنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا ہے ورنہ تو ہندوستان کا چپہ چپہ ہمارا [...]ن مند ہے ہمالیہ کی سر بلندیاں تمہاری عظمتوں کی گواہ ہیں مالا بار ھ اور سندھ کے ساحل [...]ے قدموں کو بوسہ دے چکے ہیں انہیں وادیوں میں مجاہدین کے لشکر ٹھہرتے تھے، [...]ور جمنا بھی تمہاری پاکبازی کی امین ہیں۔

مسلمانو!

تم نے اس دیش کو گہوارۂ امن بنایا تھا، مرکز علم وفن بنایا تھا اسلامی عدو انصاف اور

اخوت ومساوات سے روشناس کرایا تھا زیور تمدن وتہذیب سے اس کو سجایا تھا، تاج محل کی خوبصورتی ورعنائی سے سنوارا تھا جامع مسجد کی پاکیزگی سے نوازہ تھا، قطب مینار کی بلندی سے اس دیش کا معیار بلند کیا تھا لال قلعہ کی عظمت سے اس کی شان میں اضافہ کیا تھا، چار مینار کی دل آویزی ودل زبائی سے اس کو سرفراز کیا تھا تم نے اس دیش کو دولت وثروت سے مالا مال کیا تھا، اور جب وقت پڑا تو اپنے ہی لہو کا دان دیکر مادر وطن کی عصمت وعفت کو محفوظ رکھا لیکن آج تمہارے ہی لہو سے یہ درندے اپنی پیاس بجھا رہے ہیں تمہارے معصوم بچوں کو داغ یتیمی دے رہے ہیں، تمہاری عفت مآب عورتوں کو بے آبرو کر رہے ہیں تمہاری نوخیز دوشیزاؤں کا گوہر عصمت لوٹ رہے ہیں، تمہاری بستیوں کو نذر آتش کر رہے ہیں۔

دوستو! یہ سب کچھ حکومت کے زیر سایہ ہوتا ہے، یہ پی، اے، سی، اور فورس کی حمایت میں ہوتا ہے، آج امن وقانون کے محافظ ہی تمہارے سب سے بڑے دشمن ہیں عین نماز میں مسلمانوں پر رائفلوں سے آگ برسانے والے پی اے سی کے افراد تھے ہاشم پورہ اور ملیانہ میں سینکڑوں معصوم انسانوں کو ختم کر کے دریا میں بہانے والے پی اے سی کے افراد تھے کشمیر اور احمد آباد کے مسلمانوں کو گھروں سے بے گھر کرنے والے پی، اے سی کے افراد تھے آج مسلمان اتنا حقیر ہو گیا ہے کہ اس کی لاش پر کھیتیاں اگائی جارہی ہے اور حد تو یہ ہے کہ بابری مسجد کا تالا کھلوا کر فرقہ پرستوں کو عروج پر پہنچانے کی ذمہ دار بھی یہی حکومت ہے شیلانیاس کروا کر فرقہ پرستوں کو کھلی چھوٹ دینے والی بھی یہی حکومت ہے، اسی کو کہتے ہیں کہ جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

جب وقت پڑا تھا گلشن پر ہم سے ہی لہو کا دان لیا
ہمارے ہی لہو کے چھینٹوں سے ہولی بھی منائی لوگوں نے

دوستو! اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کر رہا ہوں!

جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
جب بہار آئی تو کہتے ہیں کہ تیرا کام نہیں

وماتوفیقی الاباللہ

کیوں مرتے ہو یارو صنم کے لئے
دوپٹہ بھی نہ ملیگا کفن کے لئے
مرنا ہے اگر تو مرو وطن کے لئے
ترنگا تو مل جائے گا کفن کے لئے

۲۶ رجنوری

یوم جمہوریہ

وَبِكَ نَسْتَعِينُ..... أَمَّا بَعْدُ!

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ،

جدا بدن سے ہرگز نہ یہ تن بدن ہونگے
وطن کے ہوتے ہوئے بھی اب نہ ہم بے وطن ہونگے
مطالبہ بھی ہجرت کا ہم سے مت کرنا
یہیں جئیں گے مریں گے یہیں دفن ہونگے

قائد ملت اور ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، اور دیگر مذاہب کے ماننے والے ہندوستانی بھائیو!

جب گلستاں کو خوں کی ضرورت پڑی
تو سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی
پھر بھی کہتے ہیں ہم سے اب یہ اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

حضرات!

آج کے اس تاریخی جشن یوم جمہوریہ کے موقع پر آپ حضرات نے جس عنوان پر ہمیں لب کشائی کی ہدایت کی ہے سچ بات تو یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں نہ میری زبان اس لائق ہے اور نہ ہی میرا مطالعہ اتنا وسیع ہے کہ عظیم ہندوستان کی عظیم الشان آزادی سے لیکر اب تک کی تاریخ کو بیان کرسکوں۔

دوستو!

آج ہندوستان کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں مختلف تنظیموں، مختلف اداروں

اسکولوں اور کالجوں میں غیر معمولی دھوم دھام سے یوم جمہور کا جشن منایا جارہا ہے، غلام ہندوستان کی داستان اور آزادی کی کہانیاں سنائی جارہی ہیں

مجاہدین آزادی کو خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے ایسے وقت میں ہمیں بھی ایک طرف اپنے اسلاف کی قربانیاں یاد آتی ہے تو دعائے مغفرت کے لئے ہاتھ خود بخود اٹھ جاتے ہیں تو دوسری طرف جمہور یہ ہندوستان کے مسلمانوں کی دردناک واقعہ اور ظلم وستم کی داستان سامنے آتی ہے تو خون کے آنسو نکل پڑتے ہیں اور دل سے ایسی آہ نکلتی ہے کہ اگر ہمارے اکابرو اسلاف کو اس کا تصور بھی ہوتا تو خدا کی قسم وہ لوگ کبھی بھی اس ملک کو انگریز بھیڑیے کی غلامی سے چھڑانے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے اتنی بڑی بڑی قربانیاں نہ دیتے، اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ اس ہندوستان میں مسلمانوں پر ایسا دن بھی آئیگا کہ جب مسلمان آزادی کی جگہ انگریزوں کی غلامی ہی کو پسند کریں گے تو وہ کبھی بھی شمشیر برہنہ لیکر میدان جہاد میں نہ نکلتے۔

ہندوستانی بھائیو!

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے صرف ۱۸۵۷ء میں اکیاون ہزار علماء شہید ہوئے ہیں۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے دہلی کے چاندنی چوک سے خیبر تک کے تمام درختوں پر صرف اور صرف علماء کرام کی گردنیں لٹکائی گئی ہے۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے علماء کرام کو برہنہ کر کے آگ کے انگاروں پر ڈالا گیا ہے۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے صرف ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک ۲۱ رلاکھ مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے علماء کرام کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے اسی اسی علماء کو بوریوں میں بند کر کے دجلہ وادی میں ڈالکر گولیوں سے بھون دیا گیا تھا۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے ٹیپو سلطانؒ نے اپنی جاں کٹوادی تھی۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنی گردن کٹوادی تھی۔

یہ وہی ہندوستان ہے کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لئے مسلمانوں نے تن من دھن سب کچھ قربان کردیا تھا۔

دوستو!

اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ اس ہندوستان میں ایک دن مسلمانوں کے اوپر ظلم وستم کا پہاڑ توڑا جائیگا۔

مسلمانوں کو اپنے حقوق سے محروم کیا جائیگا۔

مسلمانوں کے معصوم بچے اور بچیوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جائیگا۔

مسلمانوں کے مدارس ومکاتب میں پڑھنے پڑھانے والوں کو دہشت گردی کا انعام دیا جائیگا۔

مسلمان ماں اور بہنوں کو ننگا ناچنے پر مجبور کیا جائیگا۔

مسلمانوں کے مدارس ومساجد کو توڑا جائیگا۔

ہماری خانقاہوں اور مدارس پر بنیاد پرستی کا الزام لگایا جائیگا۔

شعار اسلام کے جنازے نکالے جائیں گے۔

گائے کی قربانی پر پابندی لگائی جائیگی۔

قبرستانوں پر غاصبانہ قبضہ کیا جائیگا۔

لاؤڈ سپیکر پر اذان کے خلاف مقدمہ بازی ہوگی۔

طلاق ثلاثہ کے مسئلہ کو چھیڑ کر مسلمانوں کو بھڑکایا جائیگا۔

بابری مسجد کو مسمار کرنے اور رام مندر کو معمار کرنے کی سازشیں رچی جائیگی۔

خدائی قانون اور قرآنی دستور مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی کوشش کی جائیگی۔

مسلمانوں کو دہشت گرد اور وطن فروش کے خطاب سے نوازا جائیگا۔

اگر ہمارے اکابر و اسلام کو یہ معلوم ہوتا تو رب کعبہ کی قسم وہ لوگ کبھی بھی اس ملک کو انگریزوں کی غلامی سے چھڑانے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے اتنی بڑی بڑی قربانیاں حکومت کے ان اندھوں اور غداروں کے لئے نہ دیتے۔

محترم دوستو! ہم پوچھنا چاہتے ہیں ہندوستانی اندھے حکمرانوں سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں ہندوستانی غدار حکمرانوں سے کہ یہ کیسی جمہوریت ہے یہ کیسی آزادی ہے یہ کیسا ملک ہے کہ جس ملک میں صرف مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جائے۔

اے ہندوستان کے غدار حکمرانو!

کان کھول کر سن لو اگر آزادی اسی کا نام ہے تو ایسی آزادی کے ہم طلب گار نہیں ہیں

ہمیں آزادی چاہئے تو مذہبی آزادی چاہئے۔
ہمیں آزادی چاہئے تو قرآن کریم کی حفاظت کی آزادی چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو جان و مال کی حفاظت کی آزادی چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو عبادت گاہوں کی حفاظت کی آزادی چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو مدارس کی حفاظت کی آزادی چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو مساجد کی حفاظت کی آزادی چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو بابری مسجد کی حفاظت کی آزای چاہئے
ہمیں آزادی چاہئے تو ماں اور بہنوں کی حفاظت کی آزادی چاہئے

ہندوستانی مسلمانو اور میرے ہندو بھائیو!

کیا یہ جمہوریت کا خون نہیں ہے، کیا یہ سیکولرزم کا مذاق نہیں ہے؟ کیا یہ دستور آزادی کی خلاف ورزی نہیں ہے کہ جمہوری ملک میں کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جائے، آج آزاد ہندوستان میں یہی ہو رہا ہے مسلمانو سے مذہبی آزادی چھینی جا رہی ہے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہم حکومت کے ایوانوں، چوروں اور غداروں تک یہ آواز پہونچا دینا چاہتے ہیں اور

ارباب حکومت کمبخت مسٹر مودی اور گنجے یوگی کو بھی آگاہ کر دیتے ہیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر مسلم پرسنل لاء میں ذرہ برابر مداخلت برداشت نہیں کر سکتے، ہم اپنی جانوں کی بھینٹ ہندوستان میں چڑھا دیں گے۔

ہم اپنا خون ہندوستان میں پانی کی طرح بہا دیں گے مگر اٹل خدائی قانون اور لازوال قرآنی دستور مسلم پرسنل لاء میں ترمیم ہونے نہیں دیں گے زمین پھٹ سکتی ہے، آسمان ٹوٹ سکتا ہے، سورج بے نور ہو سکتا ہے تم سارے کے سارے حکمراں شمشان گھاٹ پہنچ سکتے ہو مگر دستور قرآن مسلم پرسنل لاء بدل نہیں سکتا۔

نہ بدلا تھا نہ بدلا ہے نہ بدلے گا
خدا کا آخری پیغام قرآں ہے قرآن ہی رہیگا
ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائیگا
بدلیگی حکومت لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائیگا

نوجوان دوستو اور پیارے پیارے بچو!

یہ ایک نا قابل انکار واقعہ ہے کہ ہندوستان کو آزادی سے مسلمانوں ہی نے سرفراز کیا ہے، مسلمانوں ہی کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ

آج ہمارا بھارت آزاد ہے۔
مسلمانوں ہی کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ
آج ہمارا بھارت بھارت مہان کہلاتا ہے۔
مسلمانوں ہی کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ
آج تمہارا بھارت بھارت ماتا کہلاتا ہے
مسلمانوں ہی کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ
آج ہمارا ملک انڈیا آزاد ہے اور آزادی کی گولڈن جبلی منائی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم سے وطن دوستی کا سوال کیا جا رہا ہے اور ہم سے وفاداری کی سند مانگتے ہیں۔

ان غداروں سے میں کہتا ہوں کہ

اگر ہم ہیں غدار وطن تو پابندو فاتم بھی نہیں
اپنی کثرت پے نہ اتراؤ کہ خدا تم بھی نہیں

اتنا ہی نہیں بلکہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ

پہلے یہ طے کرو کہ وفادار کون ہے
پھر وقت خود بتائیگا کہ غدار کون ہے
ہم پہ الزام بغاوت کا لگانے والو
بے وفا کون ہے اپنے گنجے باپ سے پوچھا ہوتا
کتنے جاں باز مسلمانوں نے دیا اپنا لہو
وطن پاک کی سنگلاخ وادی سے پوچھا ہوتا

مسلمانو! یہ فرقہ پرست اس ملک کو کبھی بھی آزاد نہیں کرا سکتے تھے، اس ملک سے انگریزوں کو کبھی بھگا نہیں سکتے تھے اس ملک کو انگریزوں کی غلامی سے کبھی چھڑا نہیں سکتے تھے اس لئے اب میں حکومت کے ان اندھوں سے کہتا ہوں کہ

ہم ہی اس ملک کے وفادار ہیں۔
اس ملک کے چپے چپے پر ہمارا حق ہے
اس ملک کے ذرے ذرے پر ہمارا حق ہے
اس ملک کے بچے بچے پر ہمارا حق ہے
اس ملک کے پتے پتے پر ہمارا حق ہے
اس ملک کے بوٹے بوٹے پر ہمارا حق ہے
ہم نے ہی اس دھرتی میں آزادی کے لئے لڑا ہے
ہم نے ہی اس ملک سے انگریزوں کو بھگایا ہے
ہم نے ہی اس ملک کو آزاد کیا ہے
اور ہم نے ہی اس ملک کو آباد کیا ہے

اور ہم نے ہی اس ملک کو سارے جہاں سے اچھا بنایا ہے جس کو علامہ اقبالؒ نے یوں کہا ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

مسلمان بھائیو!

آج ہماری تاریخ کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے، جنگ آزادی کی تاریخ سے ہمارے کارناموں کو نکالا جارہا ہے، ہمارے کارناموں کو بھلایا جارہا ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ ہم سے یہ کہا جارہا ہے کہ اے مسلمانوں ہندوستان میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے ہندوستان میں تمہارا کوئی ادھیکار نہیں ہے اگر کوئی حق ہے اگر کوئی ادھیکار ہے تو بتاؤ کہ تم نے ہندوستان کو کیا دیا ہے، یا تمہارے باپ دادا نے ہندوستان کو کیا دیا ہے۔

دوستو!

ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے غداروں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے دشمنوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے چوروں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے ڈاکوؤں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے جاہل حکمرانوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے لٹیروں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے فرقہ پرستوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے سیاست دانوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے ہندوؤں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے سکھوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے عیسائیوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے بی جیپیوں کو

ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے کانگریس کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے بجرنگ دل والوں کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے آر ایس ایس کو
ہم بتلا دینا چاہتے ہیں وطن کے دہشت گردوں کو کہ

جاؤ! ہمالیہ کی بلندی سے پوچھو
جاؤ! گنگا کی گہرائی سے پوچھو
جاؤ! سرزمین ہند کی شادابی سے پوچھو
جاؤ! ہندوستان کے صحراؤں سے پوچھو
جاؤ! ہندوستان کے اونچے اونچے پہاڑوں سے پوچھو
جاؤ! آسمان کے تاروں سے پوچھو
جاؤ! چاند، سورج، اور چمکتے ہوئے ستاروں سے پوچھو
جاؤ! بہتے دریا اور جوش مارتے ہوئے سمندروں سے پوچھو
اگر تم ان سب سے نہیں پوچھ سکتے ہو تو جاؤ اپنے اپنے باپ سے جا کر پوچھو
یہ سب کے سب تمہیں بتلائیں گے کہ ہندوستان کو مسلمانوں نے کیا کیا دیا ہے،
یہ سب کے سب ہماری عظمت کے گواہ ہیں

ہندوستان کا چپہ چپہ،
ہندوستان کا بوٹہ بوٹہ
ہندوستان کا ذرہ ذرہ

ہندوستان کا بچہ بچہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ بتاؤ ہندوستان کو قطب مینار کی بلندی کس نے دی ہے کیا مہاتما گاندھی نے دی ہے؟

بتاؤ! ہندوستان کو جامع مسجد کی پرشکوہ عمارت کس نے دی ہے، کیا پنڈت جواہر لال نہرو نے دی ہے؟

بتاؤ! ہندوستان کو لال قلعہ کی عظمت کس نے دی ہے۔ کیا ڈاکٹر راجیندر پرشاد نے دی ہے؟

بتاؤ! ہندوستان کو چاند اور سورج کی طرح چمکتا اور دمکتا ہوا تاج محل کی خوبصورتی کس نے دی ہے کیا ڈاکٹر ربندر ناتھ ٹیگور نے دی ہے

بتاؤ! ہندوستان کو ٹیپو سلطانؒ جیسا بہادر کس نے دیا تھا
بتاؤ! ہندوستان کو اسمٰعیل شہیدؒ جیسا جوان کس نے دیا تھا
بتاؤ! ہندوستان کو قاسم نانوتوی جیسا سپہ سالار کس نے دیا تھا
بتاؤ! ہندوستان کو شاہ عبدالعزیز جیسا محدث کس نے دیا تھا
بتاؤ! ہندوستان کو ایٹم بم بنا کر دشمنوں سے ٹکرانے کے لئے اے، پی، جے عبدالکلام کو سائنس داں بنا کر کس نے سونپا تھا

دوستو ہمیں کہہ لینے دیجئے

مسلمانوں کی تاریخ سے یہ بے بہرے تعصب کی نگاہ سے ہر ایک کو دیکھنے والے ان فرقہ پرست عناصر کو شاید کہ وہ بھول گئے ہیں

کہ ہندوستان میں پرچم حریت بلند کرنے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان میں انگریزوں سے ٹکر لینے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان میں جذبۂ آزادی پیدا کرنے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان سے انگریزوں کو بھگانے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان کو لال قلعے کی عظمت دینے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان کو جامع مسجد کی پرشکوہ عمارت دینے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان کو قطب مینار کی بلندی دینے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان کو چاند اور سورج کی طرح چمکتا اور دمکتا ہوا تاج محل کی خوبصورتی دینے والے مسلمان ہی تھے
ہندوستان کو چار مینار کی دلخراش منظر دینے والے مسلمان ہی تھے

ان سارے مناظر کو دیکھ کر کسی شاعر نے کیا ہی دھوم مچایا ہے۔

پتہ پتہ بوٹہ بوٹہ حال ہمارا جانے ہیں
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہیں

کیا یہ فرقہ پرست اور انتہا پسند جنوبی حضرات بھول گئے کہ ۱۸۵۷ء کا انقلاب مسلمانوں نے ہی برپا کیا تھا، شاملی کے میدان میں مسلمانوں نے ہی جوہر شجاعت دکھایا تھا۔ مسلمانو! ان فرقہ پرست فسادیوں سے پوچھو کہ بتاؤ تحریک ریشمی رومال کا بانی کون تھا؟ اسیر مالٹا کون تھا؟ سبھاش چندر بوس کی آزادی ہند کمانڈر کون تھا؟ لندن کی گول میز کانفرنس میں ہندوستان کی مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والا کون تھا؟ اور الہلال کے ذریعہ انگریزوں کو للکارنے والا کون تھا؟

کراچی کی عدالت میں کفن ساتھ لیجانے والا کون تھا، آزادی کے سرفروشوں اور حریت کے متوالوں کو انقلابی ترانہ:

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

کسنے دیا تھا

کون تھا سینہ سپر کھائی تھی کس نے گولیاں
خون سے کس کے اس دیش میں کھیلی گئی تھی ہولیاں
آج تم کل کی ہر ایک بات بھلا بیٹھے ہو
قصہ خوانی کی حکایات بھلا بیٹھے ہو

میرے ہندوستانی بھائیو! ہندوستان کی جنگ آزادی میں ہندوستانی عوام الناس اور ہندوؤں سے کہیں زیادہ ہماری قربانیاں موجود ہیں پھر بھی ہمیں غدار وطن کہا جارہا ہے اس لئے ہم حکومت کے غداروں اور چوروں تک ہی نہیں بلکہ حکومت کے ایوانوں تک بھی یہ آواز پہونچا دینا چاہتے ہیں جن کے ہاتھوں میں حکومت کی کڑی ہے کہ اگر تم ہندوستان کی سالمیت چاہتے ہو تو ہمیں جمہوریت کا پورا پورا حق دیجئے مسلمانوں کو ہر طرح کی مذہبی

آزادی دیجئے ہمارے حقوق کو پامال نہ کیجئے ورنہ اگر ہمارے صبر کا پیانہ چھلک اٹھا ہمارے جوانوں نے اگر صبر کا دامن چھوڑ دیا تو وہ تمہارے لئے کوہ آتش اور قہر خدا بن جائیں گے پھر تمہاری طاقت ہوا میں اڑ جائیگی اور تمہاری حکومت کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

مبارک ہو تمہیں حکمرانی مخالفت بھی کبھی ہم نے کریں گے
اگر شریعت پہ ہاتھ ڈالا تو نہ تم رہو گے نہ ہم رہیں گے

ہم تمہاری دھمکیوں سے خوف کھا سکتے نہیں
ظلم کے آگے ہم اپنا سر جھکا سکتے نہیں
ہے یہی تاریخ اپنی ہے یہی اپنا فلسفہ
ہم زمانے میں دبانے سے ابھرتے ہیں سدا
ہمیں تاریخ بتاتی ہے ہر دور ستم میں
ہم زندہ تھے ہم زندہ ہیں ہم زندہ رہیں گے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام دشمن طاقتوں سے محفوظ رکھے اور اسلام کو سربلندی عطا فرمائے۔ (آمین)

اتنی سی بات ہواؤں کو بتائے رکھنا
روشنی ضرور ہوگی چراغ جلائے رکھنا
لہو دے کر کی ہے جس ترنگے کی حفاظت ہم نے
اس ترنگے کو سدا چھت پہ لگائے رکھنا

وماعلینا الاالبلغ

□□□

ترانہ

برائے ۱۵ راگست و ۲۶ رجنوری

ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد
اس کے تلے ہم لوگ یہاں پہ رہتے ہیں آزاد
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

ہے یہ ترنگا ایسا پیارا سب کے دل کو لبھاتا ہے ایسا جلوہ دکھاتا ہے
ہندو مسلم سکھ عیسائی سب کو پیار سکھاتا ہے پیار کا نغمہ سناتا ہے
اس کی عظمت کے قائل تھے گاندھی اور آزاد
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

رنگ ہرا دکھلا کے سب کو ہریالی دکھلاتا ہے خوشحالی بتلاتا ہے
سرخ سے قربانی کا جذبہ رگ رگ میں بھڑکاتا ہے خون دل گرماتا ہے
اس کی سفیدی امن کے حق میں فتح ہے سردار
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

تجھ کو بزرگوں نے اے بھارت جان و دل سے چاہا تھا تن من تجھ پہ لٹایا تھا
تاج محل اور لال قلعہ سے روپ کو تیرے سجایا تھا ایسا تجھ کو بنایا تھا
کیسے بھلا پائیں گی ان کو ان کی ہی اولاد
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

ٹیپو ظفر اشفاق کی محنت رنگ یہاں پہ لائی ہے آزادی یہ دلائی ہے
بھاگ پڑے انگریز یہاں سے ایسی دھول چٹائی ہے جیت ہمیں نے پائی ہے
ہم ہے مسلماں حب وطن سے دل ہے یہ آباد
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد ترنگا زندہ باد

[illegible]

[illegible]

ترانہ

برائے ۱۵ / اگست و ۲۶ / جنوری

سب سے الگ اور سب سے انوکھی ہو اس کی پہچان
سجالو ہندوستان، سجالو ہندوستان
آؤ ترنگے پر ہم کردیں تن من دھن قربان
سجالو ہندوستان، سجالو ہندوستان
نانک نہرو اور تلک ٹیگور نے نیند گنوائی ہے
تب آزادی پائی ہے، تب آزادی پائی ہے
باپو گاندھی نے اپنے سینے پے گولی کھائی ہے
تب آزادی پائی ہے، تب آزادی پائی ہے
اشفاق اللہ خان نے ہنس کر وطن پے دے دی جان
سجالو ہندوستان، سجالو ہندوستان
مولانا آزاد ظفر جوہر نے کشٹ اٹھایا ہے
دیش کو اپنے بچایا ہے، دیش کو اپنے بچایا ہے
شہید عبدالحمید نے دشمن کا ٹینک اڑایا ہے
دیش کو اپنے بچایا ہے، دیش کو اپنے بچایا ہے
آزادی کا پہلا مجاہد ہے ٹیپو سلطان
سجالو ہندوستان، سجالو ہندوستان
اپنے دیش کا کونہ کونہ جنت کا گہوارہ ہے
کتنا پیارا پیارا ہے کتنا پیارا پیارا ہے
بڑے بےوقوف ہیں جو جاتے ہیں امریکہ جاپان
سجالو ہندوستان، سجالو ہندوستان

حبیب الرحمن

ترانہ اقبال

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہی ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہے جس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
اے آب رود گنگا وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا تیرے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا، آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا
اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

حبیب الرحمن

□□□

قومی ترانہ

برائے ۲۶ رجنوری اور ۱۵ راگست

بتا کیا پوچھتا ہے ملک میں کس کا گزارا ہے
میری نظروں میں دیکھو ملک کا دلکش نظارہ ہے
میرے ہاتھوں کی ریکھاؤں میں نقش ہند سارا ہے
لہو کے آخری قطرے نے ہندوستاں پکارا ہے
میرا دل ہے میری جاں ہے میری آنکھوں کا تارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے

ہمارے ملک میں ہندو مسلماں ساتھ رہتے ہیں
یہاں عیسائی کے کاندھوں پے سکھ کے ہاتھ رہتے ہیں
ہماری سرحدوں پے نوجواں دن رات رہتے ہیں
وہاں اس کی حفاظت کے لئے تیار رہتے ہیں
مٹادیتے ہیں خود کو ہند ہم کو جاں سے پیارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے

ترنگے کی بلندی کو جھکاسکتا نہیں کوئی
امان اللہ ہمیں دشمن مٹاسکتا نہیں کوئی
جہاں پہ پاؤں رکھدیں ہم ہٹا سکتا نہیں کوئی
ہمارے آگے سر اپنا اٹھاسکتا نہیں کوئی
ہزاروں دشمنوں کا دشمنی نے سر اتارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے

میرا وعدہ ہے کہ اس ملک سے الفت رکھوں گا[۱] میں
خودی میں زندہ اپنے ویرکی عزت رکھوں گا[۱] میں
مٹادوں ٹولیاں دشمن کی وہ طاقت رکھونگا[۱] میں
میں چھوٹا ہوں جوانوں سے بڑی ہمت رکھونگا[۱] میں
حبیب[۲] اس جامعہ کے سارے بچوں کا یہ نعرہ ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے
یہ ہندوستان ہندوستان ہندوستاں ہمارا ہے

حبیب الرحمن

□□□

(۱) برائے لڑکی "رکھوں گی میں" (۲) اسپیکر اپنا یا کسی ذمہ دار کا نام فٹ کرسکتے ہیں۔

نصیحت

نصیحت: روزانہ تہجد کے وقت میں یا اپنی فرصت وسہولت کے اعتبار سے جو وقت مناسب ہو یہ معمولات پوری کرلیں اگر کسی دن کسی وجہ سے وقت نہ ہو یا کم ہو تو بہتر ہے کہ بالکل ناغہ نہ کرے بس کمی کردے تو ان شاء اللہ تعالیٰ برکت ختم نہ ہوگی اور عنداللہ اجر بھی پورا ملے گا کیونکہ صحت ٹھیک نہ ہو یا غیر اعتباری مشاغل ہوں تو چھوٹنے والے اعمال پر پورا اجر ملتا ہے۔

(۱)

۱۰۰ مرتبہ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھیں لَآ اِلٰہَ پر ہلکا سا دھیان جمائیں کہ میرے دل سے غیر اللہ نکل رہا ہے اور اِلَّا اللہُ پر اللہ کا نور دل میں داخل ہورہا ہے۔

(۲)

۱۰۰ مرتبہ اللہ اللہ کا ذکر یں اول مرتبہ اللہ پر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا چاہیے ہلکے سے تصور اور دھیان کے ساتھ کہ میری زبان کے ساتھ ساتھ دھیان اور پورا بدن اللہ اللہ کہہ رہا ہے زیادہ دماغ پر بوجھ نہ ڈالیں۔

(۳)

۱۰۰ مرتبہ استغفار: سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اگر چاہیں تو صرف اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ لیں۔

(۴)

۱۰۰ مرتبہ درود شریف کوئی بھی درود پڑھ لیں جیسے نماز والا درود ابراہیمی یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا یا صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

(۵)

۱۰۰ مرتبہ تیسرا کلمہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. فرصت وموقع نہ ہو تو مقدار کم کرلیں مگر کوشش کریں کہ پورا پڑھنا ہے۔

(۶)

ایک پارہ قرآن کریم کی تلاوت یا جتنی بآسانی ہوسکے مگر صحیح تجوید کے ساتھ ہو بلا ناغہ ہو۔

(۷)

مناجات مقبول حضرت تھانویؒ کی ایک منزل روزانہ پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔

□□□

صبح وشام کی مسنون اذکار ودعائیں

یہ چند پڑھنے کے معمولات ہیں اور ان کو صبح وشام بعد نماز فجر بعد نماز مغرب دونوں وقت میں پڑھنا ہے۔

جملہ شرور وآفات سے محفوظ رہنے کے لیے دعاء

بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (تین مرتبہ) مشکوۃ شریف

جہنم سے چھٹکارا اور خلاصی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. (صبح وشام سات مرتبہ) مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰۱

سید الاستغفار کا پڑھنا جنتی بنادے گا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (ایک مرتبہ) مشکوۃ شریف

ہر قسم کے غم سے بچاؤ اور حفاظت

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔
(صبح وشام سات مرتبہ)

جان و مال اور اہل وعیال کی حفاظت

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ (تین مرتبہ)

ستر ہزار فرشتوں کی دعا اور شہادت کی موت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
(تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں ایک بار)

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ ۚ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (مشکوۃ شریف)

شب وروز میں کسی بھی وظیفے میں کمی کی تلافی کی دعاء

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَ لَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؕ وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ۝ سورۃ الروم ۱۷-۱۹ (ایک مرتبہ)

فقر اور دوسری بڑی بڑی ستر قسم کی پریشانیاں دور

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ۔ (دس مرتبہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلح گارڈ فرشتوں کی پہرے داری

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (صبح وشام دس مرتبہ)

قیامت میں اتنا اجر کہ بندہ خوش ہوجائے گا

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا۔ (تین مرتبہ) مشکوۃ ج ۱ ص ۲۱۰

صبح وشام یہ دعا پڑھ کر اللہ کو یاد کیجیے

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔ (صبح وشام پڑھیں)

شرک جلی اور شرک خفی سے حفاظت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔ (تین مرتبہ پڑھیں)

غموں اور قرضوں کے ازالہ اور نجات کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ (مشکوۃ شریف ج ۱ ص ۲۱۵)

تینوں قل اور آیت الکرسی حفاظت کا عظیم عمل

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ۔
(تین تین مرتبہ)

جہاں بھی ٹھہرو مکمل حفاظت رہے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (تین مرتبہ)

سحر و جادو سے حفاظت کی نہایت قوی دعاء

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَيْئٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔

گھر سے نکلتے وقت یہ دعاء پڑھنے پر حفاظت کا سرٹیفکٹ

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

تیئس سالہ دورِ نبوت کی تمام دعاؤں کی جامع دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

تمت بالخیر

□□□

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ محمد وصحبہ اجمعین۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کمپیوٹر کتابت وسیٹنگ: انیس الرحمن قاسمی
....

اردو، عربی، انگلش، ہندی، چاروں زبانوں میں عمدہ کمپیوٹرائز کتابت، ٹائپ شدہ میٹر (سادے یا فائل) کی کتابی سیٹنگ، نیز کتاب کے مکمل کام: کتابت، طباعت، جلد سازی، ٹائٹل، تزئین وآرائش وغیرہ کے لیے رابطہ کریں:
انیس الرحمن قاسمی (اے۔ آر کمپیوٹر سینٹر) 09557252510
arqasmi1@gmail.com

جوادا کیڈمی ایک نظر میں

(۱) جہاں عربی، اردو، ہندی، انگلش، حساب، سائنس، کمپیوٹر وغیرہ کی ماہرین اساتذہ اور ماسٹر کی نگرانی میں بہترین عمدہ طریقے سے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔

(۲) ہر سبق کو پابندی کے ساتھ پڑھانا، پابندی کے ساتھ ہر بچے سے سبق سنانیز ہوم ورک بھی پابندی سے کرایا جاتا ہے۔

(۳) ہر طرح کی سہولیات، کم خرچ، ماہانہ فیس ہر اکیڈمی سے کم، اور ہر اکیڈمی سے عمدہ تعلیم کا زبردست انتظام ہے۔

(۴) تقریر وخطابت، تحریر واصلاح نویسی، نعت ونظم خوانی کا بہترین انداز میں بچوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

(۵) لہٰذا میں اپنے قرب وجوار کے لوگوں سے خصوصاً مدمیل، روپیل، میاپور، پکھلی، دھاپی، تارن، ڈوبا، کامت، سکھسینا، سکٹیا، بلوا، ڈینگا اور پورے ارریہ کے باشندوں سے خصوصاً اور پورے بہار اور پورے ملک ہندوستان کے لوگوں سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ ایک بار اپنے بچوں کا ایڈمیشن جوادا کیڈمی میں ضرور کرائیں، پھر آپ اور آپ کے بچے خود تجربہ کرلیں گے کہ کہاں کس اسکول اور کس اکیڈمی میں اچھی تعلیم ہوتی ہے۔

ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جوادا کیڈمی کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، دشمنوں کی دشمنی سے، حاسدوں کے حسد سے، ساحروں کے سحر سے، ہر مصیبت وپریشانی، ہر طرح کی آفات وبلیات، ہر طرح کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے۔

آمین یارب العالمین!

رابطہ کریں:
حبیب الرحمن.............7895130871
بھائی اعلیٰ نور صاحب.....9955380210

جواد اکیڈمی ایک نظر میں

(۱) جہاں عربی، اردو، ہندی، انگلش، حساب، سائنس، کمپیوٹر وغیرہ کی ماہرین اساتذہ اور ماسٹر کی نگرانی میں بہترین عمدہ طریقے سے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔

(۲) ہر سبق کو پابندی کے ساتھ پڑھانا، پابندی کے ساتھ ہر بچے سے سبق سننا نیز ہوم ورک بھی پابندی سے کرایا جاتا ہے۔

(۳) ہر طرح کی سہولیات، کم خرچ، ماہانہ فیس ہر اکیڈمی سے کم، اور ہر اکیڈمی سے عمدہ تعلیم کا زبردست انتظام ہے۔

(۴) تقریر و خطابت، تحریر و اصلاح نویسی، نعت و نظم خوانی کا بہترین انداز میں بچوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

(۵) لہٰذا میں اپنے قرب و جوار کے لوگوں سے خصوصاً مدھیل، روپیل، صیامپور، پچپلی، دھاپی، تارن، ڈوبا، کامت، سکھسینا، سکٹیا، بلوا، ڈینگا اور پورے ارریہ کے باشندوں سے خصوصاً اور پورے بہار اور پورے ملک ہندوستان کے لوگوں سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ ایک بار اپنے بچوں کا ایڈمیشن جواد اکیڈمی میں ضرور کرائیں، پھر آپ اور آپ کے بچے خود تجربہ کرلیں گے کہ کہاں کس اسکول اور کس اکیڈمی میں اچھی تعلیم ہوتی ہے۔

ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جواد اکیڈمی کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، دشمنوں کی دشمنی سے، حاسدوں کے حسد سے، ساحروں کے سحر سے، ہر مصیبت و پریشانی، ہر طرح کی آفات و بلیات، ہر طرح کے شرور و فتن سے حفاظت فرمائے۔

آمین یارب العالمین!

رابطہ کریں :

حبیب الرحمٰن 7895130871

بھائی اعلیٰ نور المعلن۔ جواد اکیڈمی ارریہ 9955380210